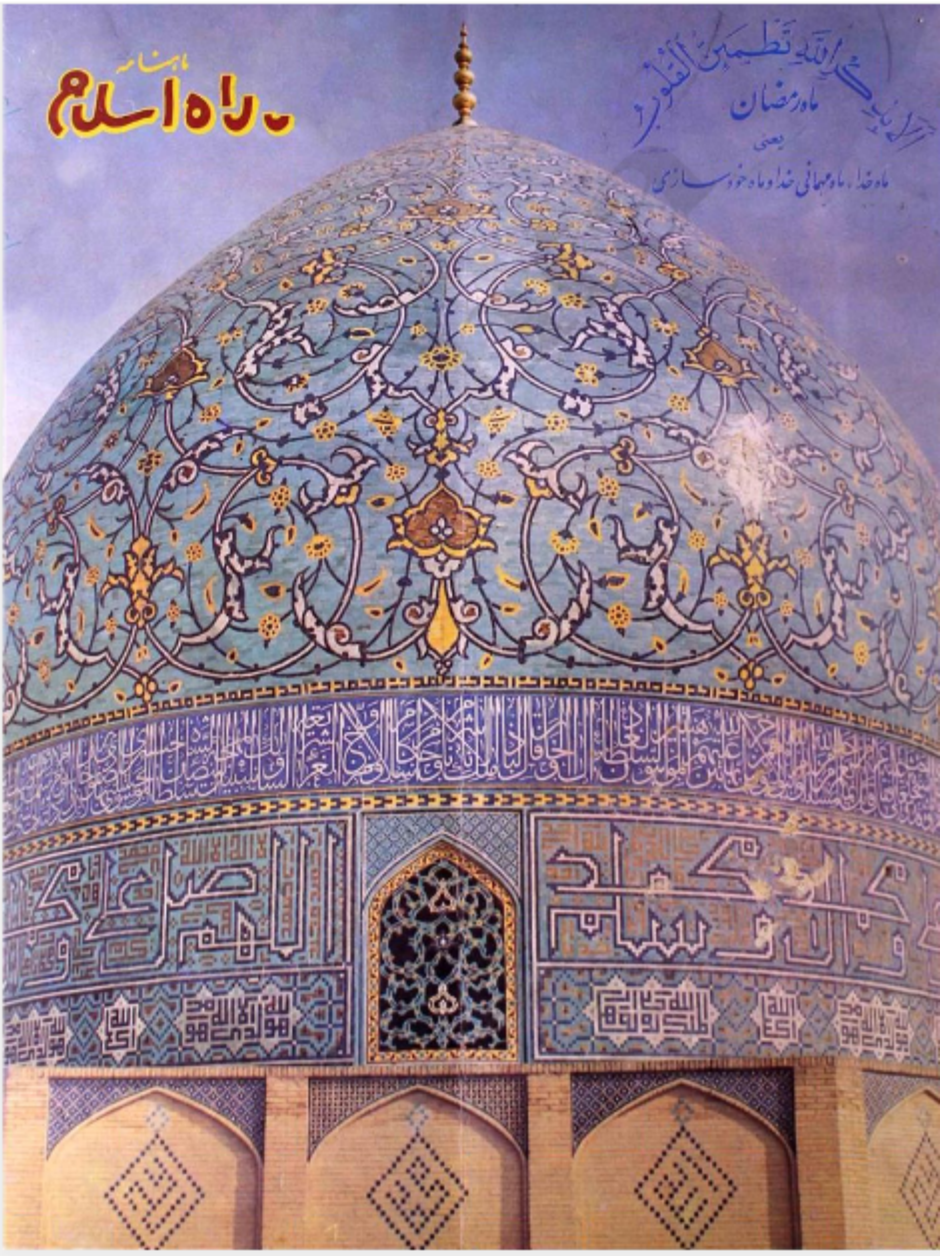
ماہنامہ
راہ اسلام
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب
ماہ رمضان
یعنی
ماہ خدا ، ماہ مہمانی خدا و ماہ خودسازی

# وصیت امام۔ ایک جھلک

اے دنیا کے مستضعفو! اے اسلامی
ملکوں! اے دنیا کے مسلمانو! اٹھو اور اپنا حق
واپس لینے کے لئے پوری کوشش کرو، بڑی طاقتوں
اور ان کے ایجنٹوں کے پروپیگنڈوں اور ان کی
ہاہو سے مت ڈرو۔ جرائم پیشہ حکمراں جو
تمہاری گاڑھی کمائی تمہارے اور اسلام عزیز
کے دشمنوں کے حوالے کر رہے ہیں انہیں اپنے ملک
سے نکال باہر کرو۔ تم خود ذمہ داری کا احساس
رکھنے والے خدمت گزار طبقہ کے ساتھ مل کر
ملک کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں سنبھال لو۔

امام خمینی (رح)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

[illegible]

## اس شمارے میں


اداریہ: پاکیزگی نفس اور پرواز روح — ۱

**ثقافتی**

تجلیات قرآن

قصص قرآن

ماہ رمضان المبارک کے آداب — ۱

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام — ۲

امام خمینی اور ضیافت خداوندی — ۱۲

سفر میں ایران — ۱۶

عید نوروز — از: زاہد حسینی — ۱۸

امام خمینی اور وحدت اسلامی — از: عائشہ اقبال احمد — ۱۹

فارسی سیکھیں — ۲۲

**تاریخی**

عید میلاد علی اکبر — ۲۳

**ہنری**

کندہ کاری — ۲۸

نظم — ۳۰

**ایران و جہان اسلام**

یوم قدس — ۳۲

کلام رہبر — ۳۳

دور حاضر کی دنیا میں اسلام کی ترقی و نشاۃ ثانیہ کا دور ہے — ۳۴

رہبر انقلاب نے فارسی زبان کی تبلیغ و اشاعت کی ضرورت پر تاکید کی — ۳۵

انقلاب کی تیرہویں سالگرہ پر رہبر محترم کا خطاب — ۳۶

یوم قدس یوم اسلام ہے — ۳۹

عالمی اسلامی تحریکوں پر امام خمینی کے افکار و نظریات کے اثرات — ۴۰

یوم جمہوری اسلامی ایران — ۴۱

حجت الاسلام سید عباس موسوی کی شہادت پر سیاسی اور مذہبی علماء کے تاثرات — ۴۲

**تفریح و طبع**

کشکول — ۴۳

چودہ ایک انسانی شاہکار — ۴۶

مجموعہ بیت — ۴۷

**اہم خبریں** — ۴۸



ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر

غلام رضا نور محمدان

خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران۔ ۱۸۔ تلک مارگ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱

شالیمار آفسیٹ پرنٹرس کوچہ چیلاں نئی دہلی ۲

ادارتی و دیگر معلومات کے لئے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔

[illegible]

ماہنامہ

**راہ اسلام**

شمارہ ۹۶ و ۹۷ مارچ و اپریل ۱۹۹۲ء


عکس سرورق ص ۱

گنبد مسجد امام در اصفہان

عکس سرورق ص ۳

کلکتہ میں منعقد ایرانی ثقافتی ہفتہ کی جھلکیاں


فون: ۳۸۳۲۳۲

قیمت: ۵ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

# پاکیزگیِ نفس اور پروازِ روح

رویت ہلال ماہ رمضان المبارک اسلامی اور مسلمان آبادی والے غیر اسلامی ممالک کے لئے بھی ایک اہم خبر تھی چنانچہ اس موقع پر ذرائع ابلاغ عامہ نے مختلف عناوین کے تحت اس دعوت خداوندی کی آمد، اس دعوت عظیم میں بنی نوع انسان کی شرکت اور مہمانوں کے لئے لازمی ہدایات نیز میزبان کریم کے بارے میں گفتگو کی اور بے شمار مقالات شائع کئے ہیں جن میں مرکزی حیثیت "رویت ہلال" کو حاصل رہی۔ اس ماہ مبارک کے آغاز و اختتام میں لوگوں کی آنکھیں آسمان پر لگی رہتی ہیں اور دیگر مہینوں کے مقابلے میں لوگ رمضان کے چاند کو دیکھنے کے لئے زیادہ بیقرار ہوتے ہیں کیونکہ مہمانوں کو الٰہی مہمان سرا میں داخل ہونے کے لئے لازمی اجازت کا انتظار ہوتا ہے۔

اگرچہ اس دعوتِ خداوندی کا اعلان پہلے سے کیا جا چکا ہے اور تمام لوگوں کو اس الٰہی دسترخوان کی طرف مدعو کیا جا چکا ہے اور تمام مومنین اس میں شرکت کی تیاری میں لگے ہوتے ہیں بلکہ جو لوگ صاحبِ خانہ کے دیدار کے زیادہ مشتاق و متمنی ہیں وہ دو مہینے پہلے ہی سے اس دعوت کے استقبال کی تیاری کر چکے ہیں لیکن اصل دعوت و عار خانہ محل کا لطف ہی کچھ اور ہے۔ اس الٰہی دعوت و مہمانی کی آمد و شروعات الٰہی و آسمانی پیغام سے ہونی چاہیئے تاکہ سارے جہان ایک صف اور ایک آواز ہو کر یہ ترانۂ مسرت گنگنانے لگیں:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی شَھْرِنَا ھٰذَا وَارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَعَوْنَہٗ وَاصْرِفْ عَنَّا ضَرَّہٗ وَشَرَّہٗ وَبَلَاءَہٗ وَفِتْنَتَہٗ

یعنی اے خالق و مالک کائنات! اس مہینے کو ہم لوگوں کے لئے مبارک بنا دے اور اس کی خیر و برکت سے ہم لوگوں کو مالا مال کر دے اور اس کے شر و نقصان و فتنہ سے ہم لوگوں کو محفوظ رکھ۔

ساری آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی ہیں:۔

جی ہاں! لوگ آسمان پر آنکھیں جمائے ہوئے ہیں۔

انسانی علم و صنعت اپنی ہمہ جہتی ترقی کے باوجود بارگاہ خداوندی سے اس کی قربت و نزدیکی کی ضرورت کو ختم نہیں کر سکتا ہے اور آخرکار انسان کو چاہیئے کہ وہ تسکین قلب اور روحانی مسرت کے لئے خالق بے نیاز کی بارگاہ میں اپنا دست نیاز پھیلا دے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ انسان نے علم و صنعت کے سایہ میں جو وسائل و امکانات حاصل کئے ہیں انہیں انسان کامل کی عظیم منزل تک پہنچنے کا وسیلہ و ذریعہ بنائے اور یہ بات عبادت اور خدا کی طرف پوری توجہ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

دورِ حاضر کو فطرت اور ماحول پر انسان کی نسبتاً کامیابی کا دور شمار کیا جاتا ہے۔ کل پتھر اور جنگل کی صدی کے مقابلے میں آج آسمانی تعلیمات، معنویات پر اعتقاد اور دل کو خداوند عالم کے سپرد کر دینے کی ضرورت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ جس قدر جسم کا پلہ نیچے آتا ہے اور بھاری ہوتا ہے اسی اعتبار سے روح و معنویت کے پلے میں تنزل اور کمی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان اپنے وجود میں ایک خلا محسوس کرنے لگتا ہے اور دوسروں سے زیادہ وہ خود ہی اس اندرونی زوال کو محسوس کرنے لگتا ہے۔

گزشتہ دو صدیوں سے دنیائے بشریت نے مادی علوم اور صنعتی ترقی کی طرف خصوصی توجہ دینا شروع کی۔ دھیرے دھیرے اور روز بروز ان دو قطب کے درمیان ناہمواری پیدا ہوتی چلی گئی اور اب اس کے نامطلوب و ناپسندیدہ پہلو پوری طرح منظر عام پر آ چکے ہیں۔

مغربی دنیا میں ہپی ازم اور تیھیل ازم کی کثرت و فراوانی، قدرے خوشحال قوموں اور قبیلوں کے درمیان خودکشی اور آخرکار اسلامی انقلاب کی کامیابی و ثابت قدمی اور خوفناک اشتراکی امپراطوریت کا حالیہ زوال اس کی نمایاں علامت ہیں۔

جی ہاں! سب کی نگاہیں آسمان پر جمی ہوئی ہیں اور یہ الٰہی و آسمانی افراد ہی بشریت کی تقدیر کا تعین کرتے ہیں۔ آپ اپنی آنکھوں سے خود ہی دیکھ لیجئے کہ آج بھی زمانے کی نبض کسی پیغمبر خدا کی ولادت یا ہجرت کی بنیاد پر ہی چل رہی ہے۔ یعنی مغربی اور غیر اسلامی مشرقی ممالک میں عیسوی تاریخ رائج ہے یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت کی گھڑی ہے جو ہر صبح و شام بلکہ ہر منٹ اور ہر سیکنڈ اور ہر پل کا اعلان کر رہی ہے اور اسلامی ممالک و دنیا کے ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کے لئے پیغمبر اسلامؐ کی ہجرت کی حاکمیت دکھائی دیتی ہے۔ مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ انسان اور دنیا ہمیشہ اس کی نیاز مند ہے کہ آسمان کی طرف متوجہ ہو اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا دے اور اس کے سامنے اپنی پیشانی خاک پر رکھ دے تاکہ وہ اپنی انسانیت کی طرف واپس آجائے اور زندگی کی مٹھاس اور محبوب کی موجودگی سے لطف اندوز ہوسکے۔

آسمان کی طرف دیکھنے سے انسان کو غیر معمولی طاقت حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ لازوال اور لامحدود الٰہی طاقت سے متصل ہو جاتے ہیں اور ایسی حالت میں انسانی سماج کسی اعتبار سے بھی خود کو تنہا اور کمزور نہیں محسوس کرتا ہے کیونکہ انسان کی کمزوریوں کا احساس اس کی تنہائی اور بے پناہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو لوگ واقعاً عظیم ترین طاقت کو اپنا طرفدار اور ساتھی سمجھتے ہیں اور اس کی تائید و سرپرستی پر مکمل اعتقاد رکھتے ہیں وہ ہر سال ایک مہینے کے روزہ کے ذریعہ ایسی طاقت کے مالک بن جاتے ہیں کہ دنیا کی شیطانی اور تباہ کن طاقتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ اس ایمانی طاقت کے ساتھ وہ شیطانی طاقتوں کا بھرپور مقابلہ کرتے ہیں اور آزادی و عزت کی اونچی چوٹی تک پہنچنے کی لگاتار کوشش سے باز نہیں آتے ہیں اور یہ ساری دنیا کے مسلمانوں کی اہم ترین ضرورت ہے۔

انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ایک طویل مدت سے مسلمان، اسلام دشمن بالخصوص صہیونی حملات کا شکار بنے ہوئے ہیں اور ان جلادوں نے مظلوم مسلمانوں کو ان کے وطن سے باہر نکال دیا ہے۔ اور اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ دنیا نے ان غیر انسانی اور اعلانیہ حملات کے سلسلے میں نہ صرف یہ کہ اپنے ہونٹوں پر سکوت اور خاموشی کی مہر لگا رکھی ہے بلکہ وہ غاصب کی حمایت بھی کر رہی ہے۔ ایسی صورت حال میں بھی آنکھوں کو آسمان پر جما دینا چاہیئے اور فقط خداوند عالم کی لازوال اور لامحدود طاقت پر بھروسہ کرتے ہوئے دشمن کے خلاف جنگ کرتے ہوئے اپنے شرف و وقار و استقلال کی بھرپور حفاظت کرنی چاہیئے۔ پس فلسطینی عوام کو فقط قدرت خداوندی کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اسلامی بنیادوں پر اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے تاکہ وہ اسرائیلی کینسر کی جڑوں کو اپنی سرزمین سے اکھاڑ پھینکیں البتہ دیگر مسلمانوں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے فلسطینی بھائیوں کی حتی الامکان حمایت کریں اور کم سے کم حمایت فلسطینی عوام کے اسلامی انقلاب کے مقاصد و رجحانات کی حمایت و طرف داری ہے۔

> ایک طویل مدت سے مسلمان، اسلام دشمن بالخصوص صہیونی حملات کا شکار بنے ہوئے ہیں اور ان جلادوں نے مظلوم مسلمانوں کو ان کے وطن سے باہر نکال دیا ہے۔ اور اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ دنیا نے ان غیر انسانی اور اعلانیہ حملات کے سلسلے میں نہ صرف یہ کہ اپنے ہونٹوں پر سکوت اور خاموشی کی مہر لگا رکھی ہے بلکہ وہ غاصب کی حمایت بھی کر رہی ہے۔

## عالمی یوم قدس

انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد رہبر عظیم الشان امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے عالمی یوم قدس کا اعلان کیا تاکہ دنیا بھر کے مسلمان رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو مظلوم و آوارہ وطن فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ اپنی حمایت و ہمدردی کا اعلان کر سکیں واضح رہے کہ یہ قائد انقلاب اسلامی کا اولین بین الاقوامی اسلامی اقدام تھا اور خوش قسمتی کی بات ہے کہ دنیائے اسلام ان کی اس ملکوتی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر سال رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو عظیم الشان مظاہروں کے ذریعہ مظلوم فلسطینی عوام اور ان کے اسلامی انقلاب کی حمایت کا اعلان کرتی ہے اور یہ امت اسلامیہ عالم کی حمایت و پشت پناہی کا نتیجہ ہے کہ گزشتہ دو سال سے خالی ہاتھ فلسطینی مجاہدین اپنے ایمانی اسلحوں کے ذریعہ مسلح اسرائیلی فوج کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ اللّٰھمّ انصر جیوش المسلمین فی مشارق الارض و مغاربھا

# داستان اصحاب کہف

چوتھی قسط

## اصحابِ کہف کی تفصیلی داستان

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ ۚ
إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَرَبَطْنَا
عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَٰهًا ۖ لَّقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾ هَٰؤُلَاءِ
قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً ۖ لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم
بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾
وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ
يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقًا
﴿١٦﴾

[illegible]

ان توحید پرست نوجوانوں نے حتی الامکان لوگوں کے دل سے مشرکانہ خیالات نکالنے اور ان کے دل میں توحید کا پودا لگانے کی کوشش کی لیکن اس ماحول میں چاروں طرف بت اور بت پرستی کا چرچا تھا اور ظالم و جلاد صفت بادشاہ کی ناانصافی و ظالمانہ روش کی وجہ سے اللہ والوں پر گھٹن اور کس مپرسی کی کیفیت طاری رہتی تھی جس کی وجہ سے توحیدی نغموں کی آواز ان لوگوں کے گلے میں گم ہو گئی۔

آخر کار ان لوگوں نے اس گھٹن سے نجات حاصل کرنے اور آزاد و خوشگوار ماحول میں زندگی بسر کرنے کے لئے "ہجرت" اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد وہ لوگ آپس میں یہ مشورہ کرنے لگے کہ کہاں جائیں اور کس سمت کوچ کریں؟ وہ لوگ آپس میں اس طرح کہنے لگے۔

"واذا عتزلتموھم وما یعبدون الا اللہ فاوٗا الی الکھف"

جب تم نے اس بت پرست اور غیر خدا کی عبادت کرنے والی قوم سے علیحدگی اختیار کر لی اور ان سے اپنا حساب الگ کر لیا تو غار میں پناہ گزیں ہو جاؤ۔

"ینشر لکم ربکم من رحمتہ ویھیٔ لکم من امرکم مرفقا"

تاکہ تمہارا پروردگار تم لوگوں پر اپنی رحمت کا سایہ پھیلائے اور تمہارے لئے سکون و اطمینان اور اس مشکل سے نجات کا

راستہ پیدا کرے۔

"یہیئی" کا مادہ ہے "تہیہ" جس کا مطلب ہے آمادہ کرنا۔

"مرفق" سے مراد وہ چیز ہے جو لطف و کرم اور سکون و اطمینان کا وسیلہ ہو۔

لہٰذا پورے جملے "یہیئی لکم من امرکم مرفقاً" کا مطلب یہ ہوا کہ خداوند عالم تمہارے لئے سکون و اطمینان اور لطف و نجات کا وسیلہ فراہم کردے گا۔

یہ بعید نہیں ہے کہ پہلے جملے میں کلمہ "نشر رحمت" سے خداوند عالم کے معنوی الطاف کی طرف اشارہ کیا گیا ہو جبکہ دوسرے جملے میں جسمانی پہلوؤں نیز مادی سکون و اطمینان و نجات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

## اہم نکتوں کی وضاحت

**۱۔ ایمان و جوانمردی:۔** روح توحید ہمیشہ ایک سلسلہ اعلیٰ انسانی صفات کی حامل ہے۔ اس سے سرچشمہ بھی حاصل کرتی ہے اور اس میں متضاد تاثیر بھی رکھتی ہے۔ اسی دلیل کی بنیاد پر اس داستان اصحاب کہف میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جوانمرد تھے کیونکہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے۔

شاید اسی دلیل کی بنیاد پر بعض دانشمندوں نے کہا ہے کہ "راس الفتوۃ الایمان" یعنی ایمان شجاعت و جوانمردی کا سرچشمہ ہے۔

اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے۔ "الفتوۃ بذل الندی وکف الاذی وترک الشکوی"

یعنی جوانمردی بخشش و سخاوت، دوسروں کو اذیت پہنچانے سے پرہیز اور مصائب و آلام کی شکایت سے پرہیز اختیار کرنا ہے۔

بعض دیگر علماء نے "فتوت" کی تفسیر اس طرح کی ہے۔ "هی اجتناب المحارم و استعمال المکارم" یعنی گناہوں سے پرہیز اور انسانی فضائل و کمالات کے استعمال کو جوانمردی کہتے ہیں۔

**۲۔ ایمان اور الٰہی امداد:۔** بعض معاملہ میں مذکور آیات سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اگر انسان خدا کی راہ میں پہلا قدم اٹھاتا ہے اور خدا کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو خداوند عالم فوری طور پر اس کی مدد کرتا ہے۔ چنانچہ اس جگہ پر ارشاد ہوتا ہے: وہ جوانمرد لوگ تھے جو ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ "ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط بنا دیا یعنی انہیں طاقت عطا کر دی۔

اس آیت کے آخر میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ "وہ لوگ رحمتِ خداوندی اور نجات کے حاصل کرنے کا انتظار کر رہے تھے۔

> **اگر انسان خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے تو خداوند عالم راہ حق کی طرف اس کی ہدایت کر دیتا ہے۔**

قرآن مجید کی دیگر آیتوں سے بھی اس حقیقت کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ اگر انسان خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے تو خداوند عالم راہ حق کی طرف اس کی ہدایت کر دیتا ہے۔ (والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا۔" (سورۂ عنکبوت کی آخری آیت)

اسی طرح سورۂ محمدؐ کی ۱۷ویں آیۂ کریمہ میں ہم دیکھتے ہیں "والذین اهتدوا زادهم هدی" یعنی جو لوگ خدا کی راہ پر چلتے ہیں تو خدا ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیتا ہے۔

ہم اس حقیقت سے واقف ہیں کہ راہ حق وہ راہ ہے جس میں بے شمار دشواریاں اور رکاوٹیں آتی ہیں اور اگر لطفِ خداوندی شامل حال نہ ہو تو منزل مقصود تک اس راہ کا طے کرنا انتہائی مشکل ہے اور خداوند عالم اس راہ میں اپنے بندے کو ہرگز تنہا نہیں چھوڑتا ہے۔

**۳۔ غار نامی پناہ گاہ:** کلمہ "الکہف" میں الف و لام کا استعمال شاید اس لئے کیا گیا ہے کہ ان لوگوں نے دور افتادہ علاقوں میں کسی مخصوص و معین غار کا انتخاب کر رکھا تھا کہ اگر ان کی توحیدی تبلیغات کا کوئی معقول اثر مرتب نہ ہو تو وہ اس فاسد و آلودہ و تاریک ماحول سے اپنی نجات کی خاطر اس غار میں پناہ گزیں ہو جائیں۔

کہف وہ پُر مفہوم لفظ ہے جو انسان کی ابتدائی ترین زندگی کی یاد تازہ کر دیتا ہے۔ زندگی کا وہ ماحول جہاں نور ہدایت کا گزر نہیں ہوتا ہے اور اس کی تاریک و ٹھنڈی راتوں میں محروم طبقے کے لوگ سخت مصائب و مشکلات کا سامنا کرتے ہیں نہ وہاں مادی زرق برق ہوتی ہے اور نہ نرم و ملائم گدوں پر بسر کرنے والی خوشحال زندگی کی کوئی علامت۔

توجہ طلب بات یہ ہے کہ تاریخی اعتبار سے اصحابِ کہف بادشاہ وقت کے وزیر اور اونچے منصب کے افسران تھے۔ ان لوگوں نے بادشاہ اور اس کے مذہب کے خلاف بغاوت کر دی جس کے نتیجے میں انھیں خوشحال زندگی کی جگہ پر مصائب و آلام زندگی بسر کرنی پڑی۔ اس کام کے لئے خصوصی ہمت و جوانمردی درکار ہوتی ہے اور روحانی وسعت و عظمت کے بغیر ایسا کام انجام دینا ممکن نہیں۔

لیکن اس غار میں جہاں تاریکی، ٹھنڈک، خاموشی اور کبھی کبھی موذی حیوانات کا خطرہ بھی ہونا چاہیے تھا۔ وہاں ہر طرف روشنی، پاکیزگی اور توحید و روحانیت نظر آتی تھی۔

اس غار کی دیواروں پر رحمتِ خداوندی کے نقوش نمایاں تھے۔ اس کی فضا میں پروردگار کی مہربانی کے جلوے نظر آ رہے تھے۔ وہاں بت شکل اور مختلف قسم کے بت بھی نہ تھے اور ظالموں کے ظلم کی آہٹ بھی اس غار تک نہ تھی۔

غار کی فضا انسان کو اس جہالت و ظلم و گھٹن کے

(باقی ص ۴۲ پر)

# قصص قرآن

گیارہویں قسط — گزشتہ سے پیوستہ

## حضرت ابراہیم علیہ السلام

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾

وہ لوگ باہم کہنے لگے کہ اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو (غرض ان لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا تو) ہم نے فرمایا اے آگ تو بالکل ٹھنڈی اور سلامتی کا باعث ہو جا۔

(سورۂ انبیاء، آیت ۶۸۔۶۹)

### ابراہیمؑ آگ کے شعلوں میں :-

نمرود کی پیروی کرنے والوں نے ابراہیمؑ سے انتقام لینے اور اپنے خداؤں کی مدد کرنے کے لئے ابراہیمؑ کو بھڑکتے ہوئے شعلوں میں جلا دینے کا فیصلہ کیا اور چونکہ ان کے عقیدہ کے مطابق ابراہیمؑ کا جرم عوام سے تعلق رکھتا تھا لہٰذا انہیں سزا دینے میں عام لوگوں کی شرکت بھی لازمی تھی تاکہ سب لوگ اس ثواب میں شریک ہو جائیں بہرحال عام لوگوں نے لکڑیاں جمع کرنا شروع کر دیا اور کچھ ہی دنوں کے اندر لکڑیوں کا پہاڑ جمع ہو گیا۔ لکڑی کے انبار میں آگ لگا دی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے لکڑیوں کا ڈھیر آگ کے شعلوں میں تبدیل ہو گیا اور اس کی لپٹ آسمان چھونے لگی۔ لکڑی اتنی زیادہ تھی کہ میدان میں ہر طرف خوفناک آگ دکھائی دینے لگی۔ آگ کی وجہ سے اتنی شدید گرمی تھی کہ کوئی اس کے قریب تک جانے کی ہمت نہیں کر پاتا تھا لہٰذا منجنیق کے ذریعہ ان لوگوں نے ابراہیمؑ کو بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا اور اس طرح ان لوگوں کے دل کی آگ ٹھنڈی پڑ گئی۔

حضرت ابراہیمؑ آگ کے شعلوں کے درمیان لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور تمام لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور سب لوگ یہ دیکھنے کے لئے بیقرار ہونے لگے کہ آگ نے ابراہیمؑ کی کیا حالت بنا دی ہے۔ ابراہیمؑ آگ کی طرف جا رہے تھے کہ بارگاہ خداوندی کے مقرب ترین فرشتے جبرئیلؑ نے خود کو ان کے پاس

پہونچادیا اوران سے پوچھا: "اے ابراہیمؑ! اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں حاضر ہوں" ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ مجھے تمہاری نہیں بلکہ اپنے پروردگار کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد انہوں نے خداوندعالم کی بارگاہ میں التجا کی کہ مجھے آگ سے بچالے۔ چنانچہ حکم خداوندی کے مطابق ابراہیمؑ کے لئے وہ آگ ٹھنڈی پڑ گئی اوراس کی شدید گرمی کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا نمرود اوراس کی پیروی کرنے والے چاروں طرف جمع تھے۔ وہ لوگ آگ کی طرف دیکھ رہے تھے اور یہ دیکھ کر ان کی حیرت کا کوئی ٹھکانا نہ رہ گیا کہ بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کا ابراہیمؑ پر کوئی اثر نہیں ہوا اور انہیں معمولی سی خراش بھی نہیں لگی اور وہ آگ کے شعلوں کے درمیان بڑے اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ حیرت اور تحسین آمیز نگاہوں سے ابراہیمؑ کی طرف دیکھتے رہے۔ نمرود نے اپنے مصاحبوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اگر کوئی خدا کا انتخاب کرنا چاہتا ہے تو اسے ابراہیمؑ کے خدا کا انتخاب کرنا چاہیئے جو اتنا قادر اور طاقتور ہے۔"

لوگوں نے اللہ کی اس عظیم نشانی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور انہیں ابراہیمؑ کی دعوت حق کی حقانیت کا بخوبی اندازہ ہوگیا۔ ان لوگوں کو یہ بھی یقین ہوگیا کہ ابراہیمؑ جس راستہ پر چلنے کی دعوت دے رہے ہیں وہی راہ حق ہے لیکن دشمنی وہٹ دھرمی اور مال ومرتبہ کی چاہ نے ان لوگوں کو ابراہیمؑ پر ایمان لانے سے روک دیا چنانچہ اکثر لوگ بت پرستی میں لگے رہ گئے اور فقط گنے چنے لوگ ہی ان کی طرف مائل ہوئے۔

## نمرود سے ابراہیمؑ کا احتجاج

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥٨﴾

کیا تم نے اس شخص (کے حال) پر نظر نہیں جو صرف اس بوتے پر کہ خدا نے اسے سلطنت دی تھی ابراہیم سے ان کے پروردگار کے بارے میں الجھ پڑا کہ جب ابراہیم نے (اس سے) کہا کہ میرا پروردگار تو وہ ہے جو (لوگوں کو) جلاتا اور مارتا ہے تو وہ بھی (شیخی میں) آکر کہنے لگا، میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں (تمہارے خدا ہی میں کونسا کمال ہے) ابراہیم نے کہا (اچھا) خدا تو آفتاب کو پورب سے نکالتا ہے بھلا تم اسکو پچھم سے تو نکال لو۔ اس پروہ کافر ہکابکا ہو کر رہ گیا (مگر ایمان نہ لایا) اور خدا ظالموں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔

> میرا خدا وہ ہے جو لوگوں کو زندگی اور موت دیتا ہے جانداروں کو زندگی عطا کرتا ہے اور پھر ان کی جان لے لیتا ہے۔ تمام ذی روح مخلوقات کی حیات وموت اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کے ارادہ سے وابستہ ہے۔

اس خوفناک آگ سے ابراہیمؑ کی نجات سے نمرودیوں پر غیر معمولی حیرت طاری ہوگئی۔ بالخصوص خود نمرود کی حیرت کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ لہٰذا اس نے ابراہیمؑ کو اپنے دربار میں طلب کیا اور ان سے پوچھا تم جس خدا کی عبادت کی دعوت دے رہے ہو وہ کون ہے؟ کیا میرے علاوہ کوئی دوسرا خدا بھی ہے؟ اور آخر تم نے لوگوں کے درمیان تفرقہ واختلاف کا ماحول کیوں بنا رکھا ہے اور عوام کے بتوں کو کیوں توڑ ڈالا ہے۔ تم مجھے تو بتاؤ کہ تمہارا خدا کون ہے؟!

ابراہیمؑ نے جواب دیا: "میرا خدا وہ ہے جو لوگوں کو زندگی اور موت دیتا ہے جانداروں کو زندگی عطا کرتا ہے اور پھر ان کی جان لے لیتا ہے۔ تمام ذی روح مخلوقات کی حیات وموت اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کے ارادہ سے وابستہ ہے۔ نمرود نے مغالطہ کے ذریعہ حقیقت پر پردہ ڈالنا چاہا لہٰذا کہنے لگا۔ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مار ڈالتا ہوں۔ یعنی دو پھانسی کے سزا یافتہ قیدیوں کو اپنے سامنے طلب کرتا ہوں اور انہیں سے ایک کو مار ڈالتا ہوں اور دوسرے کو آزاد کر دیتا ہوں۔ اس طرح انمیں سے ایک کی جان لے لیتا ہوں اور دوسرے کو زندگی عطا کر دیتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا۔ اگر تو سچ کہتا ہے تو جس کو تو نے مار ڈالا ہے اسے زندہ کر دے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی میرا خدا وہ ہے جو ہر روز آفتاب عالمتاب کو مشرق سے طلوع کرتا ہے۔ پس اگر تو قدرت خداوندی رکھتا ہے تو اسے مغرب سے طلوع کردے۔ بیچارہ نمرود حضرت ابراہیمؑ کی اس منطق کے سامنے مجبور ولاجواب ہوگیا اور عاجزی وناتوانی کی حالت میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ لیکن اس کے بعد بھی وہ اپنی عداوت وہٹ دھرمی پر ڈٹا رہا۔ اس نے اپنی ذلت ورسوائی کے خوف سے ابراہیمؑ کو آزاد کر دیا کیونکہ اس کو یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ ابراہیمؑ کے پاس آسمانی طاقت موجود ہے اور انہیں انسانی طاقت کے ذریعہ نابود نہیں کیا جا سکتا ہے۔ تاہم اس نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کو شہر بدر کردیں تاکہ کوئی شخص ان کی پیروی نہ کرے اور ان کا مذہب اختیار نہ کرے۔ حضرت ابراہیمؑ بھی نمرودی قوم اور اس سرزمین سے راضی نہ تھے لہٰذا وہ شہر سے باہر نکل جانے کے لئے آمادہ ہوگئے۔ انہوں نے اپنی بھیڑوں کو جمع کیا اور شہر سے باہر کی طرف روانہ ہوگئے۔ چونکہ ابراہیمؑ کے پاس زیادہ بھیڑیں تھیں لہٰذا نمرود نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کی ساری ملکیت ضبط کر لی جائے۔ ابراہیمؑ نے نمرودیوں سے کہا کہ اگر تم لوگ میری بھیڑ اور ساری ملکیت ضبط کرنا چاہتے ہو تو مجھے میری وہ عمر واپس

کردو جو میں نے تمہاری سرزمین میں بسر کی ہے اور اس مدت کے دوران اپنی محنت و مشقت سے یہ سب کچھ جمع کیا ہے۔

معاملہ نمرود کے قاضی کے سامنے پیش ہوا۔ قاضی نے ابراہیمؑ کے بیانات کی سنوائی کے بعد ان کے حق میں فیصلہ کردیا چنانچہ حضرت ابراہیمؑ اپنی بھتیجے، مال و متاع اور لوطؑ کو ساتھ لئے ہوئے نمرود کی مملکت کی سرحدوں کے باہر شام اور بیت المقدس کی طرف روانہ ہوگئے۔

## ایک دوسری گرفتاری:

چونکہ حضرت ابراہیمؑ ایک غیور انسان تھے، اس مسافرت کے دوران انہوں نے اپنی بیوی (سارہ) کو ایک

"مان لوکہ یہ صندوق سونے چاندی سے بھرا ہوا ہے۔ اس پر جو کسٹم لگانا چاہو لگادو۔ میں کسٹم کی رقم ادا کرنے کے لئے آمادہ ہوں لیکن تم لوگ یہ صندوق نہ کھولو۔"

صندوق میں بٹھادیا تاکہ وہ غیروں کی نگاہ سے محفوظ رہیں، لیکن اس مسافرت کے دوران وہ ایک ایسی مملکت میں داخل ہوئے جہاں ایک عرب بادشاہ کی حکومت تھی۔ اس ملک کی سرحد پر تعینات کسٹم افسروں نے انہیں روک دیا تاکہ ملک کے اندر داخل ہونے والے مال پر کسٹم وصول کریں۔ ان لوگوں نے ابراہیمؑ کے مال و متاع کا معائنہ کیا۔ جب یہ لوگ اس صندوق کے قریب پہونچے تو صندوق کھولنے کا مطالبہ کیا۔ ابراہیمؑ نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "مان لوکہ یہ صندوق سونے چاندی سے بھرا ہوا ہے۔ اس پر جو کسٹم لگانا چاہو لگادو۔ میں کسٹم کی رقم ادا کرنے کے لئے آمادہ ہوں لیکن تم لوگ یہ صندوق نہ کھولو۔" ان لوگوں نے کہا: "صندوق کھولنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے" ابراہیمؑ نے صندوق کھول دیا۔ وہ کسٹم افسر حضرت سارہ کے غیر معمولی حسن و جمال کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس نے کہا: میں تمہاری اور اس عورت کی داستان کی اطلاع اپنے بادشاہ کو دوں گا اور شاہی حکم کے مطابق آئندہ کارروائی کروں گا۔ اس کے بعد اس افسر نے اپنے مخصوص قاصد کے ذریعہ بادشاہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ شاہ نے انہیں اپنے دربار میں طلب کیا۔ حضرت ابراہیمؑ اپنی بیوی سارہ کے ساتھ دربار میں داخل ہوئے۔ بادشاہ نے سارہ کو دیکھتے ہی ان کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ ابراہیمؑ ایک تجربہ دار اور صاحب حقیقت انسان تھے۔ وہ منظر دیکھ کر بے چین ہوگئے۔ اور بارگاہ خداوندی میں التجا کی کہ "خداوندا! اس آدمی سے میرے حرم کی حفاظت فرما۔" ابھی دعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ بادشاہ کا ہاتھ لکڑی کی طرح خشک ہوگیا۔ بادشاہ نے کہا: "کیا تمہارے خدا نے میرا ہاتھ خشک کردیا؟" ابراہیمؑ نے جواب دیا: "ہاں! میرا خدا غیور ہے اور حرام کام پسند نہیں کرتا ہے۔" بادشاہ نے کہا: "اچھا اب تم اپنے خدا سے کہو کہ میرے ہاتھ کو صحیح و سالم بنادے اب میں تمہاری بیوی کی طرف دست درازی نہ کروں گا۔" ابراہیمؑ نے دعا کی اور بادشاہ کا ہاتھ صحیح و سالم ہوگیا۔ دوسری مرتبہ اس نے پھر سارہ کی طرف دیکھا اور ان کی طرف اپنا ہاتھ بڑھانے کی کوشش کی۔ اس بار پھر اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔ اس نے پھر ابراہیمؑ سے دعا کا مطالبہ کیا۔ ابراہیمؑ نے کہا: "میں تیرے ہاتھ کی شفا کے لئے خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا کرنے پر آمادہ ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے بعد تو دست درازی نہ کرے گا اور اگر تو نے پھر دست درازی کی تو اس کے بعد مجھ سے دعا کا مطالبہ نہ کرے گا۔" بادشاہ نے شرط مان لی۔ ابراہیمؑ نے کہا: "خدایا! اگر یہ سچ بول رہا ہے تو اس کے ہاتھ کو شفا عطا کردے۔" بادشاہ کا ہاتھ پہلے کی طرح ٹھیک ہوگیا اور اس کے دل میں ابراہیمؑ کا رعب قائم ہوگیا۔ اس نے حضرت ابراہیمؑ کا بڑا احترام کیا اور سارہ کے لئے ہاجرہ نامی کنیز عطا کی اور حکم دیا کہ یہ لوگ پوری طرح آزاد ہیں جہاں جانا چاہیں چلے جائیں۔ ○

# ماہ رمضان المبارک کے آداب

● سحری کھائیے خواہ ایک گھونٹ پانی ہی ہو اور افطاری کھائیے چاہے تھوڑا سا خرما ہی ہو۔ اور ارشاد فرمایا: "سحری برکت کی پونجی ہے اور خداوند عالم کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں جو توبہ و استغفار کرنے والوں اور سحری کھانے والوں کے لئے طلب رحمت کرتے ہیں۔

(پیغمبر اکرمؐ)

● بوقت افطار روزہ دار کی ایک دعا مستجاب ہے۔ پس جب وہ افطار کا ارادہ کرے تو اسے بارگاہ عالیہ میں یہ عرض کرنا چاہیئے: "خدا وندا! تمام دنیا پر سایہ فگن تیری رحمت واسعہ کے صدقے میں میں تجھ سے اپنی مغفرت کا طالب ہوں۔

(پیغمبر اکرمؐ)

● پیغمبر اکرمؐ کی یہ سیرت تھی کہ جب ان کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا تھا اور کھانے میں خرما ہوتا تھا تو وہ کھانے کی شروعات خرما سے کیا کرتے تھے اور خرما کی فصل میں خرما اور رطب (کھجور) کی فصل میں رطب سے روزہ افطار کیا کرتے تھے۔

(پیغمبر اکرمؐ)

● روزہ دنیاوی آفت و معصیت کے مقابلے میں ایک سپر اور عذاب آخرت کی ڈھال ہے۔ پس اگر تم نے روزہ رکھا ہے تو تمہارے روزہ کی نیت یہ ہونی چاہیئے کہ اپنے نفس کو شہوتوں سے دور رکھنا اور شیطان کی اطاعت و پیروی نہیں کرنا ہے اور خود کو ایسے مریض کی طرح بنالو جسمیں کھانے پینے کی خواہش نہ رہ گئی ہو اور ہر وقت گناہوں کی بیماری سے اپنی شفا کی امید رکھو اور اپنے باطن کو ان سبھی چیزوں سے پاک رکھو جو غفلت و تیرگی و سیاہی قلب کا باعث ہوں اور تمہیں خدا کی راہ میں خلوص سے روکتی ہوں۔

(پیغمبر اکرمؐ)

● جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری فراہم کرتا ہے اس کو روزہ دار کا ثواب ملتا ہے اور اس کے روزہ کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی۔

(پیغمبر اکرمؐ)

● روزہ دار ہر وقت عبادت کے عالم میں ہوتا ہے چاہے وہ اپنے بستر میں سو رہا ہی کیوں نہ ہو لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کسی کی غیبت نہ کرے۔

(پیغمبر اکرمؐ)

● خداوند عالم نے دنوں میں سے روز جمعہ، مہینوں میں سے ماہ رمضان اور راتوں میں سے شب قدر کا انتخاب کیا ہے۔

(پیغمبر اکرمؐ)

● روزہ محرمات سے پرہیز کا نام ہے بالکل اسی طرح جیسے روزہ دار آدمی کھانے اور پینے سے پرہیز اختیار کرتا ہے

(حضرت علیؑ)

● ایسا روزہ، روزہ دار کے کس کام کا ہے جو اس کی زبان و آنکھ اور کان و دیگر اعضا و جوارح کو حرام چیزوں سے دور نہ رکھ سکے۔

(حضرت فاطمہؑ)

● جب تم روزہ رکھو تو تمہاری آنکھ، تمہارے کان اور تمہاری زبان کو بھی روزہ دار ہونا چاہیے۔ اپنی آنکھ کو ایسی چیزوں کو دیکھنے سے روکو جن کا دیکھنا جائز نہیں ہے، جن چیزوں کا سننا حلال نہیں ہے انہیں اپنے کانوں تک نہ پہونچنے دو اور اپنی زبان کو جھوٹ، گالی اور نازیبا باتوں سے پاک رکھو۔

(امام جعفر صادق علیہ السلام) ○



rekhta

# امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کی وصیت

ماہ رمضان المبارک ۴۰ھ کا زمانہ تھا اور امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام اپنے اصحاب و دوستوں کے درمیان اس تبلیغ میں ہمہ تن مشغول تھے کہ حق کی حمایت اور باطل کی تردید و مخالفت ایک اہم فریضہ ہے۔ وہ لوگوں کو اس بات پر آمادہ کر رہے تھے کہ اپنے دور کے ظالموں اور اقتدار پرستوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں صرف یہی نہیں بلکہ معاویہ اور دیگر مجرمین کی سازشانہ حرکتوں کی روک تھام کے لئے اپنے سپاہیوں کو ادھر ادھر بھیجتے رہتے تھے۔ کیونکہ لشکر معاویہ ہمیشہ عراق و حجاز اور یمن پر برابر حملے کر رہا تھا اور معاویہ کی حتی الامکان کوشش تھی کہ وہ اسلامی علاقوں پر اپنا قبضہ جمائے لیکن حضرت امیرؑ اپنے ارشادات اور اپنی رہنمائی و سفارشات کے ذریعہ اپنے افسروں اور حاکموں کو اس بات پر آمادہ کرتے رہتے تھے کہ کمزور و پسماندہ و مظلوم لوگوں کے حقوق کی حفاظت و بحالی، نماز کی پابندی اور الٰہی احکام و حدود کے اجراء میں ہمہ تن سرگرم رہیں۔ اسی اثنا میں اچانک یہ خبر ملی کہ منصوبہ بند سازش کے تحت دنیا کے شقی و بدبخت ترین شخص نے ۱۹ رویں رمضان المبارک کی شب میں مسجد کوفہ میں اپنی زہر میں ڈوبی ہوئی تلوار سے حضرت امیر علیہ السلام پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں آنحضرت ۲۱ ویں رمضان المبارک کی شب میں شہادت سے ہم آغوش ہو گئے۔

محراب مبارک میں سر مبارک پر ضربت لگنے کے بعد مولائے متقیان کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوئے: "فزت و رب الکعبہ" یعنی پروردگار کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

روایتوں میں الفاظ و کلمات کے معمولی فرق کے ساتھ امیرالمومنینؑ کی دو وصیتیں منقول ہیں۔ ان میں سے ایک وصیت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے لئے مخصوص ہے اور دوسری وصیت کا تعلق عوام الناس سے ہے۔ دیگر ارشادات عالیہ کی طرح ان کی دونوں وصیتیں نہایت سبق آموز ہیں لہٰذا ان کے یوم شہادت کے موقع پر ان دونوں وصیتوں کا ترجمہ حاضر خدمت ہے تاکہ ان کے چاہنے والے ان کی آخری خواہش کی روشنی میں عبادتِ خداوندی، خودسازی اور تقویٰ و پرہیزگاری کی منزلیں طے کر سکیں اور قیامت کے دن اپنے امام کی شفاعت کا شرف حاصل کر سکیں۔

## امام حسنؑ کیلئے مولائے متقیانؑ کی وصیت

"ھذا ما اوصی بہ علی بن ابیطالب ............ باللہ العلی العظیم"

یعنی یہ ہے پیغمبر اسلام کے چچا زاد بھائی اور صحابی حضرت علی ابن ابیطالبؑ (ع) کی وصیت: میری پہلی وصیت یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور خدا نہیں ہے اور محمدؐ اس کے رسول اور محبوب بندے ہیں۔ خداوند عالم نے انہیں ان کے علم کی وجہ سے منتخب فرمایا اور اپنے بندوں کی ہدایت و رہنمائی کا کام ان کے سپرد کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خداوند عالم مُردوں کو ان کی قبر سے اٹھائے گا اور ان سے ان کے اعمال کے بارے میں سوال و جواب ہوگا۔

اس کے بعد بیٹا حسنؑ! میں تمہیں وہی وصیت کرتا ہوں جو پیغمبر اسلام نے مجھے کی تھی اور میں بخوبی واقف ہوں کہ تم سے بہتر کوئی دوسرا وصی نہیں ہے۔ پس اگر امر الٰہی مل جائے تو بیٹا اپنے گھر کے اندر رہنا اور اپنے خطاؤں پر آنسو بہاتے جانا کیونکہ یہ دنیا دیر تک باقی رہنے والی نہیں ہے۔

میرے بیٹے! میں تم سے یہ وصیت کرتا ہوں کہ نماز اول وقت ادا کرنا اور زکوٰۃ مستحق لوگوں کے گھر تک پہنچانا اور شبہ کی حالت میں توقف سے کام لینا۔ میں تمہیں یہ سفارش کرتا ہوں کہ چاہے خوشی کی حالت ہو یا غم و غصہ کی حالت، میانہ روی و اعتدال اور عدل و انصاف سے کام لینا، پڑوسیوں کے ساتھ نرمی و خوش اخلاقی، مصیبت زدہ و آفت رسیدہ لوگوں پر رحم، عزیزوں کے ساتھ مہربانی اور حاجت مند لوگوں کے ساتھ محبت اور عاجزی و انکساری سے کام لینا کیونکہ انکساری کو تمام عبادتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

میرے بیٹے! خواہش کم کرو اور ہمیشہ موت کو یاد کرتے رہو اور دنیا سے چشم پوشی اختیار کرو کیونکہ تم موت کے ہاتھوں گروی ہو، مصیبت سے دوچار اور زمین گیر مرض و بیماری کا شکار ہو۔ اور میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ

خفیہ وظاہر دونوں حالت میں خداوند عالم سے ڈرتے رہنا اور کردار و گفتار میں جلد بازی سے کام نہ لینا۔ اور اگر آخرت سے متعلق کوئی کام سامنے آجائے تو اسے فوراً انجام دینا اور اگر کوئی دنیاوی کام ہو تو قدرے توقف اور غور و فکر کے بعد کرنا تاکہ اس میں تمہاری بھلائی شامل رہے دیکھو ایسے مراکز اور ایسی محفلوں میں ہرگز نہ جانا جہاں تہمت، برائی اور باطلانہ راہ و روش کا امکان ہو کیونکہ بُرا دوست اپنے ساتھی کو دھوکا دیتا ہے۔

میرے بیٹے! خدا کے لئے کام کرو اور فحش و بدکلامی سے پرہیز کرو۔ لوگوں کو نیک کام کی دعوت دو اور انہیں منکرات و ناپسندیدہ کام سے روکو اور خدا کی راہ میں اپنے دینی بھائی کے ساتھ برادرانہ اخلاق اختیار کرو اور نیک لوگوں کو ان کی نیکی کی وجہ سے دوست رکھو۔ فاسد و تباہ کاروں کو اپنے دین سے دور رکھو اور ان سے دل و جان سے نفرت کرو اور اپنے عمل سے ان کی مخالفت کرو تاکہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو۔

دیکھو شریر اور بیوقوف لوگوں کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا اور میرے لعل! اپنی زندگی میں میانہ روی سے کام لینا، اپنی عبادت پر ثابت قدم رہنا اور جہاں تک ممکن ہو نوافل اور مستحبات ضرور ادا کرنا۔

ہمیشہ سکوت اور خاموشی کو اپنا وطیرہ بنائے رکھنا تاکہ پوری طرح محفوظ و سلامت رہو اور اپنی روانگی سے پہلے ہی اپنا توشہ و سامان بھیج دو کیونکہ یہی غنیمت ہے۔

اور ہر حال میں خدا کی یاد میں مشغول رہو اور اپنے خاندان کے چھوٹے اور کمزور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی اختیار کرو۔ ہر حال خدا کی راہ سے غافل نہ ہونا۔ اور پہلے صدقہ نکالے بغیر ہرگز کوئی غذا نہ کھانا۔ روزہ بھی تمہارے اوپر واجب ہے کیونکہ یہ بدن کی زکوٰۃ اور روزہ داروں کے لئے ڈھال ہے۔ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو اور اپنے ساتھی کا خیال رکھو اور اپنے دشمن سے دوری اختیار کرو۔ زیادہ سے زیادہ ذکر خداوندی اور دعا و مناجات میں مشغول

> لوگوں کو نیک کام کی دعوت دو اور انہیں منکرات و ناپسندیدہ کام سے روکو اور خدا کی راہ میں اپنے دینی بھائی کے ساتھ برادرانہ اخلاق اختیار کرو اور نیک لوگوں کو ان کی نیکی کی وجہ سے دوست رکھو۔

رہو۔ دیکھو میرے لعل! میں تمہاری نصیحت میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا ہوں اور اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی کا وقت آگیا ہے۔

میں تم سے سفارش کرتا ہوں کہ اپنے بھائی محمد کا خیال رکھنا کیونکہ یہ تمہارے باپ کا فرزند اور تمہارا بھائی ہے اور تم جانتے ہو کہ میں اسے عزیز رکھتا ہوں لیکن تمہارے بھائی حسینؑ کے لئے کسی سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تمہاری ماں کا فرزند ہے۔ خداوند عالم تم لوگوں کی پشت پناہی کرے۔ خداوند عالم سے میرا یہی مطالبہ ہے کہ وہ تم لوگوں کو خیر و عافیت سے رکھے اور ظالموں اور مفسدوں کو تم سے دور رکھے۔ دیکھو تم لوگ صبر و بردباری سے کام لینا تاکہ ٹھیک خداوند عالم تم لوگوں تک اپنا حکم پہنچا دے اور میں اس دنیا سے چلا جاؤں۔

ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

## اپنے فرزندوں سے حضرت علیؑ کی وصیت

میں علی ابن ابیطالب علیہ السلام اپنی وصیت پر مشتمل اس عبارت اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ واحد و یکتا اور تمام چیزوں سے بے نیاز ہے۔ اور محمدؐ بندۂ خدا و رسول خدا ہیں۔ ان کو خداوند عالم نے اپنے دین کی تبلیغ اور عوام کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اس دنیا میں بھیجا تاکہ ان کے دین کو تمام ادیان و مذاہب پر فضیلت عطا کرے چاہے یہ بات مشرکین کو کتنی ہی بری کیوں نہ لگے ہمارے پیغمبرؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر درود و سلام۔ بیشک ہماری نماز، ہماری عبادت اور ہماری حیات و موت سب کچھ اس خدا کے لئے ہے جو پروردگار عالم ہے اور اس عالم میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں مسلمانوں میں سے ایک ہوں۔

پس اے حسنؑ، اے خاندان کے تمام لوگو اور اے میرے بیٹو اور میرے جو میری وصیت کا مطالعہ کرنے والو! دیکھو تقویٰ و خوف خداوندی اختیار کرو اور مسلمان ہوئے بغیر اس دنیا سے نہ جاؤ اور خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور آپس میں تفرقہ و اختلاف نہ پیدا کرو کیونکہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ ذات البین کی اصلاح عموم نماز روزہ سے افضل ہے اور جو ان چیزوں کو تباہ و برباد اور نابود کر دیتی ہے وہ فساد ذات البین ہے۔ توکل الٰہی کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔ پس اپنے اقربا کے کام آؤ اور ان کے ساتھ مہربانی کرو تاکہ خداوند عالم تم پر حساب کی منزل آسان کر دے۔

تمہیں خداوند عالم کا واسطہ یتیموں کا خاص خیال رکھنا اور انہیں بھوکا نہ چھوڑ دینا اور اس بات پر مجبور بھی نہ کرنا کہ وہ تمہارے سامنے دست سوال دراز کریں نیز انہیں چھوٹا اور حقیر بھی نہ خیال کرنا کیونکہ میں نے پیغمبرؐ کا یہ ارشادِ گرامی سنا ہے کہ جو شخص کسی یتیم کی کفالت انجام دیتا ہے اور اسے بے نیاز بنا دیتا ہے تو خداوند عالم اس یتیم پرور

کے لئے جنت واجب قرار دیتا ہے اور جو شخص کسی یتیم کا مال کھاتا ہے تو خداوند عالم اس کے لئے دوزخ واجب کر دیتا ہے۔

تم کو اپنے پروردگار کا واسطہ، قرآن کو یونہی نہ چھوڑ دینا کہ دوسرے لوگ اس پر عمل کرنے میں تم سے آگے نکل جائیں۔

تم کو اپنے پروردگار کا واسطہ، اپنے پڑوسیوں کے حقوق کا خاص خیال رکھنا کیونکہ پیغمبرؐ نے اس کے بارے میں اتنی سفارش و تاکید فرمائی ہے کہ گمان ہوتا تھا کہ آنحضرتؐ میراث میں بھی ان کو شریک کر دیں گے۔

تم کو اپنے پروردگار کا واسطہ، اپنی عبادت گاہوں کو خالی نہ چھوڑنا کیونکہ اگر تم نے مسجد کو خالی چھوڑ دیا اور وہاں رفت و آمد نہ رکھی تو تمہیں عذاب میں مہلت نہ دی جائے گی۔ مسجد میں داخل ہونے والے کو کم سے کم یہ نعمت ضرور حاصل ہوتی ہے کہ مسجد سے واپسی کے وقت اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

تم کو خدا کا واسطہ، نماز کا خاص خیال رکھنا کیونکہ نماز سب سے اچھا عمل ہے اور یہ تمہارے دین کا ستون ہے۔

تم کو خدا کا واسطہ، زکوٰۃ کے بارے میں ہرگز کوتاہی نہ کرنا کیونکہ زکوٰۃ تمہارے پروردگار کے غصہ کو کم کر دیتی ہے۔

تم کو خدا کا واسطہ، رمضان کے مہینے کا خاص خیال رکھنا کیونکہ اس کے روزے دوزخ کی آگ کے مقابلے میں ایک مضبوط سپر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

> **تم کو خدا کا واسطہ، رمضان کے مہینے کا خاص خیال رکھنا کیونکہ اس کے روزے دوزخ کی آگ کے مقابلے میں ایک مضبوط سپر کی حیثیت رکھتے ہیں۔**

تمہیں خداوند عالم کا واسطہ، فقراء اور محتاجوں کو اپنی زندگی میں شریک رکھنا۔

تم کو خدا کا واسطہ، جہاد کی راہ میں اپنی دولت، اپنی زندگی اور اپنی زبان کا بھرپور استعمال کرنا کیونکہ فقط دو آدمی ہی جہاد کرتے ہیں۔ ایک ہدایت کرنے والا قائد و پیشوا اور دوسرا اس کی اطاعت اور پیروی کرنے والا۔

تمہیں اپنے پروردگار کا واسطہ، پیغمبرؐ کی اولاد اور ان کے اہلبیتؑ کا خیال رکھنا تاکہ انھیں تمہارے سامنے یا پیچھے کوئی اذیت نہ پہنچا سکے اور ان پر ظلم و تجاوز نہ کر سکے جہاں تک ممکن ہو تم انھیں ظلم و جفا سے محفوظ رکھنا۔

تمہیں پروردگار کا واسطہ، ان اصحاب پیغمبرؐ کا خاص خیال رکھنا جنہوں نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کوئی بدعت نہیں کی، کوئی ناپسندیدہ کام انجام نہیں دیا اور کسی بدعتی کو پناہ نہیں دی۔ کیونکہ رسول خداؐ نے اپنے اصحاب کے حق میں سفارش کی ہے اور بدعت کرنے والوں کو لعنت و ملامت کا مستحق قرار دیا ہے اور اسی طرح ان لوگوں پر بھی لعنت کی ہے جو بدعت کرنے والوں کو پناہ دیتے ہیں۔

تمہیں خدا کا واسطہ، عورتوں اور اپنے غلاموں کا خاص خیال رکھنا کیونکہ پیغمبرؐ نے آخری کلام میں ارشاد فرمایا تھا "میں تم لوگوں سے دو[2] کمزور لوگوں کے حق میں سفارش کرتا ہوں ان میں سے ایک تمہاری عورتیں ہیں اور دوسرے تمہارے غلام!

دیکھو، نماز، نماز، نماز قائم کرنا اور خدا کی راہ میں کسی سرکش کی سرزنش سے خوفزدہ نہ ہونا۔ خداوند عالم تم لوگوں کو اذیت پہنچانے والوں اور ظالموں سے محفوظ رکھے گا لوگوں کے ساتھ اچھی زبان سے کلام کرو اور جیسا کہ تمہارے پروردگار نے تمہیں حکم دیا ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو کبھی فراموش نہ کرنا تاکہ خداوند عالم تمہارے برے لوگوں کو تمہارے اوپر مسلط نہ فرمائے اور اس کے بعد تمہاری دعا قبول نہ ہو۔

فرزندانِ عزیز! خوش اخلاقی، باہمی تعاون و مہربانی، بدرفتاری سے پرہیز اور تفرقہ و باہمی اختلاف سے دوری و کنارہ کشی کو اپنے لئے لازم قرار دینا اور تقویٰ و پرہیزگاری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا کیونکہ خداوند عالم کا عذاب نہایت سخت و شدید ہے۔

خداوند عالم میرے اہلبیتؑ کو محفوظ رکھے اور لوگوں کو اس بات پر قائم رکھے کہ ان کے دل میں تمہارے پیغمبرؐ کی حرمت محفوظ رہے۔ میں تم لوگوں کو خداوند عالم کے سپرد کرتا ہوں اور تم لوگوں کے لئے درود و رحمت خداوندی کا طالب ہوں۔ ○

سُورَةُ القَدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ②
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ③ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ
فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ④ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ⑤

# امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اور ضیافت خداوندی

● ماہ رمضان المبارک یعنی عبادت و خودسازی اور روحانی طاقتوں کی تجدید کے مہینے میں، جس کو "شہر اللہ الاعظم" کی حیثیت حاصل ہے، ایک صف واحد کی حیثیت سے جملہ مسلمانان عالم خداوند عالم کی لازوال طاقت کی طرف متوجہ اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف اپنے آپ کو مسلح کرنے میں سرگرم ہیں۔ یہ انتہائی ضروری ہے کہ ایک واحد طاقت اور امت واحدہ کی حیثیت سے امت اسلامیہ عالم عالمی لٹیروں اور طاغوتی طاقتوں سے ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑی ہو اور اسلامی ممالک کا بھرپور دفاع کرے اور خیانت کاروں کے حوصلے پست ہو جائیں۔

● میں تمام لوگوں سے پھر عرض کرتا ہوں کہ یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور اس مبارک مہینے کی برکت کی وجہ سے تمام گنہ گاروں کے لئے رحمت خداوندی کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی اور دیر ہونے سے پہلے ہی آپ لوگ اس ماہ مبارک میں اپنی اصلاح کر لیجئے۔ ہم سب لوگوں کو اپنی اصلاح کر لینی چاہیئے۔ ہم میں سے کوئی بالکل ٹھیک آدمی نہیں ہے لہٰذا ہم لوگوں کو خداوند عالم کی بارگاہ میں پناہ حاصل کرتے ہوئے اپنی اصلاح کر لینا چاہیئے۔

● ماہ رمضان المبارک میں خداوند عالم نے آپ لوگوں کو اپنی ضیافت میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ آپ لوگوں کو بخوبی علم ہے کہ روزہ ضیافت خداوندی ہے یہ ہم لوگوں جیسی دعوت و مہمانی نہیں ہے کہ اس میں تکلفات سے کام لیا جائے بلکہ اس دعوت کا مقصد ہم لوگوں کو ان چیزوں سے دور رکھنا ہے جن کا تعلق انسانی شہوتوں سے ہے۔

● خدایا! ہم لوگ تیرے کمزور بندے ہیں اور ہم لوگوں کے پاس کچھ نہیں ہے ہم لوگوں کی کوئی حیثیت و حقیقت نہیں ہے اور جو کچھ ہے بس تو ہے۔ اگر ہم تیرے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو یہ ہماری نادانی کی دلیل ہے۔ تو ہم لوگوں کو معاف کر دے اور ہم لوگوں کو رمضان المبارک کے مہینے میں اپنی رضا و خوشنودی کے ساتھ داخل فرما۔ خدایا! ہم لوگوں میں وہ صلاحیت پیدا کر دے کہ ہم ایک اچھے مہمان کی حیثیت سے تیری اس دعوت میں شریک ہو سکیں۔ اے خدا! اس ایران کو، جس پر ہر طرف سے حملہ کیا جا رہا ہے، اپنے اسلام کے لئے طاقتور بنا دے۔ ○

# سرزمین ایران

## صوبہ بوشہر

## بائیسویں قسط

نقشہ استان بوشهر به تفکیک شهرستان و بخش

### صوبہ بوشہر

یہ صوبہ رقبے میں تقریباً ۲۷۶۵۲ مربع کلومیٹر اور جنوب ایران میں خلیج فارس کے کنارے پر واقع ہے۔ یہاں کی آب و ہوا کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ساحلی علاقے کے متوازی آب و ہوا گرم و مرطوب رہتی ہے مگر اندرونِ صوبہ عام طور پر موسم گرم و خشک ہو جاتا ہے جس میں ریگستانی فضا کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ یہاں بارش کی اوسط میزان بھی کم ہے اور وقتاً فوقتاً تبدیل بھی ہوتی رہتی ہے۔ اس صوبے کا پورا ساحل چونکہ خلیج فارس کے کنارے پر واقع ہے اس لئے فوجی نقطۂ نظر سے اس کی خاص اہمیت ہے۔ اس کے علاوہ تیل کی کمپنیاں قائم ہو جانے کے باعث نیز ایٹمی نیروگاہ (ATOMIC POWER HOUSE) جیسے منصوبے کے جاری ہونے کی وجہ سے اس صوبے نے

اسکله بندر بوشهر

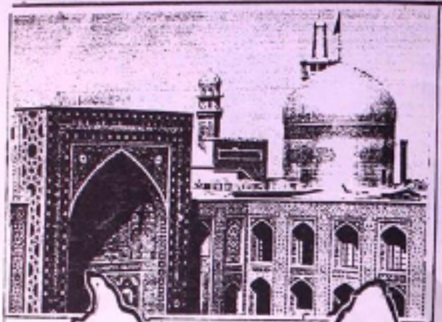

مرقد امام رضا علیہ السلام (مشہد)

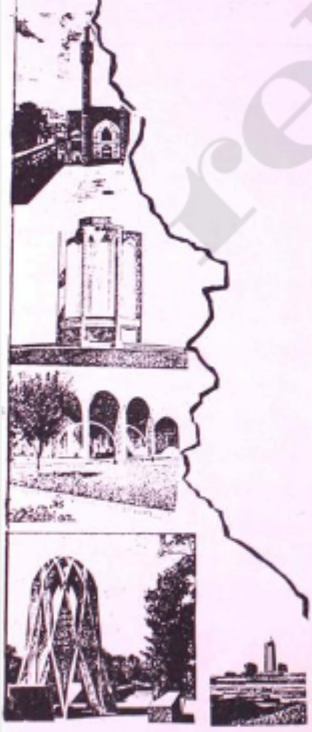

دیگر صوبجات کی فعال و سرگرم عمل قوتِ انسانی کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے۔ اور اسی لئے جو لوگ دیہات سے آکر یہاں کے شہروں میں آباد ہو رہے ہیں ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ یہاں کے بیشتر عوام کی زبان بھی فارسی ہی ہے مگر وہ مختلف لہجوں میں بولتے ہیں۔ صوبے کے اکثر و بیشتر لوگ مسلمان ہیں مگر دوسرے مذاہب کے لوگ بھی جو اقلیت میں ہیں بسبب تلاش معاش دیگر صوبجات سے یہاں آکر آباد ہو گئے ہیں۔

## بوشہر کی بندرگاہ

یہ بندرگاہ نسبتاً ایک ایسے چھوٹے جزیرہ نما کے انتہائی شمالی سرے پر واقع ہے جو شمال مغرب سے جنوب مغرب کی جانب پھیلا ہوا ہے۔ قدامت کے اعتبار سے بوشہر کی تاریخ بڑی طویل و درخشاں ہے۔ چنانچہ "ری شہر" نامی مقام کے "تل پی تل" محلے سے جو دستاویزات برآمد ہوئی ہیں وہ اس امر کی نشاندہی کرتی ہیں کہ یہاں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت سے دو ہزار سال قبل اور شاید اس سے پہلے بھی ایسا پُر رونق شہر آباد تھا جس کا شمار ایلامی سلطنت کے اہم مراکز میں ہوتا تھا۔ ایلامی خط تحریر میں جو خشتی الواح دریافت ہوئی ہیں ان سے اس حقیقت کی وضاحت ہوتی ہے کہ جس جگہ یہاں یہ بارونق شہر آباد کیا گیا وہاں کبھی "دوگیان" نامی چھوٹا سا گاؤں تھا۔

بوشہر ہی ایران کا ایسا شہر ہے جہاں سب سے پہلے سنگی طباعت کا مطبع قائم کیا گیا۔ اس کے علاوہ برف سازی اور برق تولید کرنے کے کارخانے بھی ابتدا میں یہیں قائم کئے گئے تھے اور اسی جگہ سے ایران کے دوسرے شہروں میں یہ صنعتیں منتقل ہوئیں

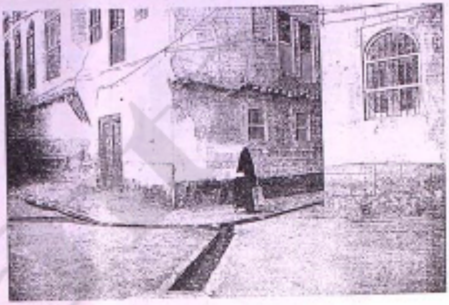

بوشہر کے قدیمی مقامات۔

ایران میں بوشہر کے لوگ ہی اوّلین بار عہد حاضر کے اخبارات و رسائل سے واقف ہوئے۔ جس وقت صنعت طباعت ایران میں آئی تو بوشہر ہی وہ مقام تھا جہاں سے متعدد اخبارات شائع ہوتے تھے۔ چنانچہ ان روزانہ اخبارات میں مظفری، خلیج ایران اور ندای جنوب ایران کے نام قابل ذکر ہیں۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ صوبۂ بوشہر کا رقبہ ۲۳۰۷۶ء۳ مربع کلومیٹر ہے۔ یہاں چونکہ ماہی گیری، کاشتکاری اور صنعت و حرفت کے مواقع دیگر علاقوں کی نسبت زیادہ ہیں اس لئے اس صوبے کو متفرقہ طور پر ۱۴۳۲ کلومیٹر طویل سڑکوں کے ذریعے متصل کیا گیا ہے۔ بندرگاہ بوشہر اس شاہراہ کے انتہائی سرے پر واقع ہے جو تہران سے خلیج فارس تک چلی گئی ہے۔ یہی سڑک تختہ نامی مقام سے بوشہر تک اسی صوبے میں سے گذرتی ہے اور مجموعی طور پر ۱۳۰ کلومیٹر لمبی ہے۔ اور اسی شاہراہ کے ذریعے یہ صوبہ اور صوبۂ فارس باہم متصل ہیں۔ اس کی بندرگاہ میں چار مختلف مستقر گاہوں پر بحری جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں۔

## بوشہر کے تاریخی مقامات

اس شہر میں تاریخی مقامات بکثرت موجود ہیں جن میں مندرجہ ذیل سب سے زیادہ اہم اور مشہور و معروف اور قابل ذکر ہیں: بازار قدیم، گریگوری فرقے کے عیسائیوں کا گرجا، کلیسائے مسیح مقدس، عمارت مالگذاری، آب ذخیرہ قوام، مسجد جامع، شاندار مگر نیم ویران ملک التجار کوٹھی، دریا بیگی محل اور سبز آباد محل قابل ذکر ہیں۔

## جزیرہ خارک

یہ جزیرہ بوشہر کے شمال مغرب میں اس شہر سے ۵۸ کلومیٹر دور اور بندرگاہ گناآباد سے ۳۸ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اصل جزیرہ طول میں ۸ کلومیٹر اور عرض میں ۴ کلومیٹر ہے۔ یہاں مرجان بکثرت پایا جاتا ہے۔

چونکہ یہاں کا ساحل بہت گہرا ہے اسی لئے جہازوں کے لنگر انداز ہونے کے لئے یہ جگہ انتہائی مناسب ہے۔ چنانچہ اس جزیرے کی اہمیت کا اصل سبب اس کی یہی طبیعی خصوصیت ہے۔ اگرچہ عہد حاضر کے ماہرین نے اس جزیرے میں تیل برآمد کرنے کے مؤسسات قائم کرئے ہیں مگر عہد ماضی میں بھی ان ملاحوں نے جنہوں نے خلیج فارس میں بحر نوردی کی اس جزیرے کی جغرافیائی وضع و کیفیت اور اس منطقے کی آب و ہوا کو مدنظر رکھتے ہوئے جہاز رانی کے لئے مناسب سمجھا، چنانچہ جو جہاز اس راستے سے گزرتے وہ یہاں ضرور لنگر انداز ہوتے۔

جزیرہ خارک ایسی جگہ نہیں جو پیداوار کے لئے مناسب ہو۔ بیشتر زمین بنجر اور سنگلاخ ہے جس پر ایسے پتھر کی تہ جمی ہوئی ہے جس کا شمار مرجان کی قسم میں ہوتا ہے۔ یہاں کھجور، کیلے اور ترش میوجات (نارنگی، سنترہ اور لیموں وغیرہ) کے درخت بھی کم تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں زیادہ تر لوگ تیل سے متعلق مؤسسات میں ملازمت کرنے کے لئے، ماہی گیری اور معدنی پتھر نکالنے کے کام بھی بطور شغل و پیشہ انجام دیتے ہیں۔

## برازجان

اس کا شمار صوبے کے اہم شہروں میں ہوتا ہے اور بوشہر سے ۷۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک شاہراہ پر واقع ہے جو شیراز کو اس شہر سے متصل کرتی ہے۔ یہاں کی آب و ہوا گرم و خشک اور تقریباً صحرائی ہے۔ برازجان سمندر کی سطح سے ۷۰ میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔

یہاں کے لوگوں کا ذریعۂ معاش قدیم زمانے سے ہی کاشتکاری اور مویشیوں کی پرورش چلا آرہا ہے۔ چنانچہ ان مشاغل اور پیشوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اس شہر کے وجود میں آنے کا اصل سبب یہاں کی کاشتکاری ہی تھا۔ اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ کاشتکاری کے میدان میں برازجان ہی ایسا شہر ہے جسے پورے صوبے کا مرکز و محور کہا جا سکتا ہے۔ یہاں بہت سی اجناس کی پیداوار ہوتی ہے۔ جن میں سے تمباکو، کھجور، مختلف سبزیاں اور اناج نیز خریف کی فصلیں قابل ذکر ہیں۔

یہ قصبہ بوشہر کے شمال مغرب میں اصل شہر سے ۱۲۵ کلومیٹر کے فاصلے پر آباد ہے۔ اسے تین مرکزی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن میں بندرگاہ گناوہ، بندرگاہ ریگ اور بندرگاہ دیلم شامل ہیں۔

یہاں کے قابل دید مقامات میں تیر سوال، تل گوری اور تل منارہ خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ (باقی صفحہ ۲۶ پر)

# عید نوروز اور عالمِ اسلام

از: نوید حسنین۔ سعادت گنج۔ لکھنؤ

نوروز کئی اعتبار سے ظہورِ اسلام سے قبل بھی اہم تھا لیکن ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۰ ہجری کے بعد کی اہمیت نے نیا رخ اختیار کر لیا۔ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ مطابق ۲۱ مارچ سنہ ۶۳۲ء اسلام میں اس لئے اہم ہے کہ اس کی ۱۰ تاریخ ذی الحجہ کو ہمارے نبی آخر الزماںؐ نے آخری حج ادا کیا اور یہ تاریخ مسلمانوں کے لئے یومِ حج فرض ہوئی۔ اس مہینے کی اہمیت اسی پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس ماہ کی اٹھارہ تاریخ کو غدیرِ خم کے مقام پر ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے تاریخ اسلام میں اس نے اہمیت حاصل کر لی ہے کہ اس دن تکمیل دین کی آیت نازل ہوئی تھی۔ اہلِ تشیع قمری تاریخوں کے ساتھ شمسی تاریخ بھی مناتے ہیں جس میں اعتدال ربیع ایک ہے یہ عموماً ۲۱ مارچ کو اس وقت واقع ہوتا ہے جب آفتاب یونانی حساب سے برج حمل کے پہلے درجہ پر آتا ہے۔ یہی ایک ایسی مبارک عید ہے جو سال میں دو مرتبہ یعنی قمری اور شمسی اعتبار سے منائی جاتی ہے۔

قمری حساب سے عید غدیر ۱۸ ذی الحجہ کو شمسی سال کا پہلا دن تھا۔ نوروز کے معنی ہیں نیا دن۔ نوروز اور نیروز دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اردو میں کثرت سے نوروز کا استعمال ہے۔ یہ اصل میں فارسی زبان کا لفظ ہے۔ سریانی میں اس کے معنی عید کے ہیں۔ عربی میں نیروز استعمال ہوا ہے۔ شمسی حساب سے یہ سال کا پہلا دن ہے۔ جس کے متعلق حدیث و روایات کثیر ملتی ہیں اسی لئے اسلام میں نوروز ایک اہم عید ہے اور اس کے عید ہونے پر علمائے شیعہ کے ساتھ علمائے اہل سنت بھی متفق ہیں۔

۱۔ چنانچہ تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ پر واقعہ درج ہے کہ نعمان ابن مرزبان ابو ثابت جو حضرت ابو حنیفہؒ کے دادا تھے نوروز کے دن حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں فالودہ تحفہ کے طور پر حاضر کیا۔ ابو ثابت نے کہا کہ آج نوروز ہے۔ امامؑ کے اس عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر نوروز غیر اسلامی ہوتا تو آپ ہرگز قبول نہ فرماتے اور ابو ثابت کو منع فرما دیتے۔

۲۔ نیز کتاب قاموس نے مادہ کے تحت لکھا ہے کہ نوروز کے موقعہ پر حضرت علیؑ کی خدمت میں حلوہ پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کس لئے؟ جواب میں کہا گیا کہ آج عید نوروز ہے اور آپ نے اسے قبول کر لیا۔

۳۔ خلفاء بنی عباس نوروز میں عید مناتے تھے نوروز صدرِ اسلام سے رائج ہے چنانچہ خلفائے بنی عباس اس دن دربار عام کرتے تھے اور جشن مناتے تھے۔ تمام سرداران لشکر اور عمال حکومت نیز عوام دربار میں حاضر ہوتے تھے اور سلام نوروزی بجا لاتے تھے۔

۴۔ منصور جو بنی عباس کے حکمرانوں میں سے ہے نوروز عید مناتا تھا اور اس کے دربار میں جشن منایا جاتا تھا۔ خلیفہ خود سلام نوروز قبول کرتا تھا ایک سال وہ کسی وجہ سے دربار میں نہ آسکا تو اس نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے خواہش کی کہ آپ تشریف لے جائیں۔ امامؑ نے اس کی درخواست منظور فرمائی اور دربار میں تشریف لا کر سرداران لشکر سے امراء اور عمال حکومت سے سلام نوروزی قبول فرمایا۔

۵۔ امام جعفر صادقؑ کے اقوال سے نوروز کی اہمیت: معلیٰ جو امامؑ کے مشہور صحابی تھے ان کا بیان ہے کہ جب نوروز کے دن آفتاب برج حمل میں داخل ہوا تو میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

امامؑ: تم اس دن کو جانتے ہو؟

معلیٰ: میری جان آپ پر فدا ہے۔ یہ وہ دن ہے جس کی عجم تعریف کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجتے ہیں۔

امام: خدا کی قسم تعظیم اور امر قدیم ہے جس کو میں بیان کرتا ہوں، تاکہ تم اس کو سمجھ سکو۔

معلیٰ: اے مولاؑ آپ کی معرفت سے اس امر کی

معرفت میرے نزدیک میرے مُردوں کے زندہ ہونے اور میرے دشمنوں کے مرنے سے بہتر ہے۔

امام: یہ وہ دن ہے کہ خداوند عالم نے اس روز بندوں کی روحوں سے اقرار لیا کہ اس کو وحدہٗ لاشریک سمجھیں۔ رب کعبہ کی قسم آج کا دن احترام کے قابل ہے۔

تواریخ سے ثابت ہے کہ ہندستان کے مغل بادشاہ بھی جشنِ نوروز مناتے تھے۔ شاہانِ اودھ کے زمانہ میں جشنِ نوروز بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا رہا۔ ابھی محافل نور کا اہتمام کیا جاتا ہے بوقت تحویل حضرت علیؑ کی نذر ہوتی ہے۔ کیوڑہ گلاب چھڑکا جاتا ہے۔ بالخصوص شیعہ حضرات محلہ محلہ رنگ پاشی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

## رنگ پاشی

ہندستان میں شیعیت کے فروغ کا مرکز لکھنؤ رہا ہے۔ لہٰذا لکھنؤ میں بڑے پیمانے پر رنگ پاشی ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں جلوس نوروز بھی نکالا جاتا ہے۔ اور آج بھی اس جلوس کے سلسلہ میں ضلع انتظامیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کیونکہ حکومت نے جلوسوں پر غیر آئینی پابندی لگا رکھی ہے۔ پندرہ سال سے شیعہ حضرات کے سبھی جلوس بند ہیں۔ لہٰذا جلوس نہ نکال کر شیعہ حضرات محلہ محلہ رنگ پاشی کرتے ہیں۔ رنگ پاشی کے جلوسوں میں علمائے کرام و رہبران دین اور نوابین اودھ شرکت فرماتے تھے اور مبارک باد پیش کرتے تھے۔ سرکار ناصر الملت سرکار نجم الملت سرکار سعید الملت اور سرکار عمدۃ العلماء کے علاوہ دیگر علمائے کرام کے خانوادے افراد خوشی خوشی شریک ہوتے تھے اور آج بھی شرکت کرتے ہیں۔

الغرض عید نوروز پوری دنیا میں منائی جاتی ہے خاص طور پر اسلامی ملک ایران میں بڑے پیمانے پر اجتماعات منعقد ہوتے ہیں اور نذر و نیاز کے ساتھ سال نو کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مومنین کرام آپس میں کیوڑہ گلاب وغیرہ چھڑکتے ہیں۔ یہاں پر جیسی تہذیب ہے اس تہذیب کے مطابق اس جشن کو منایا جاتا ہے۔

## عید نوروز کی اہمیت

۱:۔ نوروز وہ دن ہے جس دن زمین خلق ہوئی آفتاب نکلا، ہوائیں چلیں اور روئے زمین پر پھول کھلے کلیاں شگفتہ ہوئیں۔

۲:۔ نوروز وہ دن ہے جس دن خانۂ کعبہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

۳:۔ نوروز وہ دن ہے جس دن حضرت آدمؑ کی خلقت ہوئی۔

۴:۔ نوروز وہ دن ہے جس دن اللہ نے اپنی اطاعت کا عہد و پیمان لیا تھا۔

۵:۔ نوروز وہ دن ہے جس دن کشتی نوحؑ کوہ جودی پر ٹھہری تھی۔

۶:۔ نوروز وہ دن ہے جس دن حضرت ابراہیمؑ نے بتوں کو توڑا تھا۔

۷:۔ قرآن کریم گواہ ہے کہ نوروز کے دن جناب حزقیلؑ نے اللہ کی بارگاہ میں یہ خواہش کی کہ وہ ان افراد کو زندہ کردے جن کی تعداد تیس ہزار ہے جو موت سے بھاگے تھے مگر موت نے ان کو پالیا۔

۸:۔ نبی کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ کا حکم ہوا کہ بساعت نوروز محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلے سے دعا کریں اور پانی ان کے اجسام پر چھڑکیں۔ چنانچہ نبیؑ نے اس حکم پر عمل کیا اور وہ سب زندہ ہو گئے اسی واسطے نوروز کے دن نذر کا پانی ایک دوسرے پر چھڑکنا باعث برکت ہے۔

۹:۔ نوروز وہ دن ہے کہ جس دن حضرت محمد مصطفےٰؐ نے ظہور اجلال فرمایا۔

۱۰:۔ یہی وہ دن ہے جس دن حضرت جبرئیلؑ سرور کائنات حضرت رسالتمآبؐ پر وحی لے کر نازل ہوئے۔ یعنی نوروز کا دن روز بعثت تھا ۲۷ رجب المرجب قمری حساب سے تھا۔

۱۱:۔ یہ وہ دن ہے جب جناب رسالتمآبؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جاؤ اور علی ابن ابی طالبؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔

۱۲:۔ یہی وہ دن تھا کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو قوم اجنہ (جنات) کو بھیجا تھا کہ ان سے بیعت لیں۔

۱۳:۔ اسی روز حضرت علیؑ نے خارجیوں سے جنگ نہروان میں فتح پائی۔

۱۴:۔ نوروز وہ دن ہے کہ جس دن علیؑ ابن ابیطالبؑ نے خانۂ کعبہ میں بُت شکنی کی۔

۱۵:۔ نوروز وہ دن ہے کہ ساعت نوروز بتاریخ ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ بوقت تحویل آفتاب برج حمل بحکم خدا خاتم النبیینؐ نے حضرت علیؑ کو اپنے ہاتھوں پر بلند کر کے فرمایا — مَن کُنتُ مَولاہُ فَہٰذا عَلِیٌّ مَولاہُ یعنی اپنے جانشین کا اعلان کیا اور میدان غدیر میں اس وقت صحابہ اور مسلمانوں نے اپنے اپنے طور پر مولا علیؑ کو مبارکباد پیش کی تھی۔

۱۶:۔ اسی دن تکمیل دین کی آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ........ دیناً نازل ہوئی۔

۱۷:۔ نوروز وہ مبارک دن ہے کہ جس دن محمدؐ کے آخری نائب حضرت امام مہدیؑ آخر الزماں عجل اللہ تعالیٰ فرجہ پردۂ غیب سے ظاہر ہوں گے (یہ دن عید نوروز کا ہوگا)

۱۸:۔ نوروز وہ دن ہے جس دن مولائے کائنات علیؑ ابن ابیطالبؑ نے خلافت ظاہری کا نظام اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔

زائچہ ولادت نوروز بحساب اہل یونان طالع وقت برج اسد بساعت آفتاب برج حمل برافق (لکھنؤ):۔

(جمعہ) ۲۰ مارچ ۱۹۹۲ء بعد دوپہر ۲ بجکر ۱ منٹ ۴۰ سکنڈ

سواری نوروز بحساب ترکان سال

تخ قوی ئیل

غزل و کیک، فارسی خروس اور ہندی مرغ ہے۔ ○

# امام خمینیؒ اور وحدتِ اسلامی

قسط دوم

از : عائشہ اقبال احمد - بمبئی

## گزشتہ سے پیوستہ

مغربی سامراج نے جس طرح اسلامی ممالک کے ذخائر پر قبضے جمائے تھے وہ کسی صاحب نظر سے پوشیدہ نہیں تھے لیکن اس استبدادیت کے خلاف اپنے منہ سے ایک لفظ بھی کہنا اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا لیکن ؎

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

چنانچہ مدرسۂ فیضیہ میں جناب خمینیؒ نے اعلان فرمایا :

" یہ لوگ اس ملک سے اسلام کو اکھاڑ پھینکنا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد صنعت و تجارت اور اقتصاد پر بھرپور قبضہ جمانا ہے۔ ہر مالدار پر قبضہ جمانا ہے۔ یہ ہر اس چیز کو ختم کرنا چاہتے ہیں جو ان کے لئے سنگِ راہ ہے۔ لہٰذا انھیں ہٹانا بہت ضروری ہے اور ان پر قبضہ جمانا لازم ہے۔"

## بین الاقوامی ملی ہزیمت

فلسطین ایک مدت سے یورپ کے آہنی پنجوں کا شکار ہے۔ اور مسئلۂ فلسطین آخیر وقت تک امام خمینیؒ کے لئے خارِ قلب بن کر کھٹکتا رہا۔ تنظیم الفتح کے نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے فرمایا تھا:

" جب ہم اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ فلسطین کی مقدس سرزمین پر ہمارے بھائی بہنوں کا خون بہایا جا رہا ہے ہماری زمینوں کو صہیونیوں اور مفسدوں کے ہاتھوں برباد کیا جا رہا ہے تو پھر جہاد کے علاوہ ہمارے پاس اور کون سا راستہ ہے ؟ اور اس مقدس جہاد کے سلسلے میں ہر مسلمان پر مادی و معنوی مساعدت واجب ہے۔ اور خدا اس ارادہ کو کامیاب کرے گا۔"

۲ ر رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ کے دن اسی موضوع پر آپ اپنے خطبہ میں یوں گویا ہوئے تھے :

" تمام مصیبتوں سے بڑی مصیبت مسئلۂ فلسطین ہے کہ مسلمانوں کے اختلاف اور سربراہانِ ممالکِ اسلامیہ کے بعض ایجنٹوں نے ستر کروڑ مسلمانوں کو استعمار و صہیونیت کے ہاتھ کاٹنے نہیں دئے۔ اور نہ غیر ممالک کے نفوذ کے لئے کوئی راہ چارہ بنانے دی۔ جس کی وجہ سے یہ تمام مسلمان اپنے معادن ثروتوں، قدرتوں اور امکانیات سے استفادہ نہیں کر سکتے۔"

جمیع ملت اسلامیہ میں اتحاد کا فقدان امام خمینیؒ کے لئے سخت تکلیف کا باعث تھا جس کا آپ بار بار اظہار کرتے رہے۔ لبنان میں امت مسلمہ کے بھیانک قتل عام سے امام خمینیؒ متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکے۔ آپ نے فرمایا:

لبنان کا حادثہ اور مسلمان بھائیوں پر وہاں جو کچھ بھی مصیبت پڑی وہ ناقابل بیان ہے جسے الفاظ میں ادا بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ..... لہٰذا تمام شریف پاکیزہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ مسلمانوں کی طرف دست تعاون بڑھائیں۔

([illegible])

کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کو آپ نے صریح دھوکہ دہی سے تعبیر کیا اور اپنی مکمل برأت کا اعلان کیا۔ الجزائر اور دیگر افریقی ممالک میں اسلامی انفاس کی زبوں حالی آپ کو رنجیدہ کرتی رہی۔ پہلی جنگ عظیم کے اختتام پر اتحادی طاقتوں نے عظیم ترکی خلافت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسے پندرہ حصوں میں بانٹ دیا تھا۔ امام خمینیؒ نے اسی پس منظر میں عربوں کو "عربیت" چھوڑ کر اور ترکوں کو " ترکیت " چھوڑ کر صرف اور صرف اسلام کے دامن میں پناہ لینے کی دعوت دی۔

امام خمینیؒ کی یہ دعوت کسی 'عصبیت' یا جانبداری' کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ یہ ایک تاریخی حقیقت تھی کہ یہ 'عرب' نہیں 'مسلمان' تھے جنھوں نے علوم وفنون میں ترقی کی تھی اور جدید ترین انکشافات کئے تھے۔ 'عرب' تو وہ تھے جو صحرا میں اونٹ چراتے تھے' اونٹنیوں کا دودھ پیتے تھے۔ اور سوسمار کا گوشت کھاتے تھے۔ باہمی قتل وغارتگری جن کا شیوہ اور لوٹ مار جن کا معمول تھا۔ ہاں یہی جاہل عرب بدو جب 'مسلمان' ہو گئے تو طلم و سوسمار چھوڑ کر انھوں نے ایران کے تخت کیانی پر قبضہ کر لیا۔ روم کی سلطنت کے پرچے اڑا دئے اور اسپین میں اپنی شان وشوکت کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

یہ ترک' نہیں 'مسلمان' تھے جنہوں نے مہذب دنیا کے دو تہائی حصوں پر اسلامی پرچم کو لہرا دیا تھا۔ 'ترک' تو وحشی تھے۔ بربر تھے' ظالم تھے۔ لیکن جب وہ دولت اسلام سے سرفراز ہوئے تو ایک دنیا کو انھوں نے جینے کا سلیقہ سکھایا۔

ملت اسلامیہ کے عالم گیر مسائل امام خمینیؒ کی نظر میں تھے۔ افغانستان میں غیر ملکی مداخلت کاری کے نتیجے میں غیور وجسور افغانیوں کے قتل عام پر امام خمینیؒ کا سکون غارت ہو چکا تھا۔ فلسطین' الجزائر' ایران' ترکیہ' مصر' پاکستان' عراق' بھارت' صومالیہ — غرض یہ کہ کرۂ ارض کے کسی بھی خطہ پر خدائے واحد کے نام لیواؤں کے خلاف کی جانے والی ریشہ دوانیاں' ان پر ہونے والے مظالم اور ان کے قتل' امام خمینیؒ کو بے چین کئے دے رہے تھے۔ اور آپ کے دل میں یہ خیال دن بدن شدت پکڑتا جا رہا تھا کہ صرف اور صرف اتحاد بین المسلمین ہی ان سارے مسائل کا واحد حل ہے۔ اور یہ کہ وقت کی اہم ترین ضرورت دعوتِ اتحاد سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔

## دعوتِ اتحاد کی ضرورت

دین حاملِ انسانی کلیہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں کمزور کو بھی جینے کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ طاقتور کو۔ لیکن شیطانِ اکبر (امریکہ) کے توسیع پسندانہ عزائم کے لئے یہ نقطۂ نظر کبھی بھی

قابل قبول نہیں ہو سکتا تھا۔ لہٰذا امریکہ اور اس کے اسرائیلی پٹھوؤں نے اس عالم گیر مطمح نظر سے ہٹ کر جو تمام بنی نوع انسانی کے لئے تھا' اقوام وطن کی تنگ حدود میں ساری دنیا کو جکڑ دیا۔ عثمانی حکمرانوں کو سرنگوں کرنے کے بعد مغربی سامراجی قوتوں نے نو آزاد شدہ اسلامی حکومتوں کے ممکنہ اتحاد کو اپنے لئے خطرۂ عظیم جانا۔ اور ان کے باہمی اور اندرونی معاملات میں جائز یا ناجائز مداخلت کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ ان کے ممکنہ اتحاد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ بلکہ اپنی دولت وثروت میں بھی بے پایاں اضافہ کرتے رہے۔ لہٰذا جمادی الاخری ۱۳۸۳ھ میں امریکی عوام کی حفاظت میں' ایران میں بنائے جانے والے قانون کے خلاف امام خمینیؒ تڑپ کر کہہ اٹھے:

> "پوری دنیا اس بات کو جان لے کہ ایرانی عوام اور تمام شعوب اسلامیہ کے تمام مصائب کی ذمہ دار اجنبی استعماری طاقتیں اور خاص کر امریکہ ہے۔ اور شعوب اسلامیہ تمام اجانب سے خصوصاً امریکہ سے سخت ناراض ہیں۔ اسلامی حکومتوں کی سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ اجنبی ان کے حالات میں اور ان کے مقدرات میں مداخلت کرتے ہیں اور یہی لوگ اسلامی ممالک کی بے پناہ ثروت کو لوٹ رہے ہیں۔"

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے اجتماعی محاذ میں امام خمینیؒ نے جس خاص پہلو پر نظر رکھی وہ یہ تھا کہ ممالک اسلامیہ کو مغربی تہذیب وسیاست کی لعنتوں سے پوری طرح آگاہ کرتے ہوئے انھیں دعوتِ اتحاد دی جائے۔ اہل مغارب نے جہاں مشینی ایجادات اور مادی ترقیات کے بل بوتے پر ممالک اسلامیہ کو مرعوب ومحکوم بنا رکھا تھا وہیں کھلی قتل وغارتگری کے ذریعہ کمزور قوموں کو لقمۂ اجل بنانے سے بھی گریز نہیں کر رہے تھے۔ امام خمینیؒ ماہر نباض کی طرح ان حالات کو اچھی طرح سمجھ رہے تھے۔ ان کے نزدیک مغرب کی اس جارحانہ روش کا ایک ہی مدلل ودندان شکن جواب تھا اور وہ تھا وحدتِ اسلامی۔

## انقلاب اسلامی ایران

### وحدتِ اسلامی کی طرف پہلا قدم

عالمی سطح پر مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لئے ایک مضبوط سیاسی طاقت کی اشد ضرورت تھی۔ بیسویں صدی کے وسط میں جبکہ اسلامی حکمرانوں کی زبوں حالی اور مسلمانوں کی پے در پے ہزیمتوں نے انھیں یکلخت مایوس و پژمردہ بنا کر رکھ دیا تھا کہ اچانک رحمتِ الٰہی جوش میں آئی۔ عظیم سرزمین ایران میں امام خمینیؒ کا ظہور اسی رحمت الٰہی کا پرتو تھا۔ اس وقت ایرانی حکومت نام نہاد اسلامی حکمران رضا شاہ پہلوی کی ناکارہ قیادت میں مکمل طور پر امریکی وبرطانوی مفادات کو شکار بن چکی تھی۔ اسلامی اقدار بشمول اسلامی علماء اس مملکت اسلامی میں 'نجس' اور 'گندے' قرار دئے جا چکے تھے۔ کمزور عوام 'شاہی اصلاحات' کے بوجھ سے مزید پستی کی طرف گرے جا رہے تھے۔ تعیش اور آرام طلبی نے قوم کے افراد کو مزید جاہ طلب اور خود غرض بنا کر رکھ دیا تھا۔ خود امام خمینیؒ کے الفاظ میں اس دور کی عکاسی اس طرح ہے:

> "ایران کا اقتصادی نظام امریکہ اور اسرائیل کے ہاتھ میں ہے۔ عمومی طور سے مسلمانوں کے ہاتھوں سے تجارت نکل چکی ہے۔ تاجروں

کسانوں پر افلاس و فقیری نے اپنا سایہ ڈال رکھا ہے۔ زرعی اصلاحات کے شاخسانے کے نتیجے میں امریکی و اسرائیلی تجارت کو ایران میں زبردست ترقی ہوئی ہے۔ کسی کو اس جم غفیر کی پریشانی و فقر کا احساس نہیں ہے۔ نہ ان کی مدد کا سوال ہے۔ شدید سردی میں جب میں تصور کرتا ہوں کہ ان فقراء و مساکین کا کیا ہوگا تو مجھے تکلیف شدید پسینہ میں شرابور کر دیتی ہے۔"

امام خمینیؒ تحریک اتحاد المسلمین کے ساتھ اٹھے اور جلا وطنی کے عالم میں مغرب کی چیرہ دستیوں کے عین درمیان رہ کر حریت فکر کی ایک ایسی تحریک چلائی جس نے ایرانیوں کو جھوٹے آقاؤں اور ظالم فرمانرواؤں کی اطاعت سے نجات دے دی۔ لیکن یہ نجات لینن اور اسٹالن کے تعذیب و تعزیر کی طرح فرعونیت سے معمور ہرگز نہیں تھی بلکہ اس بات کی ضمانت تھی کہ انسان پر کسی بھی دوسرے انسان کے افکار کی پیروی کی پابندی نہیں البتہ تمام امتی انسان کامل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افکار کے مطیع رہنے کے پابند ہیں کیونکہ اس کے بغیر دوسرے انسانوں کی حریت فکر قائم نہیں رہ سکتی۔

اے ایمان والو ! اللہ اور اس کے رسولؐ کی پکار کا جواب دو جب وہ پکارتا ہے تاکہ تمہیں موت کی حالت سے نکال کر زندہ کرسکے۔

(القرآن: سورۂ انفال، ع ۳)

امام خمینیؒ نے انسان کامل کی سنت حسنیٰ پر لبیک کہا اور ۱۹۸۱ء میں ایرانیوں سے خطاب کرتے ہوئے یوں فرمایا:

"سب سے کامیاب راستہ یہ ہے کہ ملت مسلمان ایران اپنی تمام و بھرپور طاقتوں کے ساتھ ایران و غیر ایران میں بسنے والے صیہونیوں کا مکمل بائیکاٹ کرے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت کہیں شعب کے لئے ممکن ہو سکے گا کہ اپنے تمام امکانات خواہ وہ روحانی ہوں یا مادی مجاہدین و احرار کو پیش کر سکیں۔

یہ بات شک سے بالاتر ہے کہ مسلمانان شعب فلسطین پر جو واجب ہے وہی دور ترین ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں پر بھی واجب ہے۔ مخالف کے مقابل سارے مسلمان متحد ہوں۔ مسلمانوں کے درمیان نہ طائفیت ہونی چاہیئے نہ عنصریت اور نہ ہی ایسا کوئی جذبہ جو انھیں تقسیم کر دے۔"

(تنظیم الفتح کے نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے)

ایک بات جو خاص طور پر دھیان میں رکھنی ہوگی وہ یہ کہ امام خمینیؒ عام مسلمانوں سے قطعاً ناامید نہیں تھے۔ انھیں اگر کوئی شکایت تھی تو ان مسلم حکمرانوں سے جو طاغوتی ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے تھے۔ ان کا یقین تھا کہ جمیع برادران اسلام ایک ہو کر اپنے راستے کے سارے پتھر دور کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اپنے گھر کے چراغ کو روشن کرتے ہوئے سب سے پہلے آپ نے اس جانب توجہ فرمائی۔ شیعہ سنی اختلافات کو ہمیشہ کے لئے دفن کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے آپ نے مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن امریکی سامراج اور اس کے ایجنٹ شاہ ایران کی سرکوبی کا بیڑہ اٹھایا۔ حج کے موقع پر اپنے ایک پیغام میں آپ فرماتے ہیں:

"بڑی طاقتیں ملت اسلامیہ کے اختلاف سے ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں حالانکہ سب مسلمانوں کا دین بھی ایک ہے اور کتاب بھی ایک۔ پھر ہمارا متحد ہونا اور ہم آہنگ ہونا کیا مشکل ہے۔ ۔ ۔ ۔"

یوم عید میلاد النبیؐ کے موقع پر آپ نے فرمایا:

"مسلمانوں کے درمیان وحدت و اتحاد قائم کرنے کے لئے جن دنوں کا انتخاب کیا گیا ہے ان میں سے ایک اہم و مبارک دن پیغمبرؐ کی ولادت کا مبارک دن ہے۔ لوگوں کو چاہیئے کہ اس کا احترام کریں۔ محفلوں میں اکٹھے ہوں تاکہ ان کے درمیان وحدت و اتحاد کے رشتے مضبوط ہوں۔"

اور اتحاد و اخوت کی اس عملی مثال کے بعد دعوت جہاد دیتے ہوئے آپ کہتے ہیں:

"میں نے کئی مرتبہ لوگوں کو اسرائیل اور اس کے ایجنٹوں سے آگاہ کیا ہے۔ جن کا سرغنہ خود شاہ ہے۔ جب تک قوت اسلامیہ اس فساد کے بیج کو اکھاڑ کر نہیں پھینکے گی اس وقت تک دلوں کو سکون نہیں ہوگا اور نہ حالات میں استقرار ہوگا۔ اور جب تک ایران اس خبیث خاندان کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے آزادی و استقلال کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔"

(۱۹ رمضان ۱۳۹۳ھ بمناسبت جنگ ماہ رمضان)

(باقی ص ۵۶ پر)

> "بڑی طاقتیں ملتِ اسلامیہ کے اختلاف سے ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں حالانکہ سب مسلمانوں کا دین بھی ایک ہے اور کتاب بھی ایک۔ پھر ہمارا متحد ہونا اور ہم آہنگ ہونا کیا مشکل ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

# درس پنجاہ وشش

## حذف در انواع جملہ

جس جگہ لازم ہوگا تمام اجزائے جملہ بیان کئے جائیں گے البتہ جملہ کامل لایا جائے گا۔ لیکن گفتگو میں اور گاہے اس کو لکھنے میں تمام اجزائے جملہ کا ذکر کرنا لازم نہیں ہے کیونکہ شنوندہ یا خوانندہ بعض اجزائے جملہ کو از روئے قرینہ خود سمجھ لیتا ہے۔ کبھی بلحاظ اختصار لازم ہوتا ہے کہ بعض اجزائے جملہ کو حذف کر دیا جائے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ چاروں انواع جملہ یعنی خبری، پرسشی، تعجبی اور امری میں گاہے بعض اجزائے جملہ کا ذکر نہیں آتا ہے۔

یہاں ہم نویسندگان زبان فارسی کا نوشتہ ایک متن بطور نمونہ پیش کرتے ہیں تاکہ آپ اس کو بغور دیکھیں اور اقسام حذف کو سمجھیں۔ جو کلمات کمانک (بریکٹ) کے اندر لکھے ہیں وہ دراصل محذوف ہیں۔

(من) در طفولیت بر سر کوی چنانکہ عادت کودکان باشد بازی می کردم۔ (من) کودکی چند را دیدم کہ (کودکان) بہم می آمدند۔ مرا جمعیت ایشان شگفت آمد۔ (من) پیش رفتم۔ (من از ایشان) پرسیدم کہ (شما) کجا روید۔ (کودکان) گفتند: (ما) بہ مکتب (می رویم) از بہر تحصیل علم۔ (من) گفتم: علم چہ باشد؟ (کودکان) گفتند: ما جواب ندانیم۔ از استاد ما باید پرسید (کہ علم چہ باشد)۔ (کودکان) این (سخن) گفتند و (کودکان) از من درگذشتند۔ (سہروردی)

جو کلمات کمانک کے اندر لکھے ہیں، وہ اصل تحریر میں لکھے ہی نہیں گئے تھے۔ اور اگر ہم غور سے دیکھیں تو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ ان کلمات کا اضافہ کرنا لازم نہیں ہے اور خوانندہ ان کے بغیر بھی نویسندہ کے معنی و مقصود کو سمجھ سکتا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ جن کلمات کی ہم نے افزائش کی ہے ان کا ذکر کرنا کیوں لازم نہیں ہے۔

ان جملوں میں:

...... در طفولیت ...... بازی می کردم

...... کودکی چند را دیدم

...... پیشش رفتم

...... پرسیدم

...... گفتم

کلمہ "م" ذکر کرنے کی احتیاج نہیں ہے کیونکہ ہر جملے کے شناسۂ فعل یعنی جزو "م" سے شنوندہ سمجھ لیتا ہے کہ نہاد جملہ (یہاں فاعل بھی ہے) خود گوینده ہے۔

ان جملوں میں شناسۂ فعل "قرینۂ لفظی" ہے جس کی وجہ سے "نہاد" یا "فاعل" کو حذف کر دیا گیا ہے۔

جملہ "پرسیدم" میں ذکر متمم فعل یعنی "از ایشان" کا لانا بھی لازم نہیں ہے۔ اس میں اگرچہ کوئی ایسا کلمہ نہیں ہے جو "قرینۂ لفظی" واقع ہو، مگر چونکہ اس جگہ تک "کودکان" سے گفتگو ہوتی رہی ہے لہذا شنوندہ سمجھ لیتا ہے کہ "از ایشان" (ان سے) ہی پوچھا گیا ہے۔ اگر یہ کسی اور سے پوچھا گیا ہوتا تب گوینده ذکر کرتا کہ یہ سوال اس نے کس سے کیا۔

اس میں مورد قرینۂ لفظی کا وجود تو نہیں پایا جاتا البتہ سارے جملوں کا مضمون اور اس سے قبل والی عبارات شنوندہ کی رہنمائی کرتے ہیں کہ اس میں سے کون سا حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔ یہ حالت جس میں کہ از روئے معنی و مضمون کلام حذف شدہ کلمات کا پتہ لگ جاتا ہے اس کو "قرینۂ معنوی" کہتے ہیں۔

دیگر چار موقعوں پر بھی فعل "گفتند" تنہا مستقل جملہ ہے۔ اور ان تمام موارد میں شنوندہ بہ آسانی سمجھ لیتا ہے کہ ان جملوں کا نہاد یا فاعل "کودکان" ہیں۔ کیونکہ جملوں کے معنی و مطالب اور ترتیب سوال و جواب سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جواب دہندگان یعنی گفتند فعل کے فاعل کودکان (بچے) رہی ہیں۔

جملہ "یہ مکتب از بہر تحصیل علم" میں بھی فعل "می رویم" حذف کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ موضوع سوال "کجا می روید؟" (کہاں جا رہے ہو؟) ہے لہذا جواب میں "رفتن" یعنی جانے سے متعلق ہی خبر دی گئی ہے۔ اس میں بھی قرینۂ لفظی استعمال کیا گیا ہے۔

> جملے کی ہر ایک نوع میں ممکن ہے کہ بعض اجزاء جملہ کو بولنے یا لکھنے میں حذف کر دیا جائے۔
>
> کسی بھی جز کا حذف یا از روئے "قرینۂ لفظی" ہوتا ہے یا از روئے قرینۂ معنوی۔
>
> "قرینۂ لفظی" وہ کلمہ یا جزو کلمہ ہے جس کا اس سے قبل کے جملوں میں ذکر کیا جا چکا ہو۔
>
> "قرینۂ معنوی" اس سے قبل بیان کئے گئے جملوں کا وہ معنی و مفہوم ہے جس کی بنا پر حذف شدہ حصے کو سمجھا جا سکے۔

کبھی کبھی جملوں کے بعض حصے بر بنائے ناچاری بھی حذف کر دئے جاتے ہیں۔ اگر کسی کو ٹیلیگرام (تار) بھیجنا چاہیں تو ہر ایک کلمے کے لئے پیسے ادا کرنے پڑتے ہیں لہذا کوشش کی جاتی ہے کہ جس قدر ممکن ہو اپنے مقصود کو اتنے کم کلمات میں بیان کر دیں کہ وہ سمجھ جائے اور ٹیلیگرام کی قیمت کم ادا کرنی پڑے۔ لیکن یہ حذف و اختصار اتنا زیادہ نہ ہونا چاہئے کہ ٹیلیگرام پانے والا آپ کے مقصد کو نہ سمجھ سکے۔

مثلاً آپ کسی دیگر شہر میں اپنے ماموں کے یہاں گئے ہوئے ہیں اور وہاں سے واپسی کے وقت اپنے والد کو بذریعہ تار اطلاع دینا چاہتے ہیں تو یوں لکھیں گے:

"سلامت۔ شنبہ حرکت۔ عصر یکشنبہ وارد"

وسیم"

اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ آپ کا مقصد یوں ہے!

(من) بسلامت (ہستم)۔ (روز) شنبہ حرکت (می کنم) عصر (روز) یکشنبہ وارد (می شوم)۔

(تلگراف از سید محمد) وسیم (جعفری سرسوی)

بمناسبت نیمہ رمضان، روز ولادت با سعادت امام حسن مجتبی سلام اللہ علیہ

# عیدِ میلادِ سبطِ اکبر

۱۵ رمضان المبارک پہلے سبط پیغمبرؐ، علیؑ و فاطمہؑ کے اوّلین فرزند اور دوسرے امام معصوم حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی ولادت کا دن ہے۔ وہ ۱۵ رمضان المبارک سنہ ۳ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اس خبر کو پاتے ہی پورے شہر مدینہ میں خوشی کی لہر سی دوڑ گئی۔

## امام حسنؑ کے اوصاف :-

مفضل ابن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ان کے والد بزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ "امام حسن بن علیؑ اپنے دور کے عابد ترین، پارساترین اور بافضیلت ترین انسان تھے۔ وہ پاپیادہ حج کے لئے جایا کرتے تھے اور کبھی کبھی بارگاہ خداوندی کی عظمت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ننگے پیر حج کا شرف حاصل کیا کرتے تھے۔

جب کبھی وہ موت کا ذکر سنتے تھے گریہ وزاری کرنے لگتے تھے۔ اسی طرح قبر وغیرہ کے ذکر پر بھی گریہ کیا کرتے تھے۔ پل صراط اور اس پر سے گزرنے کا ذکر کرتے وقت ان کی آنکھوں سے اشک جاری ہوجاتے تھے اور جیسے ہی خداوند عالم سے ملاقات کی بات آتی تھی ایک لمبی سانس کھینچ کر بے ہوش ہوجایا کرتے تھے، ان کا بدن کانپنے لگتا تھا اور بہشت و جہنم کا ذکر آتے ہی وہ جہنم سے خدا کی پناہ اور بہشت کا مطالبہ کرنے لگتے تھے۔

قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت "یاایھا الذین آمنوا" کے بعد فوراً ہی ان کی زبان سے "لبیک اللھم لبیک" جاری ہوجاتا تھا۔ وہ ہر حال میں یاد الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔

امام حسن مجتبیٰؑ ایک حق گو اور فصیح و بلیغ ترین شخصیت کے حامل تھے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے معاویہ کو یہ مشورہ دیا کہ وہ حسن بن علیؑ کو منبر سے خطبہ پڑھنے کا حکم دے تاکہ لوگوں کے سامنے ان کا نقص ظاہر ہوجائے۔

معاویہ نے آنحضرتؑ کو بلایا اور ان سے کہا کہ منبر سے لوگوں کو وعظ و نصیحت کیجئے۔ امام حسنؑ منبر پر تشریف لے گئےؑ اور حمد و ثنائے خداوندی کے بعد ارشاد فرمایا۔

«أيها الناس من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فأنا الحسن بن علي بن أبي طالب، وابن سيدة النساء فاطمه بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم. انا ابن خير خلق الله، انا ابن رسول الله، انا ابن صاحب الفضائل، انا ابن صاحب المعجزات والدلائل، انا ابن امير المؤمنين، انا المدفوع عن حقي، أنا وأخي الحسين سيدا شباب أهل الجنة، انا ابن الركن والمقام، انا ابن مكة ومنى، أنا ابن المشعر وعرفات.»

یعنی اے لوگو! تم میں سے جو مجھے پہچانتا ہے سو پہچانتا ہی لیکن جو نہیں پہچانتا وہ اچھی طرح پہچان لے کہ میں حسن بن علی بن ابیطالبؑ ہوں۔ میں خواتین عالم کی سردار دختر رسول مقبولؐ حضرت فاطمہ زہراؑ کا بیٹا ہوں۔ میں خدا کی بافضیلت ترین مخلوق کا بیٹا ہوں۔ میں فرزند رسولؐ ہوں۔ میں صاحب فضائل و کمالات اور صاحب معجزات کا بیٹا ہوں۔ میں فرزند امیرالمومنینؑ ہوں۔ میں وہ شخص ہوں جس کا حق غصب کرلیا گیا ہے۔ میں اور میرا چھوٹا بھائی حسینؑ دونوں جنّت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ میں فرزند رکن و مقام ہوں۔ میں مکّہ اور منیٰ اور مشعر و عرفات کا فرزند ہوں۔"

اسی اثنا میں معاویہ نے چاہا کہ امام حسنؑ کے کلام کا سلسلہ منقطع کردے۔ چنانچہ بڑی بے ادبی و بے احترامی کے ساتھ کہا: "اے ابا محمد! ان باتوں کا ذکر چھوڑو بلکہ خرما کی تعریف میں کچھ باتیں بتاؤ۔"

امام حسنؑ نے انتہائی سکون و اطمینان کے ساتھ ارشاد فرمایا: "ہوا اس کو اوپر لاتی ہے، گرمی اس کو پکا دیتی ہے اور سردی اس کو ذائقہ دار کردیتی ہے۔

اس کے بعد اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا۔
میں تمام مخلوق و بندگانِ خدا کا امام و قائد ہوں اور میں فرزند رسولؐ خدا ہوں۔
معاویہ گھبرا گیا کہ اگر امام حسنؑ نے اپنا خطاب جاری رکھا تو اس کی عزت و آبرو خطرے میں پڑ جانے کی بعد پورے ملک میں فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔ لہٰذا اس نے اضطراب اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا: "یا ابا محمدؑ! اتنا کافی ہے۔ اپنی تقریر ختم کردو۔ امامؑ نے تقریر کا سلسلہ ختم کردیا اور منبر سے نیچے آگئے۔

وہ ساری زندگی عوام الناس کی ہر ممکن خدمت میں لگے رہے۔ روایت کا بیان ہے کہ ایک دن ایک شامی نے آپ سے دریافت کیا کہ "حق و باطل کے درمیان کتنا فرق ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ دونوں کے درمیان فقط چار انگل کا فرق ہے۔ جو کچھ تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا وہ حق ہے لیکن اپنے کان سے تم جو کچھ سنتے ہو وہ بسا اوقات باطل ہوا کرتا ہے۔

اس نے پھر پوچھا کہ ایمان اور یقین کے درمیان کتنا فرق ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ دونوں کے درمیان صرف چار انگل کا فاصلہ ہے۔ ہم لوگوں نے جو کچھ سنا ہے وہ ایمان ہے اور جو کچھ دیکھا ہے وہ یقین ہے۔

اس نے پوچھا: "آسمان و زمین کے درمیان؟

آپ نے جواب دیا: "مظلوم کی دعا اور نظر کی حد آخر تک۔

اس آدمی نے سوال کیا: "مشرق و مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

آپ نے جواب دیتے ہوئے کہا: "آفتاب کی ایک دن کی چال کے برابر"۔

فن خطابت میں بھی آپ غیر معمولی صلاحیت کے حامل تھے۔ شہر کوفہ کے لوگوں نے آپ پر یہ الزام لگایا کہ آپ فن خطابت سے ناواقف ہیں اور آپ استدلال بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ بات امیرالمومنین حضرت علیؑ کے کان تک پہونچ گئی۔ انہوں نے امام حسنؑ کو بلایا اور کہا: "اہل کوفہ نے تمہارے بارے میں ایسی بات کہی ہے جس سے مجھ کو بڑی تکلیف ہوئی ہے"۔

امام حسنؑ نے پوچھا: "ان لوگوں نے کیا کہا ہے؟ ارشاد فرمایا: "ان لوگوں کا خیال ہے کہ تم تقریر اور استدلال نہیں کر سکتے ہو"۔
امام حسنؑ نے کہا: "میں فقط آپ کے سامنے تقریر نہیں کر سکتا ہوں"۔ حضرت امیرؑ نے حکم دیا اور لوگ جمع ہو گئے۔

امام حسنؑ منبر پر تشریف لے گئے اور ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا کہ حاضرین مجلس پر گریہ طاری ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا۔

اے لوگو! اپنے پروردگار کے کلام کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو۔ وہ ارشاد فرماتا ہے "ان اللّٰہ اصطفیٰ آدم و نوحاً وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین ذریۃ بعضھا من بعض واللّٰہ سمیع وعلیم" درحقیقت آدمؑ کی ذریت، نوحؑ کا خاندان، ابراہیمؑ کی برگزیدہ اولاد اور اسماعیلؑ و پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کے اہلبیت ہم ہیں۔ ہم لوگ تمہارے درمیان ایک بلند آسمان، درخشاں آفتاب اور اس درخت کی مانند ہیں جس کو "زیتونہ لا شرقیہ ولا غربیہ" کہتے ہیں۔ اس کا تیل مبارک ہے۔ پیغمبرؐ اس درخت کی جڑ، علیؑ اس کی شاخ اور خدا کی قسم ہم اس درخت کے پھل ہیں۔ پس جو شخص اس درخت کی کسی شاخ سے لپٹ جائے گا وہ نجات پا جائے گا اور جو شخص اس سے دوری اختیار کرے گا وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اچانک حضرت علیؑ مسجد کے ایک گوشہ سے اٹھے اور منبر کی طرف تشریف لائے اور امام حسنؑ کے قریب جا کر ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے فرزند رسولؐ خدا! تم نے لوگوں پر اپنی حجت تمام کردی اور ان پر اطاعت واجب کر دی پس لعنت ہے اس شخص پر جو تمہاری اطاعت نہ کرے اور گمراہی کا راستہ اختیار کرے۔

اے امیرالمومنینؑ! ہم لوگ آپ کی بات کو دل و جان سے قبول کرتے ہیں اور فقط اس فرزند گرانقدر کی نہیں بلکہ آپ کے تمام فرزندوں کی اطاعت زندگی بھر کریں گے۔ امید ہے کہ خداوند عالم ہم لوگوں کو یہ توفیق عطا کرے گا کہ فقط زبانی طور پر ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی ان کی فرمانبرداری و پیروی کا شرف حاصل کریں گے اور قیامت کے دن آپ اہلبیتِ عصمت و طہارت کی شفاعت سے مالا مال ہوں گے۔ ○

اچانک حضرت علیؑ مسجد کے ایک گوشہ سے اٹھے اور منبر کی طرف تشریف لائے اور امام حسینؑ کے قریب جا کر ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "اے فرزند رسولؐ خدا! تم نے لوگوں پر اپنی حجت تمام کردی اور ان پر اطاعت واجب کردی۔

## بقیہ: عالمی اسلامی تحریکوں پر امام خمینیؒ کا اثر

وامکانات کے ذریعہ ہم لوگوں کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اسلام ایک مستحکم، طاقتور اور عظیم الشان لائحہ عمل کی حیثیت سے باقی رہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ آج ہم لوگوں کی اہم ترین ذمہ داری یہ ہے کہ امام خمینیؒ کی راہ پر گامزن رہیں اور اسلامی انقلاب کی گرمی کو محفوظ رکھیں۔

اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر زحیلی نے کہا کہ اسلامی حکومت کی تشکیل کی کوشش وہ واجب فریضہ ہے جس کو کوئی بھی مسلمان نظر انداز نہیں کر سکتا ہے۔ آج اسلامی اتحاد ہماری اہم ترین ضرورت ہے پس ہمیں تفرقہ واختلاف سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ ہم لوگ اسلام کی تقویت کر سکیں۔

بنگلہ دیش کے پروفیسر سعد احمد نے امام خمینیؒ کی خدمات کا اجمالی خاکہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام خمینیؒ کی سب سے بڑی خدمت مسلمانوں کے درمیان سیاسی اور مذہبی بیداری کی ترویج ہے اور انھوں نے مسلمانوں کو حقیقی اسلام کی طرف ہدایت فرمائی اور ان کی باشعور قیادت میں مسلمانوں نے یہ ثابت کر دیا کہ ایمان واتحاد کی طاقت کے سہارے سامراجی طاقتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ امام خمینیؒ کے افکار وخیالات نے ساری دنیا کے مسلمانوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے کہ وہ اسلامی قدروں کے احیاء کے لئے پوری طرح آمادہ ہو جائیں۔

"تنانی دانشور سید جعفر مرتضیٰ نے اپنی تقریر کے دوران ارشاد فرمایا کہ امام خمینیؒ کے تمام اقوال وارشادات الٰہی احکام احادیث اور قرآنی روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ انھوں نے چودہ سو سال کے بعد اسلام کو دوبارہ زندہ کر دیا اور مسلمانوں کو ایک بار پھر اعتماد واہمیت کا مرکز بنا دیا۔

شام کے ایک مشہور مفکر عبدالکریم الاشتر نے کانفرنس کے ایک اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے عثمانی دور حکومت میں مسلمانوں کے درمیان رونما ہونے والی جنگوں کی طرف اشارہ کیا اور موجودہ اسلامی حکومتوں کے ضعف وزوال کا بنیادی سبب مسلمانوں کے درمیان موجود تفرقہ واختلاف قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ اتحاد اور باہمی تعاون وتفاہم اسلام کی بنیاد ہیں لیکن اسلامی ممالک پر مسلط مزدور حکومتیں ان بنیادی اصولوں سے دور ہیں اور عملاً مسلمانوں کو پسماندہ بنائے ہوئے ہیں۔

انھوں نے انقلاب اسلامی ایران کی اہمیت اور اس کی کامیابی کے مختلف اسباب کا ذکر کرتے ہوئے امام خمینیؒ کی قیادت کے مختلف پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ امام خمینیؒ وہ واحد شخصیت ہیں جو اسلامی تحریکوں کے ذریعہ اسلامی حکومت کی تشکیل کے نظریہ کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہوئے اور انھوں نے دینی درسگاہوں میں ایسے رہنماؤں کی پرورش کی جو سخت ترین حالات میں بھی ملک وملت کی رہنمائی کے فرائض انجام دے سکیں۔

## بقیہ: سرزمین ایران

### قصبہ تنگستان

اس قصبے کو دو مرکزی وساحلی حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یہاں اضافی پانی کا ذخیرہ کوہ منز میں مشرق اور شمال مشرق کی جانب واقع ہے۔ لوگوں کا عام پیشہ کاشتکاری اور مویشیوں کی پرورش ہے۔

### دیر

یہ چھوٹی سی بندرگاہ اور اسی قصبہ کا مرکز ہے۔ یہ قصبہ دیر اور بودخون نامی حصوں پر منقسم ومشتمل ہے۔ یہاں کی بندرگاہ بوشہر سے ۲۰۸ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں کا ساحل بھی بہت گہرا ہے اسی لئے جہازوں کی لنگر اندازی کے لئے انتہائی مناسب ہے۔ یہاں کے لوگوں کا عام پیشہ ماہی گیری اور تجارت ہے۔ یہ قصبہ جھینگے اور مچھلیوں کے شکار کے لئے پورے صوبے میں مشہور ہے۔

### کنگان

اس قصبہ کا مرکزی مقام یہی بندرگاہ ہے۔ اس قصبہ کو کنگان اور جم حصوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔ یہاں کے بیشتر لوگوں کا پیشہ تجارت اور ماہی گیری ہی ہے۔ یہاں کی دستکاریوں میں سفالی ظروف قابل ذکر ہیں۔

## بقیہ: اعلان نتیجہ

۵۔ سید وقار مہدی۔ میر مست۔ جونپور
۶۔ ڈاکٹر چراغ حسن کامل۔ کوپا گنج۔ مئو۔
۷۔ قیصری بی۔ بی۔ پنت نگر۔ نینی تال
۸۔ سید علی رضا ہاشمی۔ گھوٹیاں تالاب رامپور۔
۹۔ سید علی رضا رضوی نورتی۔ باب العلم نوگانواں سادات
۱۰۔ مظفر حسین۔ محلہ سدّو۔ امروہہ۔
۱۱۔ اکرم عباس زیدی۔ سادات۔ سرسی۔
۱۲۔ سیدہ شفیقہ اختر۔ بڈگام۔ کشمیر۔

# کندہ کاری

"ہفتۂ ثقافت ایران" پرگتی میدان میں ۲ر فروری سے ۸ر فروری ۱۹۹۲ء تک منایا گیا اور اس میں ایرانی فنکاروں کی فنی تخلیقات نمائش کی غرض سے پیش کی گئیں۔ اس نمائش میں خاص طور پر یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ ایرانی فنکار بذات خود فنی تخلیقات کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ چنانچہ ان کی مہارت اور فن کی ظرافت دیکھ کر بہت سے نمائشی ششدر و حیران رہ گئے۔ ہندستانی عوام کی دلچسپی مدنظر رکھتے ہوئے، یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ "راہ اسلام" کے آئندہ ہر شمارے میں فنون لطیفہ کے کسی ایک شعبے کی مفصل کیفیت بیان کی جائے تاکہ اہل ذوق حضرات ان فنون لطیفہ کے آداب و رموز سے واقف ہو سکیں۔ نقشین کاری کا بھی شمار چونکہ فنون لطیفہ میں آتا ہے اس لئے ہم اس شمارے میں اسی فن کی بعض خوبیاں بیان کر رہے ہیں۔ اب ہمارے قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ ایران میں اسلام کے ظہور پذیر ہونے کے بعد تکمیل کی منازل طے کرتا ہوا یہ فن کس طرح عروج پر پہنچ گیا۔

استاد علی ظریفی اصفہانی کا شمار ایران کے مشہور و معروف نقش کاروں میں ہوتا ہے۔ موصوف نے اس فن لطیف میں چونکہ ایک جدید طرز کا اختراع کیا ہے اس لئے ان کی قابل قدر فنی تخلیقات دنیا کے بہت سے ممالک میں اہل فن سے داد تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ استاد ظریفی کی عمر اس وقت پچپن سال ہے، وہ چار سال کی عمر سے اپنے والد کے شوق و رغبت دلانے پر جو خود بھی فن نقشین کاری کے ماہر استاد تھے اس فن لطیف کی آراستگی میں مشغول ہیں۔ فن کندہ کاری کے جتنے بھی اسلوب اس وقت موجود ہیں اس پر اگرچہ طبع آزمائی کر چکے ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی اسلوب ایسا نہ تھا جو ان کے ذوق کی تسکین کر سکتا۔ چنانچہ انہوں نے خود ہی ایک جدید اسلوب کی اختراع کی۔ اب ہم استاد علی ظریفی کو زحمت دیں گے اور ان سے اس فن کے بارے میں گفتگو کریں گے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ اس کے تاریخی پس منظر، فنی رموز (TECHNIQUE) اور طرح اندازی (DESIGNING) کے اصول و رموز پر روشنی ڈالیں اور اس فن کے اوزاروں نیز مصالحات کے بارے میں ہمارے قارئین کو مطلع کریں۔

## نقشین کاری کا تاریخی پس منظر

اس فن کا تذکرہ پس منظر کافی دلچسپ اور طولانی ہے۔ اس کا ثبوت وہ موجود اشیاء ہیں جو کئی ہزار سال قبل تیار کی گئی تھیں۔ چونکہ یہ ایسی مضبوط دھاتوں سے بنائی گئی ہیں جو ہزاروں سال کے نشیب و فراز سے گزرنے کے بعد بھی آج تک محفوظ ہیں اس لئے نقشین، دری کے فن میں اس کی حیثیت تاریخی دستاویز کی ہے۔

یہ فن کس عہد و زمان میں شروع ہوا اگر اس کی ہم جستجو و تلاش کریں تو اس کی تاریخ "سیت" یا "ساکا" خاندان کے حکمرانوں تک پہنچتی ہے۔ سیت خاندان اب سے تقریباً پانچ سے سات ہزار سال قبل قفقاز کے علاقے میں فرمانروا تھا۔ قوی احتمال یہی ہے کہ یہ خاندان نسل کے اعتبار سے آریائی تھا اس قوم کے فنکار فن نقشین کاری میں اختراع و ترقی کے میدان میں اعلیٰ ترین مقام تک پہنچ گئے تھے اور ان کے کاریگر ظروف سازی میں زیادہ تر سونے، چاندی نیز کانسے جیسی دھاتوں کا استعمال کیا کرتے تھے۔ ان اشیاء میں جن کا شمار اس دور کے شاہکاروں میں ہوتا ہے فن کے ایسے نمونے موجود ہیں جنہیں دیکھ کر اہل فن کی دقت نظر اور ظرافت ذوق کا اندازہ ہوتا ہے۔ فن کے ان نادر شہ پاروں میں وہ

چند تصاویر قابل ذکر ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ ایک شخص کسی ضعیف آدمی کے دانت زنبور کی مدد سے نکال رہا ہے۔ اس ضعیف آدمی کے چہرے پر جو خد و خال نمایاں کئے گئے ہیں ان سے درد و کرب کی کیفیت بخوبی واضح و نمایاں ہے۔

نقشین کاری کے دیگر تاریخی شہ پاروں میں کانسے کے وہ ظروف قابل ذکر ہیں جو لرستان (مغربی ایران) میں دریافت ہوئے ہیں۔ قدامت کے اعتبار سے ان کی تاریخ تین ہزار سال تک پہنچتی ہے۔ اگر ان ظروف کی ساخت و ماہیت کا دقیق مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ ظروف ہر لحاظ سے سیت خاندان کے عہد کی اشیاء کے مقابل ہم پلہ ہیں۔ یہاں بطور مثال ہم اس نقشین پیکر کا ذکر کریں گے جس میں دو مرغابیوں کو اس طرح دکھایا گیا ہے کہ ان کی گردنیں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح پیوست ہو گئی ہیں کہ ان میں بل پڑ گئے ہیں، اور یہ وہ شے ہے جسے تبر (کلہاڑی) کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

سیت و ساکا خاندانوں کے بعد ہخامنشی اور ساسانی خاندان کے حکمرانوں کا دور حکومت آیا فنی خصوصیت ( (TECHNIQUE) ) کے اعتبار سے اس عہد میں طرز و اسلوب وہی ہے جو ہم سیت خاندان کے عہد حکومت میں دیکھتے ہیں لیکن دونوں کے درمیان فرق صرف اتنا ہی ہے کہ فنی کیفیت کے اعتبار سے وہ عہد سیت کے ہم پلہ و ہم پایہ نہیں۔

ساسانی خاندان کے عہد میں جو ظروف تیار کئے گئے تھے ان میں اکثر و بیشتر شرفاء کی رزم و بزم کی منظر کشی کی گئی ہے وہ مصنوعی ہے۔

یہ بات باعث افسوس ہے کہ ایران کے نوادرخانوں میں سیت خاندان کے عہد کی اشیاء موجود نہیں۔ البتہ ساسانی عہد کی نقشین کاری سے متعلق بعض اشیاء لینن گراڈ کے عجائب خانہ میں ارمیتاژ میں محفوظ ہیں جن میں سے جام و صراحی اور انواع و اقسام کے ظروف قابل ذکر ہیں۔ (ملاحظہ ہو تصویر ۱ و ۲)

ساسانی عہد حکومت کے بعد سلجوقی خاندان کے دور حکمرانی کے اوائل تک دھات کی بنی ہوئی ابھی تک ایسی کوئی چیز دریافت نہیں ہوئی جو اپنی فنی خصوصیات کی بنا پر قابل ذکر ہو۔ لیکن سلجوقی عہد حکومت میں تانبے اور کانسے سے تیار کردہ ایسی اشیاء کا استعمال عام ہو گیا تھا جن میں نقشین کاری کی جاتی تھی۔ اگر اس دور میں فن نقشین کاری نے ترقی کی مگر کندہ کاری (چپائی) اور برجستگی (ابھار) کی جانب توجہ نہیں دی گئی۔ ظروف کی سطح کو ہموار رکھا جاتا تھا اور ان پر کچھ ایسے نقوش ثبت کر دیئے جاتے تھے جنہیں خراش و تراش سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اس دور کی جو اشیاء اب تک دریافت ہوئی ہیں ان میں شمع دان کے ستون، دیگیں، ہاون دستے اور تانبے کے دیگر ظروف شامل ہیں۔ ان ظروف کو دیگر نقش و نگار کے علاوہ خط کوفی کے حروف کے ذریعے بھی مزین کیا جاتا تھا۔ (ملاحظہ ہو تصویر ۳)

نقشین کاری کا جو اسلوب سلجوقی دور میں مروج تھا اس کی پیروی آج بھی اصفہان و شیراز کے نقش گر کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے نمونے ان شہروں کی کارگاہوں میں آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

دھات کے برتنوں پر نقشین کاری کا رواج بعد کے ادوار میں بھی رہا چنانچہ جب مغول اور تیموری خاندان کے حکمرانوں کا تسلط ایران پر ہو گیا اور ان کے عہد حکومت میں جو ظروف تیار کئے گئے اس کے بہت سے نفیس نمونے آج بھی ملتے ہیں۔

صفوی عہد حکومت کے دوران یہ فن ایک جدید دور میں داخل ہوا اور نئے مرحلے سے گزرا۔ کیونکہ اس دور میں جو نقش و رنگین تصاویر (MINIATURE) تیار کی گئیں ان کے خاکے اور نقوش فن نقشین کاری پر بھی اثر انداز ہوئے۔ نقش و نگار سے مزین اسطرلاب (ASTOLABE) اور شمع دانوں کے ستون ایسے نمونے پیش کرتے ہیں جن سے اس دور کی نفیس و ظریف نقشین کاری کا اندازہ ہوتا ہے۔

یہاں یہ نکتہ قابل ذکر ہے کہ نقشین کاری کے لئے صرف انہی دھاتوں کا استعمال کیا جانا چاہیئے جو پائیدار ہوں اس مقصد کے لئے عمدہ ترین دھات اگرچہ سونا ہی ہے مگر چاندی، تانبے اور مخلوط دھاتوں میں پیتل کا رواج عام ہے۔

جب کوئی نقشین کار کسی نقش کو شکل و صورت دینا چاہتا ہے تو سب سے پہلے وہ کاغذ پر طرح اندازی کرتا ہے۔ جب کاغذ پر نقشہ مکمل ہو جاتا ہے تو وہ ان نقطوں کی نشاندہی کرتا ہے جنہیں وہ کندہ یا برجستہ کرنا چاہتا ہے اس کے بعد اس طرح (DESIGN) کو پیتل کی پرت پر منتقل کر دیا جاتا ہے تاکہ جن جگہوں پر وہ کندہ یا برجستہ کرنا چاہتا ہے وہاں وہ سوراخ کرتا چلا جائے۔

یہاں جو تصاویر پیش کی گئی ہیں ان میں یہ واضح کیا گیا ہے کس طرح پیتل کی پرت پر نشانات لگائے گئے ہیں۔

جس چیز پر نقشہ طرح کو منتقل کیا جاتا ہے اس کی سطح کو سب سے پہلے ہموار کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نقشہ طرح کو اس پر جما کر رکھ دیا جاتا ہے اور پھر راکھ کو جو باریک کپڑے کی پوٹلی میں ہوتی ہے نقشہ طرح پر چھڑک دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس طریقے سے راکھ سنبے سے کئے ہوئے سوراخوں میں نکل کر ظرف کی ہموار سطح پر بیٹھ جاتی ہے اور اس کا نقشہ طرح اس ظرف پر منتقل ہو جاتا ہے جس پر نقشین کار کو کام کرنا منظور ہوتا ہے۔

اس سے قبل کہ کسی ظرف پر نقشین کاری کی جائے ضروری ہے کہ اس ظرف کے اندر اور بعض حالتوں میں اس کے نیچے سخت تارکول یا لاکھ بھر دی جائے۔ یہ عمل دو مقصد کے تحت کیا جاتا ہے۔ ان میں سے پہلا تو یہی ہوتا ہے کہ فن کار کے اوزار بالخصوص قلم جلدی کندہ نہ ہو جائے اور دوسرا یہ کہ ظرف پر نقوش کی آب و تاب باقی رہے۔

لاکھ یا تارکول بھرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اسے کڑاہی میں ڈال کر اور چولہے پر رکھ کر پگھلا لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پگھلے ہوئے تارکول میں چونا ملا دیا جاتا ہے تجربہ کے طور پر تھوڑے سے مال کو ایک گلاس میں رکھ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ٹھنڈا ہونے کے بعد جب جم کر وہ اتنا سخت ہو جاتا ہے کہ اگر ہتھوڑے سے توڑا جائے تو ٹوٹ سکے تو اصل مال کو اس ظرف میں بھر دیا جاتا ہے یا اس کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے جس پر کام کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور جب ظرف میں یا اس کے نیچے یہ مواد جم جاتا ہے تو نقشین کار اپنا کام شروع کرتا ہے۔ ہر نقشین کار کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ کام اس وقت شروع کرے جب ظرف میں مواد جم کر بالکل سخت ہو جائے تاکہ کام کرتے وقت قلم ظرف کی سطح کے اندر نہ جا سکے

## نقشین کاری کے اوزار

**ہتھوڑی:** ۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ یہ قلم کے سر پر ضرب لگانے کے کام آتی ہے۔ اصل اوزار خالص اسپات کا بنایا جاتا ہے جس میں باریک سا دستہ لگا ہوتا ہے دستے کو باریک اس غرض سے رکھا جاتا ہے کہ اس کا سایہ اس جگہ کم پڑے جہاں نقوش کندہ کئے جا رہے ہوں۔ کبھی کبھی ہتھوڑی کی نوک سے خوشہ دار قلم کا بھی کام لے لیا جاتا ہے۔

**پرکار:** ۔ پرکار ہاتھ کی مدد سے کھولی اور بند کی جاتی ہے۔ جسے دائرے اور قوسین بنانے، سطح کو تقسیم کرنے نیز جدول بندی کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ نقشین کاری کی پرکار کی نوک اتنی تیز ہوتی ہے کہ سطح کاغذ یا دھات پر لکیریں بن جاتی ہیں۔

**تسمہ یا خط کش:** ۔ یہ لکیریں کھینچنے کے کام آتا ہے۔ فن نقشین کاری میں ایسا خط کش استعمال نہیں کیا جاتا ہے جس پر انچ اور سوت کے نشانات ہوں کیونکہ اس وقت جب کہ یہ فن شروع ہوا تھا۔ انچ اور فٹ جیسا کوئی آلۂ پیمائش مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ دائرہ نما شکلیں بنانے کے لئے نشاندار خط کش کا استعمال بے سود ہے۔ یہ کام پرکار سے بہتر طور پر لیا جا سکتا ہے۔

**چھر بیہ:** ۔ یہ پیتل کی چادر ہوتی ہے۔ جسے لاکھ یا تارکول کی سطح پر بچھا دیا جاتا ہے نقشین کاری سے قبل اس کاغذ کو جس پر طرح اندازی کی جاتی ہے اس پیتل کی پرت پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ اور جہاں کہیں سوراخ کرنا مقصود ہوتے ہیں وہاں اس کی مدد سے سوراخ کر دیئے جاتے ہیں۔

**قلم** (چھینی، سنبہ، چورسی، پیاسی وغیرہ)

نقشین کاری میں جو قلمیں استعمال کی جاتی ہیں انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ برجستہ نقوش بنانے کے لئے جو قلمیں استعمال کی جاتی ہیں ان کے نام ہیں۔ قلم خوشہ، نیم برکھتی اور کف تخت مربع و مستطیل وغیرہ۔

جو قلمیں ریزہ کاری کے لئے استعمال کی جاتی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔

قلم سنبہ، قلم پرواز، قلم گیری، قلم نیم بر، قلم تیمرد، قلم گو سواد، قلم کر سوم، قلم یک تو قلم دو تو، قلم بادامی اور قلم ناخنی۔

نقشین کاری کے اوزاروں کا ذکر کرتے ہوئے یہاں یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ ناپ کے اعتبار سے تمام قلمیں مختلف پیمائش کی ہوتی ہیں۔ اور ان کے لئے کوئی خاص معیار پیمائش مقرر نہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ہر صنعت کار اپنی ضرورت اور مرضی کے مطابق قلم خود تیار کر لیتا ہے یا اسکے کاریگر سے بنوا لیتا ہے۔

جب نقشین کاری مکمل ہو جاتی ہے تو عمل دوسرے مرحلے میں داخل ہوتا ہے سب سے پہلے تارکول یا لاکھ کو نکالا جاتا ہے۔ اس کام کے لئے ظرف کو الٹ کر ایسی بھٹی یا انگیٹھی پر رکھ دیا جاتا ہے جس کے کنارے پر نالیاں بنی ہوتی ہیں اور کناروں کی طرف آہستہ آہستہ آنچ برتن کو پہنچتی رہتی ہے۔ تپش کے باعث تارکول یا لاکھ آہستہ آہستہ پگھلتی رہتی ہے۔ اور بھٹی میں جو نالی بنی ہوتی ہے اس میں سے نکل کر باہر آتی رہتی ہے۔ اس کام

(باقی صفحہ ۶۵ پر)

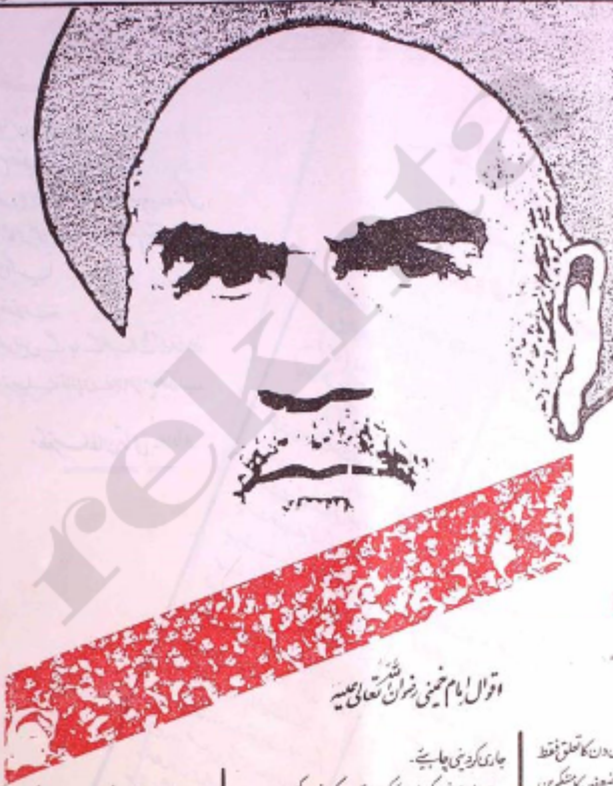

# یوم قدس

## اقوال امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ

● یوم قدس ایک عالمی دن ہے۔ اس دن کا تعلق فقط بیت المقدس ہی سے نہیں ہے بلکہ یہ مستضعفین کا مستکبرین کے مد مقابل ایک کا دن ہے۔

● یوم قدس کے موقع پر دنیا کی تمام بڑی طاقتوں کے نام یہ وارننگ جاری کر دینا چاہیے کہ وہ مستضعفین اور پسماندہ طبقے کے لوگوں پر مظالم سے باز آجائیں اور حد سے تجاوز نہ کریں۔ یوم قدس ایک اسلامی دن رہا ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ بات عالمی سطح پر ایک مستضعفین پارٹی کی تشکیل کے لئے پیش خیمہ بن جائے گی۔ یوم قدس کے موقع پر دنیا کی تمام خیانت کار حکومتوں کے نام بھی ایک وارننگ جاری کر دینی چاہیئے۔

● مسلمانوں کو چاہیئے کہ یوم قدس کو زندہ رکھیں۔۔۔۔ مجھے امید ہے کہ مسلمان عوام یوم قدس کی عظمت کو باقی رکھیں گے اور دنیا کے تمام اسلامی ممالک میں رمضان المبارک آخری جمعہ کو مظاہرہ کریں گے اور اس سلسلے میں عظیم اجتماعات مجالس و محافل کی تشکیل کریں گے۔

● اگر یوم قدس کے موقع پر تمام اسلامی ممالک اور عوام اٹھ کھڑے ہوں اور فقط قدس ہی نہیں بلکہ تمام اسلامی ممالک کے لئے نعرہ لگائیں تو یقیناً کامیاب ہوں گے۔

● یوم قدس شب قدر کے قریب اور اس کا پڑوسی ہے۔ پس مسلمانوں کے درمیان اس کی تجدید حیات لازمی ہے۔ اس عظیم دن کو مسلمانوں کی بیداری و ہوشیاری کی ابتدا قرار دینا چاہیے۔ یوم قدس، ماہ الٰہی کے آخری ایام میں پڑتا ہے۔ پس بہتر و مناسب تو یہ ہے کہ دنیا بھر کے تمام مسلمان بڑے شیاطین اور بڑی طاقتوں کی غلامی کی زنجیروں سے نجات حاصل کرتے ہوئے خداوند عالم کی لازوال طاقت سے وابستہ ہو جائیں اور کمزور و پسماندہ لوگوں کے ملک سے تاریخی ظالموں کے لالچی ہاتھوں کو ہمیشہ کے لئے منقطع کر دیں۔ ○

# کلام رہبر

رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای

۱۔ چالیس سال تک چین سے بانسری بجانے کے بعد آج مقبوضہ علاقوں میں غاصب صہیونی عناصر اسلام سے زبردست خطرہ محسوس کر رہے ہیں جبکہ صورتحال کچھ اس طرح ہے کہ دین سے بیگانہ فلسطینی تنظیمیں صہیونی حکومت کے خلاف کی جانے والی جدوجہد میں اپنی ناتوانی کا مظاہرہ کر چکی ہیں۔

۲۔ ہمارا عقیدہ و ایمان ہے کہ آخر کار اسلام ہی فلسطین اور بیت المقدس کو صہیونی حملہ آوروں کے چنگل سے نجات و آزادی دلائے گا۔

۳۔ فلسطین کے ارمان کو منحوس امریکی اور صہیونی مقصد کی راہ میں قربان نہ کرنا چاہیئے۔

۴۔ مسئلہ فلسطین کا تعلق ملت فلسطین اور ملت اسلامیہ عالم سے ہے۔ پس امریکہ کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے کہ ایک ملک و متولی کی حیثیت سے اپنی خواہشات اور اپنے مطالبات و مقاصد کو دوسروں پر مسلط کرے۔

۵۔ ایرانی حکومت، ایران کا اسلامی جمہوری نظام اور ایرانی عوام اس بات کو اپنا فریضہ سمجھتے ہیں کہ غاصبین فلسطین کی نابودی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں اور ہم مطمئن ہیں کہ ملت اسلامیہ عالم کی بیداری و دانشمندی کے سایہ میں یہ مشن یقیناً پورا ہوگا۔

۶۔ صہیونی حکومت کی نابودی ہی مسئلہ فلسطین کا واحد حل ہے۔ ○

# دور حاضر پوری دنیا میں اسلام کی ترقی و نشاۃ ثانیہ کا دور ہے

از: آیت اللہ سید علی خامنہ ای

رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای

قائد انقلاب اسلامی اور ولی امر مسلمین حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے چند روز قبل ایک بلند مرتبہ لیبیائی وفد کے سربراہ جناب عبدالسلام جلود سے اپنی ملاقات کے دوران یہ اعلان کیا کہ دور حاضر، پوری دنیا میں اسلام کی ترقی و نشاۃ ثانیہ کا دور ہے اور عالمی سطح پر چل رہی اسلامی تحریکوں کو کچلنے کے لئے کی جانے والی امریکی کوششیں بیکار اور بے اثر ہیں۔

اسلامی ممالک بالخصوص لیبیا کے خلاف دی جانے والی امریکی دھمکیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آیت اللہ خامنہ ای نے ارشاد فرمایا کہ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک مسلمانوں کے جذبات و رجحانات کو ہرگز کچل نہ سکیں گے اور ایک انقلابی ملک کی حیثیت سے اسلامی ممالک کے خلاف غنڈہ گردی پر مشتمل ان امریکی دھمکیوں کے سامنے ایران خاموش بیٹھا نہ رہے گا۔ چنانچہ ایرانی حکومت اور عوام نے اب تک لیبیا کے خلاف دی جانے والی ہر دھمکی اور امریکی تجاوز کاری کی بھرپور مذمت کی ہے۔

انھوں نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ خوش قسمتی سے آج اسلام کے ذریعہ عالمی سامراج کو زبردست نقصانات سے دوچار کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں آیت اللہ خامنہ ای نے ارشاد فرمایا کہ آج دنیا کے مسلمان عوام احساس کمتری اور روحانی شکست کا شکار نہیں ہیں بلکہ اسلامی جذبات نے ان کے روحانی حوصلے میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے اور وہ علمی و روحانی طاقت سے مالا مال ہیں۔

دنیا کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کے با حوصلہ اسلامی جذبات کا ذکر کرتے ہوئے آیت اللہ خامنہ ای نے ارشاد فرمایا کہ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک یہ سمجھتے تھے کہ اسلامی جمہوریہ ایران اور دنیا کی اسلامی تحریکوں کے خلاف گزشتہ ۱۲ سالہ بے بنیاد پروپیگنڈوں کے ذریعہ دنیا والوں کو انقلابی اسلام، اسلامی مواقف اور اسلامی نعروں سے بیزار بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن ان کی امید و اندازہ و کوشش کے برعکس آج اسلامی ممالک میں اسلام سے عام مسلمانوں کی رغبت میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔

خبر رساں اداروں کی اطلاع کے مطابق اس ملاقات کے دوران اسلامی جمہوریہ ایران کے نائب صدر جناب ڈاکٹر حبیبی، وزیر خارجہ ڈاکٹر ولایتی کے علاوہ ایران اور لیبیا کے دیگر اعلیٰ عہدیداران بھی موجود تھے۔ گفتگو کے دوران لیبیائی انقلاب کی کمانڈ کاؤنسل کے اہم رکن جناب عبدالسلام جلود نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ لیبیا کے مثبت مواقف ہیں۔ انھوں نے مزید کہا: "ہمارا اعتقاد ہے کہ آیت اللہ خامنہ ای نے عصری انقلاب اور دنیائے اسلام کی قیادت کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھا رکھی ہے اور امانت و رسالت کے اس بھاری بھرکم بوجھ کو سنبھالے ہوئے ہیں جسے کل حضرت امام خمینیؒ اپنے کندھوں پر سنبھالے ہوئے تھے۔ بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ کامیابی مسلمانوں کی قدم بوسی کرے گی۔

انھوں نے مزید کہا: موجودہ زمانے میں مشرق و مغرب اسلام کے خلاف باہم متحد ہو چکے ہیں اور تفرقہ پسند اسلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ جب امریکہ صدام کے ذریعہ انقلاب اسلامی ایران پر مسلط کردہ جنگ سے کوئی نمایاں فائدہ نہ حاصل کر سکا تو آج سوویت روس اور معاہدہ وارسا کی نابودی کے بعد خلیج فارس کے علاقے میں تیل کی کشمکش اور جنگ کے ذریعہ عرب علاقوں پر اپنے تسلط کو دوبارہ بحال کرنا چاہتا ہے۔ اسرائیل کی وسیع و بھرپور حمایت اور عربوں کی اجباری رضامندی کے ذریعہ امریکہ فلسطین کے مسئلہ کو ختم کر دینا چاہتا ہے۔ اس سے زیادہ افسوسناک بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میڈرڈ کانفرنس کے دوران نہ صرف یہ کہ عرب لیڈروں کو کچھ حاصل نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے اسرائیل اور عالمی سامراج کے ہر مطالبے کو سرکاری حیثیت سے منظور کر لیا۔ ○

# اراکین تنظیم فرہنگستان زبان وادبیات فارسی سے اپنی حالیہ گفتگو میں
# رہبر انقلاب نے فارسی زبان کی تبلیغ واشاعت کی ضرورت پر تاکید کی

فرہنگستان زبان وادبیات فارسی کے اراکین سے اپنی حالیہ گفتگو کے دوران، رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای نے کہا کہ اپنی پسندیدہ ترکیب، تلفظ کی شیرینی ودلکشی اور اپنے گرانقدر ثقافتی ومعنوی سرمایہ کی وجہ سے اس زبان نے عالمی شہرت وشناخت حاصل کرلی ہے۔ انہوں نے فارسی زبان کو آلودگیوں سے دور رکھنے پر زور دیا۔

رہبر انقلاب نے فارسی زبان کی ترقی کے سلسلے میں بنیادی اور فوری اقدامات کے لئے امید ظاہر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایک زمانے میں چین وروم اور ایشیائے صغیر تک فارسی زبان کی سرحد ہوا کرتی تھی اور فارسی زبان کی وسعت واشاعت سیاسی اثرات سے متعلق نہ تھی بلکہ یہ ایک فطری مسئلہ رہا ہے۔ درحقیقت فارسی زبان کی وسعت وترقی کا باعث اس کی پسندیدہ ترکیب اور مخصوص ودلکش وشیریں انداز بیان ہے لہذا فارسی زبان کے ادیبوں، شاعروں اور فارسی زبان سے خصوصی عشق ولگاؤ رکھنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی ترقی وکامیابی کے لئے ضروری قدم اٹھائیں۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے فارسی زبان میں موجود گرانقدر روحانی سرمایہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ برصغیر سے لیکر چین تک جہاں کہیں اسلام اور اسلامی ثقافت نے اپنا اثر ورسوخ قائم کیا، فارسی زبان ان کے ساتھ رہی۔ اس علاقے میں اسلامی تعلیمات ومعارف کے ساتھ فارسی زبان کی ہمراہی وہم آہنگی بھی اس زبان کی وسعت وترقی کا ایک اہم سبب شمار کیا جاتا ہے اور ہم نے خود اپنی

> برصغیر سے لیکر چین تک جہاں کہیں اسلام اور اسلامی ثقافت نے اپنا اثر ورسوخ قائم کیا فارسی زبان ان کے ساتھ رہی۔

آنکھوں سے دیکھا ہے کہ امام خمینیؒ اور اسلامی انقلاب سے غیر معمولی عشق رکھنے والوں نے اس انقلاب کے حقائق سے آگاہی اور ارشادات، رہبر عظیم الشان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے فارسی زبان سیکھی ہے۔

رہبر انقلاب نے فارسی زبان کو اس کی دلچسپ ترکیب کی وجہ سے ایک غیر معمولی زبان قرار دیتے ہوئے اس زبان میں موجود آلودگیوں اور ناموزوں ترکیبوں کو دور کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج فارسی زبان کی پاکیزگی کی حفاظت اور آلودگیوں کو اس زبان سے الگ کرنا لازمی ہے تاکہ اس زبان کو استعمال کرنے کے لئے صحیح ضابطہ آمادہ ہوجائے اور حقیقی فارسی زبان کے لئے علمی ماحول کا راستہ کھل جائے۔

رہبر انقلاب نے آخر کلام میں خود کو فارسی زبان کا عاشق وشیفتہ قرار دیتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ اراکین فرہنگستان زبان وادبیات فارسی اس مقصد کی راہ میں نمایاں خدمات انجام دے سکتے ہیں۔

○ ○ ○

# انقلاب اسلامی ایران کی تیرھویں سالگرہ کے موقع پر ہندوستانی عوام سے سفیر محترم عزت مآب آقای رحیم پور کا خطاب

۱۱ر فروری ۱۹۷۹ء کو اسلامی جمہوریہ ایران کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے یہ اس عظیم اسلامی انقلاب کی سالگرہ کا دن ہے جس نے امام خمینیؒ کی قیادت میں ایسی شاندار کامیابی حاصل کی کہ ساری دنیا انگشت بدنداں رہ گئی اور سامراجیت کے اونچے اونچے محلوں کی بنیادیں ہلنے لگیں اور دنیا کے مظلوم پسماندہ لوگوں میں سیاسی بیداری، خود شناسی اور خدا شناسی کی لہر دوڑ گئی۔

اس انقلاب کی تیرہویں سالگرہ کے موقع پر نئی دہلی میں مقیم اسلامی جمہوریہ ایران کے سفیر محترم عزت مآب آقائے ابراہیم پور نے ہندستانی عوام کے نام ایک پیغام جاری کیا جو ۱۱ر فروری کی شب میں دوردرشن سے نشر کیا گیا۔ ذیل میں اس پیغام کا اردو ترجمہ حاضر خدمت ہے تاکہ جو لوگ ٹیلی ویژن پر یہ پروگرام نہیں دیکھ سکے وہ اس سے لطف اندوز ہو سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ بات میرے لئے باعث فخر و افتخار ہے کہ انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کی تیرہویں سالگرہ کے موقع پر تھوڑی دیر تک آپ جیسے صابر و مہربان لوگوں سے گفتگو کروں اور ایران کی انقلابی قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے آپ لوگوں کی خدمت میں محبت اور دوستی کا پیغام پیش کروں۔

گیارہ فروری جمہوری اسلامی ایران کا قومی دن اس عوامی عظمت و بیداری کی یاد تازہ کرتی ہے کہ خالی ہاتھ عوام متحد ہو کر عالم کی لازوال طاقت پر بھروسہ کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے خون کی قربانی پیش کرتے ہوئے فاسد اور بیرونی طاقتوں سے وابستہ حکومت کو شرمناک شکست و زوال سے دوچار کر دیا۔

اسلامی انقلاب کی سالگرہ کا یہ دن اس مرد کامل کے چہرے کو دنیا والوں کے سامنے نمایاں کر دیتا ہے جس کا نام تاریخ کی پیشانی پر ہمیشہ چمکتا رہے گا۔ جی ہاں ! وہ کوئی اور نہیں بلکہ امام خمینی (قدس سرہ) کی شخصیت ہے جس نے دنیا بھر کے کمزور اور مستضعف لوگوں کو ظلم و ناانصافی کے خلاف جد و جہد اور ثابت قدمی کا سبق سکھا دیا۔

اگرچہ وہ آج ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن بڑی طاقتوں کی شکست اور حملہ آوروں کی دورنگت کے سلسلے میں انھوں نے جو وعدے کئے تھے وہ آج عملی شکل و صورت میں ہماری نگاہوں کے سامنے موجود ہیں۔

دوستان عزیز !

ملت اسلامیہ ایران اپنے عظیم اسلامی انقلاب کی تیرہویں سالگرہ کا جشن منا رہی ہے اور موجودہ صورت حال یہ ہے کہ ایرانی عوام آیت اللہ خامنہ ای کی دانشمندانہ قیادت کے سایہ میں تعمیر نو کے سخت اور پر مسئولیت مراحل کو پار کرنے والے ہیں ہمارے عوام اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ انھیں اپنی استقلال طلبی اور اسلام پسندی کی وجہ سے مسلط کردہ جنگ اور اس کے نتیجے میں ہونے والے زبردست جانی و مالی نقصانات کا بوجھ برداشت کرنا پڑا ہے یہی وجہ ہے کہ انقلاب کے بعد آنے والے مراحل کے دوران ایرانی عوام نہ صرف اپنے الٰہی اور انسانی مقاصد سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے بلکہ حالیہ چند برسوں کے دوران اپنی قربانی و جد و جہد کے ثمرہ نتائج اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے اور اپنے انقلاب کے حقیقی پیغام یعنی انسان کی خود اپنی ذات کی طرف واپسی و خود شناسی کو دنیا بھر کی کمزور و مستضعف اقوام کے درمیان اثر انداز ہوتے ہوئے

دیکھ لیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس جدوجہد کا ایک اہم نتیجہ ایک حملہ آور کی حیثیت سے عراقی حکومت کی شناخت کا اعلان ہے۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل نے ۹ دسمبر ۱۹۹۱ء کو اپنے سرکاری بیان شمارہ ۲۳۲۷۳ میں بارہ سال کی طویل مدت کے بعد اس حقیقت کا اعتراف کر لیا کہ اسلامی جمہوریۂ ایران کے خلاف مسلط کردہ جنگ کی شروعات عراق نے کی تھی۔ درحقیقت یہ اعلان ایرانی عوام کی حقانیت و مظلومیت کا بین الاقوامی اعتراف ہے۔ ایک طرف تو اس اعلان کو ہماری عظیم کامیابی شمار کیا جاتا ہے لیکن دوسری یہ دنیا کے تمام مظلوم ممالک اور آزادی طلب تنظیموں کی حوصلہ افزائی کا باعث بھی ہے۔

دوستان عزیز!

آج ہم ایسے حالات میں آپ لوگوں سے ہم کلام ہوں جبکہ بین الاقوامی حالات و صورت حال میں بنیادی اور گہری تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں۔ اشتراکیت جو انصاف کی علمبرداری کا جھوٹا دعوی کر رہی تھی وہ بے بنیاد اور غلط ثابت ہو چکا ہے اور اس کا رنگ پھیکا پڑ چکا ہے اور سوشلزم کی حالت بھی متزلزل دکھائی دیتی ہے۔ غرض کہ دنیاوی مکتب فکر کے اعتبار سے کوئی ایسا نظریہ نہیں دکھائی دیتا جو انسانی معاشرہ کی تمام ضرورتوں کو بخوبی پورا کر سکے اور موجودہ صورت حال درحقیقت امام خمینیؒ کے اس مشہور و تاریخی پیغام کی یاد تازہ کر دیتی ہے جو انھوں نے یکم جولائی ۱۹۸۹ء کو گورباچوف کے نام ارسال فرمایا تھا اور جس میں واضح الفاظ میں یہ اعلان کیا تھا کہ مستقبل قریب میں کمیونزم کو عجائب گھروں میں تلاش کیا جانا چاہیے۔

بہرحال سر دست انسان انصاف اور آزادی کا پیاسا ہے اور انسانی ارمانات کی تکمیل کے لئے امید کے روشن دان کی تلاش میں سرگرداں ہے تاکہ وہ اس کے سہارے انسانی اصول اور معرفت الٰہی کی بنیاد پر، ایک ایسے تمدن کی بنیاد رکھ سکے جو انسانی فطرت کے مطابق ہو۔

ہمارا انقلاب اپنے اسلامی مطالبات پر قائم رہتے ہوئے یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ اس میں انصاف و آزادی کی تشنگی دور کرنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ اسی عقیدہ کی بنیاد پر نہ صرف یہ کہ عالمی تبدیلیوں کے سلسلے میں خاموش نہیں رہا بلکہ اس نے عالمی تبدیلیوں کو انسانی ارمانات کی طرف لے جانے میں عملی خدمات بھی انجام دی ہیں۔

پس اس سلسلے میں ہم ایک جدید عالمی نظام کی تشکیل کا استقبال کرتے ہیں اور یہ عقیدہ و اعتقاد رکھتے ہیں کہ دو قطبی عالمی نظام کی علیحدگی اور اقوام متحدہ کے منشور کو پس پشت رکھنے والی ان کی آپسی رقابتوں میں ہونے والی کمی کی وجہ سے ایک ایسے عالمی نظام کی تشکیل کا موقع فراہم ہو گیا ہے جو عدل و انصاف، صلح و سلامتی، مساوات و برابری اور تمام ممالک و اقوام کی جغرافیائی حدود اور ان کی ثقافتی و روحانی قدروں کے درمیان احترام متقابل کی بنیاد پر قائم ہو۔ ہمارا عقیدہ و ایمان ہے کہ اقتصادی عدالت ہر نظام کے بقا کی بنیادی شرط ہے اور جدید عالمی نظام کی کامیابی کا انحصار بھی اس بات پر ہے کہ اس کا ڈھانچہ ایسا ہو کہ دنیا کے غریب و پسماندہ اور ترقی پذیر ممالک ایک خوشگوار ماحول میں اپنی مادی اور انسانی صلاحیتوں سے پورا فائدہ اٹھا سکیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بین الاقوامی روابط میں سیاسی تبدیلیوں کی بنیاد پر عالمی اقتصادی نظام میں بھی بنیادی تبدیلی ہونی چاہیے اور باہمی مفاد و مصالح اور اقتصادی توازن کے لئے موجودہ غیر عادلانہ نظام میں بھی تبدیلی ہونی چاہیے۔ مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ پچھلے سال تہران میں گروپ ۱۵ نامی تنظیم کے ساتویں اجلاس کے دوران جس میں دنیا کے ۱۵ ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی تھی قطب شمال و قطب جنوب کے درمیان نزدیکی جنوب و جنوب کے درمیان مزید تعاون اور بین الاقوامی تعاون و اقتصادی ترقی کے لئے جدید پالیسیوں کی تدوین کے سلسلے میں اہم اور موثر قدم اٹھائے گئے ہیں۔

دوستان عزیز!

خلیج فارس کے بحران کے دوران اسلامی جمہوریۂ ایران نے اپنی خارجہ سیاست اور اسلامی اصول و قوانین کی پیروی کرتے ہوئے حملہ و تجاوز کی مذمت کی اور علاقے کے سیاسی جغرافیہ میں کسی قسم کی تبدیلی کو غیر ممکن قرار دیا اور علاقائی ملکوں کو بیرونی فوجوں کے اضافہ و مسلسل قیام کے خطرے سے بھی آگاہ کیا۔

ہمارا ملک آج بھی خلیج فارس میں امن و سلامتی کے قیام و تحفظ کو غیر معمولی اہمیت دیتا ہے اور یہ یقین رکھتا ہے کہ علاقائی ممالک کی مشکلات اور پریشانیوں کا حل فقط ان ملکوں کے درمیان نزدیکی تعاون و ہم آہنگی کے ذریعہ ہی تلاش کیا جا سکتا ہے اور دنیا کے اس حساس ترین علاقے میں ایک مستحکم صلح و دیرپا سلامتی کے لئے اس کام میں سبھی ملکوں کو سرگرمی سے حصہ لینا پڑے گا۔ اور اس کے بغیر صلح و سلامتی قائم نہ ہو سکے گی۔ یہ بات پورے اطمینان کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ اس علاقے میں بیرونی فوجی طاقتوں کی موجودگی صلح و سلامتی اور علاقائی مفاد و مصالح کے لئے نقصان دہ ہے۔

ہم جسقدر مغربی ایشیا اور خلیج فارس کے درمیان موجود تعاون کے مستقبل کے لئے پرامید ہیں بالکل اسی طرح فلسطین کے مستقبل کے سلسلے میں فکرمند بھی ہیں۔ خلیج

فارس کا بحران کویت، عراق اور ایران کے تمام پڑوسی ملکوں کے لئے زبردست نقصانات کا حامل تھا لیکن اس جنگ کی وجہ سے فلسطینیوں کی تحریک کو انتہائی دردناک چوٹ پہنچی ہے۔

اس جنگ نے نہ صرف یہ کہ اقتصادی اور فوجی وسائل وامکانات کو تباہ کر دیا بلکہ اس سے زیادہ بڑا نقصان یہ ہوا کہ بالادست طاقت نے اسلامی ممالک و فلسطینیوں کے درمیان ناقابل تلافی تفرقہ ڈال دیا۔ ہمارا اعتقاد وایمان ہے کہ مسئلۂ فلسطین کا شرافت مندانہ حل فقط انتفاضہ کی قیادت کے سایہ میں فلسطینی عوام کی داخلی جدوجہد اور دنیا کے آزادی طلب ممالک اور اسلامی ملکوں کے درمیان ایک متحد وطاقتور محاذ کی تشکیل کے ذریعہ ہی ممکن ہوگا۔

افغانستان کے سلسلے میں، جو علاقائی بحران کا ایک مرکز ہے، اسلامی جمہوریہ ایران نے شروع ہی سے ایک واضح اور فیصلہ کن پالیسی اختیار کر رکھی ہے اور وہ اپنی پالیسی پر آج بھی پوری طرح اٹل اور ثابت قدم ہے۔ ہم ایک اسلامی، آزاد اور ناوابستہ افغانستان کے خواہاں ہیں جو اپنے پڑوسی ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے۔ ہم نے شروع ہی سے اس بات پر کافی زور دیا ہے کہ افغانستان کی جغرافیائی حدود کی بھرپور حفاظت کی جائے اور یہاں کے عوام کو یہ حق حاصل رہے کہ وہ اپنی خواہش کے مطابق اپنے ملک کی قسمت کا فیصلہ خود کر سکیں۔ اسی اصول کی بنیاد پر ہم نے اقوام متحدہ کے سابق سکریٹری جنرل کی ۵ نکاتی قرارداد کو مثبت قرار دیا ہے۔

سوویت یونین کے زوال اور علاقے میں نئے ممالک کی تشکیل کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اسلامی جمہوریہ ایران ان ملکوں کے ساتھ تعاون میں فروغ کے علاوہ اس اعتقاد کا حامل ہے کہ علاقے کے تمام ملکوں کے ساتھ ان کی قربت ان ملکوں کے درمیان اقتصادی مبادلات میں سیاسی ثابت قدمی کے لئے نہایت ممد ومعاون ثابت ہو سکتی ہے۔

**سردست ہمارے ملک میں ایسا صحت مند ماحول موجود ہے کہ خواتین علمی، ادبی، ثقافتی، ورزشی مقابلوں کے علاوہ ملک کی سیاسی، سماجی اور اقتصادی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لے سکیں اور ایرانی خواتین وسیع پیمانہ پر وسائل وامکانات سے فائدہ حاصل کر رہی ہیں۔**

دوستان عزیز!

جمہوری اسلامی ایران کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے ثقافتی امور میں اپنی اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے سماجی سرگرمیوں میں خواتین کی پسندیدہ موجودگی کا ایسا بہترین نمونہ پیش کیا ہے جو ان سبھی لوگوں کے لئے جاذبیت وکشش کا حامل ہے جو افراد کے درمیان روابط کی تشکیل میں الٰہی اور انسانی مقاصد کی پیروی کے قائل وخواہاں ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارا ملک بھی آپ کے ملک کی طرح اپنے معنوی اور روحانی اصول پر پابند ہے اور خانوادہ کی بنیاد کو ہی معاشرہ کی بنیاد قرار دیتا ہے اور اس کو ذلت آمیز مغربی ثقافت اور تمام دیگر انحرافات سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔

سردست ہمارے ملک میں ایسا صحت مند ماحول موجود ہے کہ خواتین علمی، ادبی، ثقافتی، ورزشی مقابلوں نیز ملک کی سیاسی، سماجی اور اقتصادی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لے سکیں اور ایرانی خواتین وسیع پیمانہ پر وسائل وامکانات سے فائدہ حاصل کر رہی ہیں۔

اقتصادی میدان میں خلیج فارس کے بحرانات کے خاتمہ کے بعد رونما ہونے والے جدید حالات کے دوران ایسی تحریکیں شروع ہو چکی ہیں جن کے ذریعہ انسانی طاقت اور مادی امکانات کا بھرپور استعمال کیا جا سکے اور اس کو ملک کی فلاح وبہبود کے پروگراموں میں اولیت حاصل ہو۔ تعلیم وتربیت اور ثقافتی امور کو خصوصی اولیت دی جا رہی ہے جس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ موجودہ سال کے قومی بجٹ کا ۱۱ فیصد حصہ تعلیم وتربیت کے لئے مخصوص قرار دیا گیا ہے اور اسی طرح زراعتی وصنعتی پیداوار کے سلسلے میں خود کفالتی پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے اور فقط تیل پر مشتمل اقتصادی ڈھانچے میں تبدیلی کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ ملک کے دیگر وسائل کو اقتصادی ڈھانچے کی بنیاد قرار دیا جا سکے۔

ایران کا اقتصادی نظام آزاد اقتصاد کی طرف مائل ہے جس کی وجہ سے حکومتی انحصارات میں کمی واقع ہوئی ہے اور ملک کی تعمیر نو میں دوست ملکوں کی سرگرمیوں کے لئے بھی زمین ہموار ہو گئی ہے۔

موجودہ پانچ سالہ منصوبہ کی تعمیل کے دوران ٹیکس کے ڈھانچے میں کی گئی اصلاحات، نئے کارخانوں کی تعمیر اور تجارتی معاملات میں غیر معمولی اضافہ نے ملک کے اقتصادی چہرہ کو دگرگوں بنا دیا ہے۔ اس سلسلے میں "قشم اور کیش" نامی دو اہم جزیروں کو آزاد تجارتی اور صنعتی علاقہ بنا دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ملک کی اقتصادی رونق بڑھ گئی ہے۔

خواہران وبرادران!

ہمارے انقلاب کی گزشتہ ۱۴ سالہ زندگی کے دوران ہندوستان اور ایران کے درمیان تعاونی سرگرمیوں میں قابل ذکر اضافہ ہوتا رہا ہے لیکن دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات

(باقی صفحہ ۳۹ پر)

# یوم قدس یوم اسلام ہے

امام خمینی قدس سرہ نے رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو "یوم قدس" قرار دیتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں سے یہ مطالبہ کیا کہ اس کی عظمت و اہمیت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ہر سال اس کی یاد تازہ رکھیں۔ ممکن ہے کہ یوم قدس کے نام سے ایک دن کے انتخاب کے پیچھے امام خمینی کا مقصد یہ رہا ہو کہ مسلمانانِ عالم بیت المقدس اور مقبوضہ فلسطین کو بھلا نہ سکیں بلکہ ظالم و غاصب صہیونی چنگل سے اس کی نجات و آزادی کے لئے مسلسل جدوجہد اور نبرد آزمائی کرتے رہیں، اور یہ بات فقط ان مٹھی بھر فلسطینی مسلمانوں کے بس کی نہیں ہے جنہوں نے گزشتہ چند برسوں کے دوران ایک کامیاب تحریک آزادی کی شروعات کی ہے اور اپنے ہاتھوں میں لاٹھی اور پتھر اٹھائے ہوئے صہیونی جلادوں کی جان کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ ایک مقدس مقصد کی راہ پر گامزن ہیں اس وجہ سے انھیں وحشیانہ قتل عام کا شکار بننے زخمی اور جسمانی اعتبار سے معذور رہنے اور صہیونیت و سامراجیت کی کال کوٹھریوں میں غیر انسانی مصائب و آلام اور اذیت و آزار کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تاہم ملت اسلامیہ عالم کو یہ بات ہرگز فراموش نہ کرنی چاہیئے کہ بیت المقدس کا تعلق پورے عالم اسلام سے ہے۔ اس کے علاوہ فلسطین ایک اسلامی ملک ہے جس پر دنیا کی خبیث ترین جماعتوں نے اپنا ناجائز و غاصبانہ قبضہ جما رکھا ہے۔ قدس و بیت المقدس مسلمانوں کا پہلا قبلہ ہے اور یہ غیر معمولی عظمت و تقدس کا حامل ہے لہٰذا اس کی آزادی مسلمانانِ عالم کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور مسلمانوں کو باہمی اتحاد کے ذریعہ اس کی نجات و آزادی کی فکر کرنی چاہیئے۔

واضح رہے کہ سردست امت اسلامیہ مہلک خطروں سے دوچار ہے اور ان خطروں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے انھیں ہر اعتبار سے بھرپور تیاری کرنی ہے باہمی اتحاد اور اسلامی اخوت و برادری و ہم آہنگی کے ذریعہ انھیں موجودہ اور آئندہ خطروں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں رہ گیا جب ہم لوگ بیت المقدس میں شیطان صفت ظالموں اور جلادوں کے خلاف الٰہی انتقام کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور آزادی فلسطین کے سلسلے میں امام خمینیؒ کی خواہش پوری ہو جائیگی

بقیہ:
انقلاب... تیرہویں سالگرہ

و تعاون میں اضافہ و فروغ کے سلسلے میں گزشتہ سال کو خصوصی اہمیت حاصل ہے

گزشتہ سال آپ لوگ اپنے قائد راجیو گاندھی سے محروم ہو گئے۔ ہمارے ملک کے عوام اور حکومت کے ذمہ دار افراد آپ کے اس غم میں شریک رہے۔

گزشتہ سال دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی مبادلات میں تین گنا اضافہ ہوا۔ تہران میں دستخط ہوئے جن کی وجہ سے دونوں ملکوں کے درمیان تعاون کی نئی راہیں ہموار ہو گئیں۔

گزشتہ سال دونوں ملکوں کے درمیان مختلف سیاسی، اقتصادی اور پارلمانی وفود کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہا اور تبادلۂ خیالات کے نتیجے میں باہمی تعاون میں اضافہ کی زمین مزید ہموار ہو گئی۔

ان اہم ارتقائی تبدیلیوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اور دنیا کے ایک انتہائی حساس اور اہم علاقے میں دونوں ملکوں کی موجودگی نیز نسل پرستی و سامراجیت سے الگ دنیا کی تشکیل کے سلسلے میں دونوں ملکوں کی یکساں اور مشترکہ خواہش و کوشش ہم لوگوں کو اس واضح حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے کہ تمام علاقائی اور بین الاقوامی شعبوں میں دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات میں عملی اضافہ دکھائی دے گا۔

ایک روشن مستقبل کی امید کے ساتھ
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

# عالمی اسلامی تحریکوں پر امام خمینیؒ کے افکار و عقائد کے اثرات کا

## اجمالی تجزیہ

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی انقلاب اسلامی ایران کی عظیم الشان سالگرہ کے موقع پر تہران میں "اسلامی افکار کانفرنس" کا انعقاد عمل میں آیا جس میں عالم اسلام کے سیکڑوں ممتاز علماء و دانشوروں نے شرکت کی۔ کانفرنس کے ابتدائی اجلاس میں نامور دانشوروں نے بین الاقوامی اسلامی تحریکوں پر امام خمینیؒ رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے افکار و عقائد کے اثرات پر غور و فکر کیا۔

کانفرنس کے افتتاحیہ اجلاس کے دوران لبنان کے عظیم اسلامی دانشور علامہ فضل اللہ نوری نے دنیائے اسلام کے سیاسی و سماجی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے ہر شعبۂ حیات میں امام خمینیؒ کی ہدایت و رہنمائی کی طرف اشارہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ امام خمینیؒ نے حوزہ ہای علمیہ اور دینی درسگاہوں کے سلسلے میں جو عدیم المثال نظریہ پیش کیا ہے اس کی بھرپور پیروی کی جانی چاہیئے۔

اس کے بعد ممتاز دانشور ڈاکٹر کلیم صدیقی نے مسلمان اور جدید عالمی نظام کے سلسلے میں امام خمینیؒ کے ارشادات کا تجزیہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ امام خمینیؒ کی قیادت میں انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے ساتھ اسلام کی سیاسی ثقافت کو غیر معمولی تقویت حاصل ہوگئی۔ انھوں نے ہر سطح پر اسلام کے عالمی نظریہ کی عملی موجودگی کو امر لازم قرار دیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے اپنی تقریر کے دوران مغربی سامراج کے اغراض و مقاصد، مارکسی نظام کی شکست اور دنیائے اسلام کی بعض اہم پریشانیوں کی وضاحت پیش کی اور یہ یاد دلایا کہ فقط اسلام ہی اس تاریخی تجزیہ و عالمی طرز فکر کا حامل ہے جو دنیا کے تمام مظلوموں اور پسماندہ لوگوں کو آزادی و استقلال کی دولت سے مالا مال کر سکتا ہے۔

فلسطین کے بلند مرتبہ دانشور محمد الکفراوی نے مقبوضہ علاقے میں مسلمانوں کی موجودہ صورت حال کا ذکر کیا اور بتایا کہ نامساعد حالات میں بھی علمائے بیت المقدس کس طرح اسلامی سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ انھوں نے فلسطینی مسلمانوں کے سلسلے میں امام خمینیؒ اور اسلامی انقلاب کے موجودہ قائد کی خصوصی توجہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین کی انتفاضہ تحریک فلسطینی مظلوموں کی اپنی تحریک ہے جو انقلاب اسلامی ایران کے نعروں اور اعلیٰ معیاروں پر مشتمل ہے۔

ملیشیا کے ممتاز دانشور پروفیسر "ہادی آونگ" نے امام خمینیؒ کو عصر حاضر کی صادق ترین شخصیت قرار دیتے ہوئے کہا کہ امام خمینیؒ کی علمی، اخلاقی اور عملی یادگار کو اس لائحۂ عمل کی حیثیت حاصل ہے جس کو ہر دور میں بروئے کار لایا جا سکتا ہے؟ پس فرزندان انقلاب اسلامی کا فریضہ ہے کہ وہ اس راہ و روش کو فروغ دیں۔

انڈونیشیائی پروفیسر نے عالم اسلام کی موجودہ حساس صورت حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانان عالم کو اپنے اسلامی اتحاد کی حفاظت کرتے ہوئے اسلام دشمن مغربی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔

دمشق یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر زحیلی نے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ و اختلاف کے نقصانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ انقلاب اسلامی ایران نے پوری دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ مذہب بھی ایک ملک میں اقتدار کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں سنبھال سکتا ہے اور الٰہی نظام حکومت کو عملی جامہ پہنا سکتا ہے۔ انھوں نے سوویت یونین کے مارکسی نظام حکومت کے زوال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ سردست ہم لوگ انتہائی دشوار مرحلہ سے گزر رہے ہیں لہٰذا ہر ممکن مسائل

(باقی ص ۲۶ پر)

بمناسبت ۱۲ فروردین

# یومِ جمہوریِ اسلامیِ ایران

یومِ جمہوری اسلامی اس عظیم و تاریخ ساز دن کی یاد تازہ کرتا ہے جب ایران کے جانباز اور انقلابی عوام نے استصواب عامہ کے دوران ٹھوس اور مستحکم ارادہ و فیصلہ کے ساتھ ۹ و ۱۰ فی صد اکثریت سے "جمہوری اسلامی" کی بھرپور حمایت کی تھی اور یہ اعلان کیا تھا کہ اس میں ایک لفظ کی کمی یا اضافہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اس حمایت و طرفداری کے ذریعہ ملت اسلامیہ ایران نے اپنے قائد عظیم الشان امام خمینیؒ سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ ہزاروں شہیدوں، مجروحوں اور جسمانی اعتبار سے معذور لوگوں کی گرانقدر اور عدیم المثال قربانیوں کے نتیجے میں حاصل ہونے والی اسلامی جمہوریت کا ڈٹ کر دفاع کرے گی اور شہیدوں کے مقدس خون کے سایہ میں ملک کے تمام طبقوں کے درمیان باہمی اتحاد و تعاون کی حفاظت کرے گی۔ ایرانی عوام نے اس موقع پر یہ بھی معاہدہ کیا تھا کہ اسلامی انقلاب کو اس کی حقیقی راہ یعنی راہ "لا شرقیہ و لا غربیہ" سے منحرف نہ ہونے دیں گے۔ چنانچہ ایرانی عوام فقط زبانی نہیں بلکہ عملی اعتبار سے متعدد بار اس بات کا ثبوت فراہم کر چکے ہیں کہ وہ اپنے خونیں معاہدہ پر کاربند ہیں۔

یومِ جمہوری اسلامی قائد امت امام خمینیؒ کی ملکوتی روح کے ساتھ تجدید معاہدہ کا دن ہے تاکہ ملت اسلامیہ ایران اپنے عزم محکم و ٹھوس ارادہ کے ساتھ دوبارہ یہ معاہدہ کر سکے کہ جب تک اس کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی رہے گا وہ اس انقلاب کی گرانقدر نعمتوں کی حفاظت کرتی رہے گی اور اس کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ نہ محسوس کرے گی۔

یہ اس تاریخی دن کی سالگرہ کا موقع ہے جب ملک کے لاکھوں افراد نے اسلامی جمہوری حکومت کی تشکیل کی حمایت میں ووٹ دیا تھا اور ظالم شاہی نظام حکومت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریخ کے کوڑے دان میں پھینک دیا تھا۔

ایران کے مجاہد و انقلابی عوام اپنے قائد کی ہدایت و رہنمائی کے مطابق اس موقع پر برسوں سے عظیم مظاہرے اور اجتماعات کرتے چلے آرہے ہیں اور "استقلال، آزادی، جمہوری اسلامی" کے فلک شگاف نعرے لگاتے چلے آرہے ہیں۔ یہی وہ دن ہے جب ایرانی عوام نے اپنے نعروں کے ذریعہ اپنے مطالبہ کا اعلان کیا تھا اور کو مخصوص عشق و دلچسپی کے ساتھ استصواب عامہ میں شرکت کی تھی جو ایران کی تاریخ میں سب سے بڑا ریفرینڈم تھا اور جس میں ایرانی عوام نے اسلامی جمہوری حکومت کی تشکیل کی حمایت میں ووٹ دیا تھا۔

رہبر انقلاب اسلامی امام خمینیؒ نے اس تاریخ ساز موقع پر جاری کئے گئے اپنے ایک بیان میں اس دن کو "اللہ کی حکومت کا پہلا دن" قرار دیا تھا اور اس دن کو عظیم اسلامی اور قومی عید کے نام سے موسوم کیا تھا اور عوام سے مطالبہ کیا تھا کہ اس دن عید منائیں اور اس کی یاد ہمیشہ تازہ رکھیں کیونکہ اس دن ۲۵۰۰ سالہ ظالم شاہی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ملک و ملت کو شیطانی تسلط و دباؤ سے پوری طرح نجات حاصل ہو گئی اور ملک پر کمزور و پسماندہ لوگوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ ○

# حزب اللہ لبنان کے جنرل سکریٹری حجت الاسلام سید عباس موسوی کی شہادت

## پر سیاسی رہنما اور علماء کے تاثرات

کچھ دنوں قبل لبنانی مسلمانوں کے اہم و سرگرم رہنما حجت الاسلام سید عباس موسوی اوران کے گھر والے اسرائیلی ایجنٹوں کے ہاتھوں شہادت سے ہم آغوش ہوگئے۔ اس خبر سے فقط لبنانی مسلمانوں پر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں اور آزادی پسند لوگوں پر غیر معمولی سوگ طاری ہوگیا۔ ذیل میں حجت الاسلام موسوی کی شہادت پر دنیائے اسلام کی نامور شخصیتوں کے تاثرات کی جھلک پیش کی جاتی ہے۔

## مستقبل قریب میں انقلابی اسلام اہم عالمی محاذوں پر فتح حاصل کر لے گا

حجت الاسلام احمد خمینی

حجت الاسلام سید احمد خمینی نے لبنانی رہنما حجت الاسلام عباس موسوی کی شہادت پر جاری کئے گئے اپنے پیغام میں ارشاد فرمایا کہ اس رہبر عزیز کی شہادت نے اس حقیقت کو اور واضح کر دیا ہے کہ جہاد و شہادت اور جد وجہد و جنگ کے علاوہ انقلابی عوام کے سامنے باطل طاقتوں سے ٹکر لینے کے لئے کوئی دوسرا چارہ کار باقی نہیں رہ گیا ہے۔

اپنے تعزیتی پیغام میں انہوں نے کہا:

عظیم اسلامی رہنما اور حزب اللہ لبنان کے جنرل سکریٹری حجت الاسلام سید عباس موسوی کی مظلومانہ شہادت نے ان تمام لوگوں کے قلب کو مجروح کر دیا ہے جو دشمنان اسلام کے خلاف جہاد و نبرد آزمائی کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس عظیم مجاہد کو اس کا عظیم مقصد (شہادت) حاصل ہوگیا۔ خداوند عالم انہیں یہ عظیم مرتبہ مبارک کرے۔

سید عباس موسوی اس عظیم انقلابی اسلام کے فرزند تھے جو مستقبل قریب میں دنیا کے تمام اہم محاذوں پر فتح حاصل کرے گا۔ ان کی مظلومانہ شہادت نے دنیا کے تمام انقلابی افراد پر یہ واضح کر دیا کہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے جہاد و شہادت اور جد وجہد و نبرد آزمائی کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ کار نہیں رہ گیا ہے۔ میں اس موقع پر امام زمانہ عج ملت اسلامیہ لبنان، حزب اللہ لبنان اور دنیا کے تمام سوگواروں کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں خداوند عالم امت انقلابی لبنان اور شہید و جملہ شہداء کے گھر والوں اور تمام سوگواروں کو صبر عطا فرمائے۔

### حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی کا پیغام:

اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی نے لبنانی رہنما حجت الاسلام سید عباس موسوی کی شہادت پر مندرجہ ذیل پیغام جاری کیا۔

"روحانی مجاہد اور انقلابی تحریک "حزب اللہ لبنان" کے جنرل سکریٹری حجت الاسلام سید عباس موسوی کی شہادت کے موقع پر امام زمانہ عج رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای، ملت انقلابی لبنان و فلسطین اور تمام دیگر سوگواروں کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں۔ اس مرد مجاہد کو صیہونی جلادوں نے اسلامی ارمانات و مقاصد اور مظلوم

لبنانی و فلسطینی عوام کی حمایت کی راہ میں شہید کر دیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہولناک جرم انسانی حقوق کی حفاظت کے نام نہاد ٹھیکیداروں کی رسوائی کی سند ہے لیکن ان کی یہ خیالات و جہرانہ راہ و روش نہ فقط یہ کہ فلسطین اور لبنان کے مسلمانوں کی حق پسندانہ جد و جہد میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا کر سکے گی بلکہ اس سے ظلم و ستم کے خلاف کی جانے والی جد و جہد اور زیادہ گہری اور موثر ہو جائے گی۔"

## حجت الاسلام مہدی کروبی کا تعزیتی پیغام :-

ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر حجت الاسلام مہدی کروبی نے اس مظلومانہ شہادت پر درج ذیل پیغام جاری کیا۔

شہادت کی سرخ راہ آل محمدؐ و علی علیہ السلام کی راہ ہے۔ (امام خمینی)

صیہونی حکومت کے ذریعہ مجاہد روحانی حجت الاسلام عباس موسوی کی شہادت گہرے غم و افسوس کا باعث ہوئی۔ امریکی حمایت و سرپرستی کے سایہ میں پلنے والی صیہونی حکومت ہر روز فلسطین پر نئے مظالم ڈھاتی چلی آ رہی ہے۔ فلسطین میں ہر روز انقلابی مسلمانوں اور اداروں پر اسرائیلی تجاوز میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فلسطین و لبنانی مسلمان شربت شہادت پیتے چلے جا رہے ہیں۔

درحقیقت صیہونی حکومت کی بربریت و وحشیانہ حرکت کا خاتمہ اسی وقت ممکن ہوگا جب فلسطین و لبنان ہی نہیں بلکہ دنیا کی تمام حزب اللّٰہی طاقتیں اس پر ٹوٹ پڑیں۔ واضح رہے کہ اسلامی اقوام کے درمیان جب تک یہ کینسر باقی رہے گا مسلمانوں کو ظلم و تجاوز سے نجات نہ حاصل ہو سکے گی۔"

## پاکستانی وزیر اعظم نواز شریف کا اظہار افسوس :

پاکستانی وزیر اعظم نواز شریف نے حجت الاسلام سید عباس موسوی کی شہادت پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کا ملک دنیا کی تمام دہشت گردانہ تحریکوں کی مذمت کرتا ہے۔

اسلامی جمہوری خبر رساں ایجنسی کے خصوصی نامہ نگار کے ساتھ اپنی تازہ ترین ملاقات و گفتگو کے دوران انہوں نے اقتصادی تعاون تنظیم (ECO) کے سلسلے میں کہا کہ مرکزی ایشیائی ممالک کے تعاون سے یہ ایک مؤثر تنظیم بن سکتی ہے۔

---

بقیہ :

## تعلیمات قرآن

ماحول سے نجات عطا کر دیتی تھی اور انسانی فکر کے سمندر میں غوطہ لگانے لگی تھا۔

جی ہاں ! ان توحید پرست نوجوانوں نے اس آلودہ دنیا کو جو اپنی وسعت کے باوجود ایک قید خانہ کی طرح تھی ترک کر دیا اور اس بظاہر تاریک غار کی طرف روانہ ہو گئے۔

بالکل پاک دامن یوسف کی طرح جس سے بار بار یہ کہا گیا کہ اگر وہ عزیز مصر کی خوبصورت بیوی کی خواہش نفس کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے تو انھیں تنگ و تاریک قید خانہ میں مصائب آمیز زندگی بسر کرنی پڑے گی۔ لیکن اس حوصلہ شکن ماحول میں بھی یوسف کی ثابت قدمی برقرار رہی اور انہوں نے بارگاہ خداوندی میں یہ حیرت انگیز جملہ ارشاد فرمایا۔

"رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ والا تصرف عنی کیدھن اصب الیھن" اے پروردگار! قید خانہ تمام درد و مصائب و آلام کے باوجود مجھے اس آلودگی سے زیادہ محبوب و عزیز ہے جس کی طرف مجھے یہ لوگ دعوت دے رہے ہیں۔ اگر تو نے مجھے ان لوگوں کے برے خیالات سے محفوظ نہ رکھا تو میں ان کے فریب کے جال میں گرفتار ہو جاؤں گا۔ (سورۂ یوسف آیت ۳۳)

---

بقیہ :

## امریکہ ... دہشت گردی

رہبر انقلاب اسلامی نے عصر حاضر کو اہم اور عظیم کام انجام دینے کا زمانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ مذہب دشمن ماحول میں دین و مذہب کی بنیاد پر حکومت کی تشکیل اور دنیا کے ایک تہائی حصے پر حکومت کرنے والی حکومت سوویت یونین کا ناقابل یقین زوال کے زمانے میں اسلامی تحریکوں کی ترقی اور خوشحالی کا یہ عالم ہے کہ الجزائر کے عوام اسلامی نظام حکومت کا انتخاب کرتے ہیں لیکن جمہوریت کے ٹھیکیدار جمہوری اصولوں پر منعقد ہونے والے چناؤ کی مخالفت کرنے لگتے ہیں لیکن انھیں اس حقیقت کا اندازہ نہیں ہے کہ یہ الٰہی وعدوں کے تکمیل کا زمانہ ہے اور ان وعدوں کے پورا ہونے میں ہمیں کوئی شک نہیں ہے۔

# کشکول

## آئینِ محمدی

یونس بن ظبیان کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا:
"اے یونس! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔" میں نے عرض کیا
"فرزندِ رسول! میں خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاچکا ہوں۔"
ارشاد فرمایا: "آسان آئینِ محمدی یہ ہیں۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ نماز قائم کرنا۔ | ۴۔ حج بیت اللہ کرنا۔ |
| ۲۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ | ۵۔ امامؑ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا۔ |
| ۳۔ ماہِ رمضان میں روزہ رکھنا۔ | ۶۔ مومنین کے حقوق ادا کرنا۔ |

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص کسی مومن کے حق کو ادا نہیں کرتا اسے خداوند عالم قیامت کے دن پانچسو سال تک حساب کے لئے کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ اس کے پسینے سے نہر جاری ہو جائے۔ اس کے بعد خداوند عالم کی جانب سے منادی یہ ندا دے گا۔" یہ وہی ظالم و ستمگر ہے جس نے حق خدا ادا نہیں کیا ہے۔ ارشاد ہوگا۔ چالیس سال تک اس کی سرزنش کی جائے اور اس کے بعد حکم جاری ہوگا کہ اس کو جہنم میں پھینک دیں۔"

(خصالِ صدوق)

### نادان سے اللہ بچائے:

ایک راہگیر ایک مکان کی چھت کے اوپری حصہ پر پلاسٹر کر رہا تھا۔ اس نے نیچے سے پلاسٹر لگانا شروع کیا اور آخر میں اوپر چھت تک پہونچ گیا لیکن اب اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ نیچے کیسے اترے۔ لوگ ایک بوڑھے نادان آدمی کو بلا لائے تاکہ وہ کوئی ترکیب بتائے۔ اس نے کہا۔ ایک مضبوط رسی اوپر پھینک دی جائے۔ راہگیر رسی کو اپنی کمر میں باندھ لے اور لوگ اس کو نیچے کی طرف کھینچ لیں۔ جیسے ہی لوگوں نے رسی کھینچی راہگیر چھت سے نیچے گرا اور فوراً مر گیا۔

راہگیر کے گھر والوں نے اس بوڑھے آدمی کا گریبان پکڑ لیا اور اس سے کہنے لگے تو نے جان بوجھ کر اسے مار ڈالا۔

اس نادان بوڑھے نے کہا: "میں نے اسی ترکیب سے اپنے باپ کو کنویں سے باہر نکالا تھا اور وہ نہیں مرا۔ درحقیقت اس آدمی کی اجل آگئی تھی ورنہ اسے مرنا نہیں چاہیے تھا!!

### انعام یا سزا؟

ایک شخص کو عبدالملک بن مروان کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس پر مخالفین کے ہمراہ حاکم کے خلاف بغاوت کا الزام تھا۔ عبدالملک نے حکم دیا کہ اس آدمی کی گردن ماری جائے۔ اس نے کہا: "اے امیر میں تو تجھ سے انعام کا طالب ہوں اور تو میری گردن مارنے کا حکم دے رہا ہے۔" اس نے کہا کیسے؟ اس نے جواب دیا: "خدا کی قسم میں نے اس آدمی کے ہمراہ بغاوت میں شرکت نہیں کی تھی بلکہ میں تو آپ کو فائدہ پہونچانا چاہتا تھا۔ دراصل میں ایک منحوس آدمی

ہوں۔ میں اب تک جس کے ساتھ بھی رہا ہوں وہ مغلوب ہوا ہے۔ اگر میری بات پر یقین نہ آئے تو عملی ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔ اگر میں اس کے ساتھ نہ ہوتا تو وہ ہرگز مغلوب نہ ہوتا۔"

عبدالملک اس آدمی کی بات سن کر ہنسنے لگا اور اسے آزاد کر دیا۔

(جمال الخواطر)

## سقراط کے آخری دن:۔

جب حکیم سقراط کے قتل کا حکم جاری ہوا تو ان کی بیوی اور شاگرد روتے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ سقراط نے نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ اپنی بیوی سے پوچھا: "تم کیوں رو رہی ہو؟"

بیوی نے کہا: "میں اس لئے رو رہی ہوں کہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔"

سقراط نے کہا: "کیا تم یہ پسند کرتی ہو کہ میں قاتل ہوتا؟"

بیوی نے کہا: "میں اس لئے رو رہی ہوں کہ تمہیں بے گناہ قتل کیا جا رہا ہے۔"

سقراط نے کہا: "کیا تمہیں یہ پسند تھا کہ میں گناہ گار ہوتا اور قتل کر دیا جاتا؟"

شاگردوں نے پوچھا: "ہم لوگ آپ کے جنازہ کو کیا کریں گے؟"

اس نے کہا: "جنگل میں پھینک دینا۔"

ان لوگوں نے کہا: "جنگل میں آپ کا جنازہ درندوں سے محفوظ نہ رہے گا۔"

سقراط نے کہا: "درندوں کو روکنے کے لئے ہمارا ڈنڈا جنازہ کے قریب رکھ دینا۔"

ان لوگوں نے کہا: "مرنے کے بعد آپ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکیں گے۔ ایسی حالت میں ڈنڈا رکھنے سے کیا فائدہ؟"

سقراط نے کہا: "جب میرے اندر حس و حرکت نہ ہوگی تو درندوں کے ذریعہ پہونچائی جانے والی چوٹ بھی محسوس نہ ہوگی۔"

## سنجیدہ جواب

ایک دن کریم خان زند عدالت گاہ میں بیٹھا ہوا لوگوں کی شکایت سن رہا تھا اور ظالموں کے مظالم کی روک تھام کے لئے لازمی احکام بھی جاری کر رہا تھا۔ تمام دن مقدموں کی سماعت کے بعد وہ اپنے محل کی طرف واپس جانا چاہتا تھا کہ اچانک اسے ایک آدمی کی فریاد سنائی پڑی۔ یہ فریادی انصاف کا طالب تھا۔ کریم خان نے اس سے پوچھا "تو کون ہے؟" اس نے کہا "میں ایک تاجر ہوں۔ چور میرا سارا مال چرا لے گئے۔" کریم خان نے پوچھا "جب وہ لوگ تیرا مال چرا رہے تھے اس وقت تو کیا کر رہا تھا؟" تاجر نے جواب دیا "اس وقت میں سو رہا تھا۔"

کریم خان نے پوچھا: "کیوں سو رہا تھا؟"

تاجر نے جواب دیا "میں نے یہ سوچا تھا کہ تو جاگ رہا ہے۔"

کریم خان کو تاجر کا یہ جواب اچھا لگا۔ اس نے وزیر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اس تاجر کے مال کی قیمت ادا کر دو۔ چور سے مال برآمد کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔"

(تاریخی حکایات)

بقیہ: کندہ کاری ...

کے لئے کہیں کہیں گیس کا استعمال بھی کیا جانے لگا ہے۔ بعض ظروف شکل کے اعتبار سے ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں تارکول یا لاکھ نکالنے کے لئے بھٹی یا انگیٹھی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انھیں معمولی ضرب یا حرارت سے ہی علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔

اس عمل سے گزر جانے کے بعد ظرف کو مٹی کے تیل یا اس قسم کے دیگر مواد سے صاف کیا جاتا ہے۔ تاکہ جو تارکول اس پر لگایا گیا ہے وہ بالکل دور ہو جائے۔

# چودہ ؟ ایک انعامی مقابلہ

**برادرانِ وخواہرانِ اسلام ـــ سلام علیکم**

آپ لوگوں کو یہ معلوم ہو کر یقیناً خوشی ہوگی کہ اپنے نوجوان ساتھیوں کی دینی لگن اور مذہبی دلچسپیوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ماہنامہ "راہِ اسلام" نے اپنے گذشتہ شماروں میں چودہ سوال۔ انعامی مقابلے کا جو پروگرام شروع کیا تھا وہ بحمد للہ آج بھی جاری ہے۔ ذیل میں پوچھے گئے چودہ سوالوں کا صحیح جواب لکھنے والوں کو مندرجہ ذیل انعامات دیئے جائیں گے۔ انعامات کی رقم یقیناً حقیر ہے مگر اس سے اسلامی موضوعات میں دلچسپی رکھنے والے بھائیوں اور بہنوں کی حوصلہ افزائی مقصود ہے۔ صحیح جواب ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل [illegible] ہے واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے جوابات کو مقابلے میں شامل نہیں کیا جاسکے گا۔ ادارہ کا فیصلہ حتمی اور آخری ہوگا۔ اگر صحیح جوابات کی تعداد زیادہ ہوئی تو فیصلے کے لئے قرعہ اندازی کا سہارا لیا جائے گا۔ خداوند عالم سب لوگوں کو علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

**انعامات:** پہلا انعام، ایک کتاب، مبلغ سو روپے نقد۔ دوسرا انعام، ایک کتاب، مبلغ پچھتر روپے نقد۔ تیسرا انعام، ایک کتاب، مبلغ پچاس روپے نقد

## کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۔ مندرجہ ذیل آیات قرآن مجید کے کس سورہ کی کونسی آیات ہیں اور ان کا کیا مطلب ہے؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ○ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ○

۲۔ مندرجہ ذیل عبارت قرآن مجید کے کس آیت کا ترجمہ ہے؟

(روزوں کا) مہینہ رمضان ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کا رہنما ہے اور اس میں رہنمائی اور (حق وباطل کے) تمیز کی روشن نشانیاں ہیں (مسلمانو) تم میں سے جو شخص اس مہینہ میں اپنی جگہ پر ہو تو اسے چاہیئے کہ روزہ رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا پھر سفر میں ہو تو اور دنوں میں (روزہ کی) گنتی پوری کرے۔ خدا تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنی چاہتا اور (شمار کا حکم اس لئے دیا ہے) تاکہ تم (روزوں کی) گنتی پوری کرو اور تاکہ خدا نے جو تم کو راہ پر لگا دیا ہے اس نعمت پر اس کی بڑائی کرو اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔

۳۔ قرآن مجید میں سجدۂ واجب کن سوروں میں ہیں؟ یہ سجدہ کن حالتوں میں واجب ہوتا ہے؟

۴۔ حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پانچ نام والقاب لکھیئے۔

۵۔ دھۂ فجر، یوم پاسدار، یوم مستضعفین اور یوم قدس کب اور کیوں منایا جاتا ہے۔

۶۔ امام خمینیؒ کے فتاویٰ کی روشنی میں لکھیئے کہ معاملات خرید وفروخت میں سچی یا جھوٹی قسم کھانے کے متعلق کیا حکم ہے؟

۷۔ امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ کی وصیت کے مندرجہ ذیل اقتباس میں خالی جگہ پُر کیجئے!

وہ گروہ جو شیطانی ...... رکھتا ہے اور اسلام کو حکومت و ...... سے جدا سمجھتا ہے۔ ان ...... کو یہ بتا دینا چاہئے کہ ...... رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ...... میں جتنے احکام ...... وحکومت کے سلسلہ میں پائے جاتے ہیں اتنے احکام کسی اور موضوع سے متعلق ...... نہیں ہوئے ہیں۔

۸۔ امام ضامن کون سے امام کو کہتے ہیں؟

(الف) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام۔
(ب) حضرت امام علی نقی علیہ السلام۔
(ج) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔
(د) حضرت امام علی رضا علیہ السلام۔

۹۔ دستور زبان فارسی میں "جملۂ تعجبی" اور "اصوات" کسے کہتے ہیں؟

۱۰۔ حضرت سلطان سید عباس کا روضہ مبارک ایران میں کس جگہ ہے؟ آپ کس معصومؑ امام کے بھائی ہیں؟

۱۱۔ مندرجہ ذیل کلمات کی وضاحت کے لئے چند جملے لکھیئے۔

(باقی [illegible] پر)

شمارہ ۹۶ ماہنامہ راہ اسلام

# صحیح جوابات

ماہنامہ راہ اسلام

کے شمارہ ۹۴ میں پوچھے گئے سوالات کا جواب حاضر خدمت ہے
انعامی مقابلے میں شرکت کرنے والوں سے التماس ہے کہ سوالوں کا جواب مختصر لکھا کریں۔

۱۔ مذکورہ آیت سورہ بقرہ کی آیت ۲۴۵ ہے اور اس کا مطلب ہے:
"ہے کوئی جو خدا کو قرض حسنہ دے تاکہ خدا اس کے مال کو اس کے لئے کئی گنا بڑھا دے اور خدا ہی تنگ دست کرتا ہے اور وہی کشائش دیتا ہے اور اسی کی طرف سب کے سب لوٹا دئے جاؤ گے۔"

۲۔ سورہ ناس آیت اول تا ۶

۳۔ جنگ موتہ میں یہ جنگ ملک شام کے قریہ موتہ میں سن آٹھویں ہجری قمری میں واقع ہوئی۔

۴۔ ۲۰ جمادی الثانی ۔ یوم خواتین۔

۵۔ احکام میں تقلید کسی مجتہد کے فتوے کے مطابق عمل کرنے کا نام ہے اور ایسے مجتہد کی تقلید کرنی چاہیے جو مرد بالغ عاقل، شیعہ اثنا عشری، حلال زادہ، زندہ اور عادل ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ایسے مجتہد کی تقلید کرے جو دنیا پر حریص نہ ہو اور دوسرے مجتہدین سے اعلم ہو یعنی حکم خدا کے سمجھنے میں اپنے زمانے کے تمام مجتہدین سے ماہر تر ہو۔

۶۔ نماز پنجگانہ یومیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل نمازیں واجب ہیں۔ ۱۔ نماز آیات ۲۔ نماز میت ۳۔ نماز طواف خانہ کعبہ ۔ ۴۔ ماں باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں ۵۔ وہ نماز جو اجارہ نذر قسم اور عہد کی وجہ سے واجب ہو گئی ہو۔

۷۔ حدیث کے لغوی معنی "خبر" اور اصطلاحی معنی قول، فعل اور تقریر معصوم کی اطلاع ہے۔

۸۔ "اگر آپ حضرات یہ توقع رکھتے ہیں کہ تمام امور ایک ہی شب میں اسلام اور خداوند تعالیٰ کے احکام کے مطابق تبدیل ہو جائیں تو یہ ایک بہت بڑی بھول ہے، پوری تاریخ بشریت میں نہ اس قسم کا معجزہ رونما ہوا ہے اور نہ ہوگا۔"

۹۔ جملہ تعجبی اس جملہ کو کہتے ہیں جس میں گوینده کے روحی ہیجان کی حالت بیان کی گئی ہو۔

۱۰۔ (الف) حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی
(ب) رہبر معظم آیت اللہ سید علی خامنہ ای
(ج) امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ
(د) شاہ فہد

۱۱۔ صوبہ خوزستان میں۔

۱۲۔ سفیر محترم جناب ابراہیم رحیم پور کا بیان ہے۔ راہ اسلام شمارہ ۸۴ صفحہ ۲۵ پر شائع کیا گیا۔

۱۲۔ پہلا پنجسالہ منصوبہ ۱۹۵۱ء میں شروع ہوا اور ۱۹۹۰ء میں سات مکمل ہو گئے۔

۱۳۔ شیخ ابوالفضل۔ ○

## بقیہ: چودہ؟ ایک انعامی مقابلہ

(الف) شب قدر (ب) شب برات
(ج) شب معراج (د) شب عاشور

۱۲۔ روز تاسیس جمہوری اسلامی ایران کون سی تاریخ ہے؟
(الف) یکم فروری (ب) یکم اپریل
(ج) ۱۱ فروری (د) ۱۳ نومبر

۱۳۔ حکومت ہند نے اردو خبر گزاری ادارے کی تاسیس و تشکیل کا جو اعلان کیا تھا، اس کو عملی جامہ پہنانے کا کام کس خبر گزاری ادارے کے سپرد کیا گیا ہے؟

۱۴۔ عالمی اردو کانفرنس کا دو سراسہ روزہ جشن مولود کعبہ کب اور کہاں منعقد ہوا؟ اس جشن میں ایران کے کن خصوصی مہمانوں نے شرکت فرمائی؟

○ ○ ○

# اہم خبریں

## قائد انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای کی طرف سے مجلس تعزیت کا انعقاد

دفتر مقام معظم رہبری کی اطلاع کے مطابق

کچھ دنوں قبل حجت الاسلام سید عباس موسوی کی شہادت کے سلسلے میں ایک مجلس تعزیت منعقد ہوئی جس میں ملک کے نامور علماء کے علاوہ انقلابی مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے بھی شرکت فرمائی۔

مجلس تعزیت کے سلسلے میں جاری کئے گئے اعلان میں اظہار تعزیت و تاسف کے ساتھ یہ کہا گیا کہ اس شہید کا خون ناحق صیہونی حکومت کے خلاف لبنانی اور فلسطینی مسلمانوں کی جدوجہد کو اور زیادہ ٹھوس اور مستحکم بنا دے گا۔

## سید عباس موسوی کی شہادت اسرائیل کی سرکاری دہشت گردی کا دوسرا نمونہ

پچھلے مہینے اسرائیلی ہیلی کاپٹروں نے اپنے وحشیانہ اقدام کے دوران سید عباس موسوی کی گاڑی پر بمباری کر کے انہیں، ان کی بیوی، ان کے کمسن بچے اور کچھ ساتھیوں کو شہید کر ڈالا۔

اگر اس ظالم حکومت کے گزشتہ سیاہ کارناموں کو نگاہ میں رکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ علامہ موسوی کی شہادت اسرائیلی حکومت کا تازہ ظلم نہیں ہے کیونکہ اس غاصب حکومت کی بنیاد قتل و غارت گری اور ظلم و تجاوز پر قائم ہے اور ظالم حکومت سے ظلم کے علاوہ کسی دوسری چیز کی امید نہیں کی جا سکتی ہے لیکن اس ظلم کے سلسلے میں بین الاقوامی تنظیموں کی خاموشی اور انسانی حقوق کے نام نہاد ٹھیکیدار ملکوں کی چشم پوشی یقیناً غور طلب ہے۔

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ علامہ سید عباس موسوی کی یہ مظلومانہ شہادت اسرائیل کی سرکاری دہشت گردی کا دوسرا اہم نمونہ ہے اور دوسری طرف اس واقعہ کی روشنی میں لبنانی مسلمانوں کی مظلومیت بھی منظر عام پر آجاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ لبنانی رہنما سید عباس موسوی کی شہادت لبنانی مجاہدوں کو اپنے مقصد کی راہ میں اور زیادہ ثابت قدم بنا دے گی اور وہ آخری کامیابی تک اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں کو جاری رکھیں گے۔ دوسری طرف یہ شہادت فلسطینی تنظیم "انتفاضہ" کی انقلابی اور مجاہدانہ سرگرمیوں میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دے گی اور ان شہادت طلب انقلابی نوجوانوں کے لئے ایک خوشخبری ثابت ہو گی۔

اگر آیت اللہ بہشتی اور امام خمینیؒ کے ۷۲ ساتھیوں کی شہادت، اگر دیگر علماء ایران کی شہادت اور مسلط کردہ جنگ کے دوران ہزاروں ایرانی جوانوں کی شہادت ملت ایران کے اٹل ارادہ میں رکاوٹ نہیں پیدا کر سکی اور فرزندان توحید اسلامی انقلاب کی نعمتوں اور برکتوں کی حفاظت کے فرائض انجام دیتے رہے تو حزب اللہ لبنان کے روحانی و سیاسی پیشوا کی شہادت لبنانی مسلمانوں پر اپنے اثرات ضرور قائم کرے گی۔

وہائٹ ہاؤس اور تل ابیب کے حاکموں کو اچھی طرح معلوم ہونا چاہئے کہ ساری دنیا کے اسلامی مجاہدین شہادت کی امید کے ساتھ اس راہ پر گامزن ہیں اور اسی یقین کے ساتھ سالہا سال سے دشمن کی گولیوں کا سامنا کر رہے ہیں چنانچہ شہید عباس موسوی نے بھی اپنی شہادت سے ایک ہفتہ قبل اپنی ایک تقریر کے دوران شہادت کو عظیم تحفۂ الٰہی سے تعبیر کیا تھا۔

بہرحال صیہونی حکومت کا حالیہ ظالمانہ اقدام ایک بار پھر اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ مسئلۂ فلسطین کا واحد حل صفحۂ ہستی سے اسرائیل کی نابودی ہے۔ اس مسئلہ کو گفتگو و مذاکرۂ صلح کے ذریعہ نہیں بلکہ ایمان پر منحصر توپوں کے ذریعہ بر میدان میں صیہونی جلادوں کے خلاف براہ راست مقابلے سے حل کیا جا سکتا ہے۔ ○

# امریکہ اور اسرائیل کی سرکاری دہشت گردی

یوم میلاد باسعادت حضرت مہدی آخرالزماں کے موقع پر فلصانہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای نے اسلامی احکام کی پیروی اور اسلامی حاکمیت کے لئے خصوصی جدوجہد و کوشش پر زور دیا تاکہ امام زمانہؑ کے ظہور کی زمین ہموار ہو جائے۔ اس سلسلے میں انھوں نے ارشاد فرمایا کہ ملت ایران اسلام کی حاکمیت اور عوام کو امام زمانہ کے ظہور سے قریب کرنے کے لئے اس راہ میں پہلا قدم اٹھا چکی ہے اور دشمنان اسلام کے لئے یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران نے مختلف شعبوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل کرلی ہے اور ہم ان کامیابیوں کو اسلامی معجزات کا ایک حصہ قرار دیتے ہیں۔

رہبر انقلاب اسلامی نے ایرانی عوام کی فکری بیداری و ہوشیاری کو مغربی پروپگنڈوں کی ناکامی کا سبب قرار دیتے ہوئے سیاسی، اقتصادی اور تعمیری امور میں ایران کی کامیابیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سامراجی طاقتوں کے تسلط نے دنیائے بشریت کے درد و مصائب میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ اس وقت ایسی قومیں موجود ہیں جو ملکی سطح پر موجود خداداد نعمتوں کے ذریعہ زندگی بسر کرسکیں لیکن وہ گرسنگی اور مفلوک الحالی کی زندگی گزار رہی ہیں۔ اور اپنے ملک کے قدرتی وسائل سے فائدہ نہیں حاصل کرسکتی ہیں۔ آج دنیا کی اکثر قومیں فاسد حکومتوں کے چنگل میں گرفتار ہیں اور ان ممالک کے لیڈروں اور حاکموں کو دولت اندوزی اور شہوانی خواہشات کے پھندے میں پھنسا دیا ہے۔

اگر دنیا میں امریکہ جیسی ظالم حکومت کا وجود نہ ہوتا تو اقوام عالم کی یہ حالت نہ ہوتی۔ اقوام عالم کو اس حقیقت سے بخوبی واقف ہونا چاہیئے اور انھیں ملت اسلامیہ ایران کے صبر و ثبات قدم سے درس حاصل کرنا چاہیئے۔

اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے اسرائیلی حکومت کی غیر انسانی راہ و روش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان انسانیت سوز حرکتوں کی اعلانیہ مذمت کی اور کہا کہ آج اسرائیل مقبوضہ علاقوں پر مسلمان ملکوں کے کسی حق کا قائل نہیں ہے اور جس طرح آج وہ امریکی حمایت کے ساتھ لبنان کو اپنے وحشیانہ حملوں کا نشانہ بنائے ہوئے ہے اسی طرح وہ آئندہ اردن اور شام کو بھی اپنی ظالمانہ نگاہوں کا نشانہ ضرور بنائے گا۔ صیہونی حکومت دراصل ایک وحشیانہ حکومت ہے جس کی نظر میں انسانی اور بین الاقوامی اصولوں کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے بلکہ وہ امریکی حمایت کے ساتھ ہر ممکن ظالمانہ حرکت انجام دے سکتی ہے۔

رہبر انقلاب نے اسرائیلی غلاموں کے ذریعہ لبنانی عالم دین سید عباس موسوی کی شہادت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جلیل القدر عالم دین سید عباس موسوی کی شہادت حکومتی اور سرکاری دہشت گردی کی بہترین مثال ہے اور اس واقعہ کی روشنی میں اسرائیل اور امریکہ کے درمیان سازشانہ قرارداد کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای نے امریکہ اور اس کے متحدین کی اعلانیہ اسلام دشمنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر دہشت گردی کی فہرست ترتیب دینی ہو تو سب سے پہلے امریکہ اور اس کے بعد اس کی ناجائز اولاد اسرائیل کا نام دیا جانا لازمی ہے۔ آج سامراجی طاقتوں کی اسلام دشمنی پوری طرح عیاں ہو چکی ہے اور اقوام عالم کی بیداری اور اسلام پسندی کو نگاہ میں رکھتے ہوئے امریکہ اور اسرائیل اعلانیہ اپنی اسلام دشمنی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ لیکن مجاہد مسلمانوں کی مسلسل جدوجہد نے مغرب کی حقیقی ماہیت کو پوری طرح بے نقاب کر دیا ہے اور ہم اس تلخی کا منظر اپنی آنکھوں سے عنقریب دیکھ رہے ہیں جو ان طاقتوں کے نصیب میں ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے اقوام عالم کے معاملات میں امریکی مداخلت اور سامراجی تسلط کی مذمت کی اور فرمایا کہ دنیا کے کسی بھی علاقے میں امریکہ اور اس کے متحدین کی فوجی و اقتصادی طاقتوں کی موجودگی فساد و نقصان کا باعث ہے لیکن حکومتوں میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ ان حقائق کو اپنے عوام کے سامنے پیش کرسکیں۔ آج فقط ملت اسلامیہ ایران ہی اعلانیہ طور پر اپنے موقف کو نہایت دلیری کے ساتھ بیان کرسکتی ہے اور اس قوم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسلامی جمہوری حکومت اور ولی عصر (عج) کے سایہ میں وہ اپنے اعتقادات، اسلامی اقدار اور اپنے وطن عزیز کا بھرپور دفاع کرسکتی ہے کیونکہ وہ سامراجی طاقتوں سے ہرگز مرعوب نہیں ہے۔

(باقی آگے پر)

مظاہرین، دفترِ اقوامِ متحدہ (نئی دہلی) کی طرف رواں دواں ہیں۔ صفِ اوّل میں علماء و واعظین کو دیکھا جا سکتا ہے۔

# عباس موسوی کے قاتلوں کے خلاف احتجاج

نئی دہلی۔ ۲۸ رفروری (گزارش: ع۔ ح۔ جعفری)

آج یہاں دفترِ اقوامِ متحدہ کے سامنے سیکڑوں مسلمانوں نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین لبنان کے حریت پسند عالمِ دین سید عباس موسوی کے قاتلوں کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ اس مظاہرے کا اہتمام دہلی کی کئی شیعہ تنظیموں نے مل کر کیا تھا۔ پولیس نے مظاہرین کو حدودِ دفتر میں داخل ہونے سے روک دیا۔ یو۔ این۔ او کے نمائندے نے میمورنڈم لینے سے انکار کر دیا۔

آج نمازِ جمعہ کے بعد شیعہ جامع مسجد کشمیری گیٹ، مسجد امام تقی جعفرآباد، مسجد شاہِ مرداں علی گنج اور بعض دیگر مساجد سے مظاہرین بسوں میں سوار ہو کر یہاں لودی کالونی میں واقع اقوامِ متحدہ کے دفتر پر ۳ بجے پہنچ گئے تقریباً ۵۰۰ میٹر کے فاصلے سے وہ جلوس کی شکل میں اسرائیل اور امریکہ کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے یو۔ این۔ او۔ کے ریجنل آفس کی طرف چلنے لگے۔ راستے میں کئی جگہ رک کر انھوں نے ماتم بھی کیا۔ اس موقع پر ملکی و غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے نمائندے موجود تھے۔

مظاہرین اپنے ہاتھوں میں جو تختیاں اور بینر لئے ہوئے تھے ان پر لکھا ہوا تھا کہ عباس موسوی کا قاتل شمیر ہے اس کو سزا دو، اسرائیل پر پابندیاں لگاؤ، امریکی غنڈہ گردی برداشت نہیں کریں گے...... اس مظاہرے کا اہتمام دہلی کی کئی شیعہ تنظیموں نے کیا تھا۔ جس میں شیعہ یوتھ اور مجلس علماء و خطباء زیادہ نمایاں تھیں۔ دہلی کے تقریباً سبھی آئمہ جمعہ و جماعت اور خطیب اس میں شامل تھے۔

دفترِ اقوامِ متحدہ پر پہنچتے ہی پولیس نے مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ وہ دروازے پر ہی امریکہ اور اسرائیل کے خلاف نعرے لگاتے رہے۔ عباس موسوی زندہ باد اور شمر شمیر مردہ باد کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ اس موقع پر مولانا سید محبوب مہدی عابدی امام جمعہ و جماعت مسجد امام تقی جعفرآباد نے ایک تقریر کی جس میں عباس موسوی کی شہادت پر حکومتِ ہند کی خاموشی پر اعتراض کیا۔ کافی دیر انتظار کے بعد یو۔ این۔ او آفس کے ایک نمائندے جو ڈائرکٹر کے عہدے پر مامور ہیں دروازے پر آئے لیکن انھوں نے مظاہرین کے نمائندوں کا میمورنڈم قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈائرکٹر نے بتایا کہ ہم میمورنڈم براہِ راست قبول نہیں کرتے بلکہ حکومت کی طرف سے جو کچھ دیا جاتا ہے اس کو یو۔ این۔ او بھیج دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ عباس موسوی لبنان میں حزب اللہ تنظیم کے سربراہ تھے۔ امریکہ کی جاسوسی اور اسرائیلی گولہ باری کے نتیجے میں انھیں اور ان کے اہلِ خانہ کو بچے دونوں شہید کر دیا گیا۔ عالمِ اسلام کے معاندانہ ردِ عمل سے بچنے کے لئے امریکہ نے انھیں شیعہ عالم اور ان کی تنظیم کو شیعہ تنظیم نام دیا۔ حالانکہ عباس موسوی عقیدے کے لحاظ سے شیعہ تھے لیکن ان کی تنظیم میں سنی شیعہ سبھی شامل ہیں۔ عباس موسوی کی شہادت کے بعد اسرائیل پر لبنانی حملوں میں شدت آگئی اور دنیا بھر میں حریت پسند مسلمانوں نے اسرائیل و امریکہ کے خلاف غم و غصے کا اظہار کیا ہے۔ ○

# صوبۂ مہاراشٹر میں شہید عباس موسوی کی یاد میں مجلس تعزیت

صہیونی ایجنٹوں کے ذریعہ رہبر حزب اللہ لبنان کے قائد عظیم الشان سید عباس موسوی کی شہادت پر شہر بمبئی کی گیارہ اسلامی تنظیموں کی جانب سے مغل مسجد بمبئی میں ایک مجلس تعزیت منعقد کی گئی۔ خانۂ فرہنگ ایران کے ڈائرکٹر جناب نور محمدان، حکومت ایران کے دیگر افسران اور ایرانی طالب علموں کے علاوہ ہندستانی علماء مثلاً حجت الاسلام شمیم عالم، حجت الاسلام ظہیر عباس اور مولانا غوث خاموشی وغیرہ نے بھی شرکت فرمائی۔

اس تعزیتی مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور فاتحہ خوانی کے بعد علماء نے حاضرین مجلس سے خطاب کیا۔ ممتاز مقررین نے اسلام میں فلسفۂ شہادت اور عالمی سامراجیت کی اسلام دشمن سازشوں کے سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس بات کی نشاندہی کی کہ حجت الاسلام عباس موسوی کی شہادت اسلام محمدی کے خلاف امریکی و اسرائیلی سازش کا ایک اہم حصہ ہے لہٰذا مسلمانوں کو امریکہ اور اس کے اسلام دشمن اتحادیوں کی سازش کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمہ تن آمادہ رہنا چاہیئے۔ ○

# مدراس میں مجلس ترحیم

مدراس ۲۷ر فروری کو جامع مسجد سرکار عباسی تھاؤزنڈ لائٹس میں ایک مجلس عزا برائے ایصال ثواب عالم ربانی مجاہد اسلام آیت اللہ عباس موسوی طاب ثراہ منعقد ہوئی قرأت قرآن مجید کے بعد حجۃ الاسلام مولانا غلام احمد عسکری صاحب نے آیۂ کریمہ **ولا تحسبن الذین ……. الخ** کی تفسیر پر روشنی ڈالی اور مومنین کو تعزیت پیش کی۔ اور ظالم قوم اسرائیل کی نابودی کے لئے خلاف دعا کی۔ اسی کے ساتھ رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای کی طول عمر، امام زماں عج کے ظہور کی تعجیل اور اسلام کی سربلندی کے لئے بھی دعا کی گئی۔

# شب برأت کی مناسبت سے۔ مسجد فتحپوری میں آقای کریمیان کا خطاب

ماہ شعبان المکرم کی چودھویں تاریخ کو مسجد فتحپوری دہلی میں مراسم شب برأت کا اہتمام کیا گیا جس میں اسلامی جمہوریہ ایران کے کلچرل کاؤنسلر آقائے محمد باقر کریمیان صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

اپنی تقریر کے دوران آقائے کریمیان نے شب برأت کے موقع پر حاضرین مجلس کو مخلصانہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے مسلمانوں کو تفرقہ و اختلاف سے پرہیز اور باہمی اتحاد کے ہر ممکن فروغ کی دعوت دی۔

اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے آقائے کریمیان نے غاصب صہیونی حکومت کے ہاتھوں حزب اللہ لبنان کے سکریٹری جنرل حجت الاسلام عباس موسوی کی شہادت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس ظالمانہ اور انسانیت دشمن اقدام کی بھرپور مذمت کی۔

پروگرام کے آخر میں امام جمعہ و جماعت مسجد فتحپوری مولانا مفتی مکرم نے کلچرل کاؤنسلر کا شکریہ ادا کیا۔

جامع مسجد دہلی کے نائب امام جمعہ و جماعت مولانا سید احمد بخاری نے خطبۂ نماز جمعہ کے دوران حزب اللہ لبنان کے قائد حجت الاسلام سید عباس موسوی کی شخصیت اور انکی گرانقدر خدمات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صہیونی حکومت کے ہاتھوں ان کی شہادت پر اپنے غم و افسوس کا اظہار کیا اور قاتل اسرائیلی حکومت کی مذمت کی۔ نماز کے آخر میں شہید عباس موسوی کی غائبانہ نماز میت بھی پڑھی گئی۔ ○

# مدراس میں جشن مسرت

مدراس ۵ر شعبان سرور رضا مصطفوی کی گزارش کے مطابق یہاں عاشور خانہ سرکار عباسی تھاؤزنڈ لائٹس میں ولادت باسعادت باب الحوائج قمر بنی ہاشم آرزوئے مولائے کائنات حضرت ابوالفضل العباس اور امام زین العابدین علیہ السلام کا دو روزہ جشن منجانب انجمن علمدار حسینی منعقد کیا گیا جس میں حجۃ الاسلام مولانا غلام السیدین صاحب قبلہ نجفی کلکتوی نے خطاب فرمایا۔

عاشور خانہ سرکار عباسی برقی قمقموں سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ بعد اختتام جلسہ شیرینی تقسیم کی گئی۔ نیز دوسرے دن بھی جناب میر مومن علی صاحب کے مکان پر جشن امام چہارم زین العابدین علیہ السلام منعقد کیا گیا جس میں اولاً قصیدہ خوانی ہوئی بعدہٗ حجۃ الاسلام جناب مولانا غلام احمد عسکری صاحب قبلہ چیف شیعہ قاضی نے مومنین کو خطاب فرمایا۔ مومنین کرام کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

# ولایت سے خالی مذہب ناقص ہے

## آیت اللہ خامنہ ای نائب امام زمان (عج) ہیں۔

حجت الاسلام خاتمی

وزیر فرہنگ وارشاد اسلامی حجت الاسلام والمسلمین خاتمی نے دامغان میں شہید سید حسن شاہ چراغی اور دیگر شہداء کے تعزیتی اجلاس میں لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "درحقیقت میرے لئے شاہ چراغی کا غم آج بھی تازہ ہے اور میں پورے اعتماد کے ساتھ یہ شہادت دیتا ہوں کہ شاہ چراغی ایک مخلص خدمت گزار انقلاب تھے اور انہیں کبھی کسی عہدہ کی کوئی لالچ یا تڑپ نہیں تھی۔

انہوں نے مزید کہا کہ آج ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو انقلاب پر مکمل ایمان واعتماد رکھتے ہوں اور موقع آنے پر اپنے خلوص کا مظاہرہ بھی کر چکے ہوں۔ آج ہم لوگوں کو مفکرین اور دانشوروں کی ضرورت ہے تاکہ دنیا کے دیگر مکاتب فکر کے مقابلے میں ہم اسلامی طرز فکر کی فضیلت کو ثابت کر سکیں اور شاہ چراغی میں یہ صفات بدرجہ اتم موجود تھیں اور "کیہان" اخبار ورسالہ ان کی عظمت کی جیتی جاگتی نشانی ہے۔

حجت الاسلام خاتمی نے موضوع ولایت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ "ولایت دین کا کمال ہے اور ولایت سے خالی دین ناقص ہے کیونکہ اس کو ولایت ہی کے ذریعہ کمال حاصل ہوتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ "ہماری حکومت کا محور امام خمینی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہ) تھے اور لوگوں کو ان کی عظیم شخصیت میں اپنے دینی اعتقادات وارمانات کی جھلک محسوس ہوتی تھی" انہوں نے اپنی بات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اسلامی معاشرہ کی عظمت کا مرکز ومحور قیادت ورہبری ہے جس کو عوامی اعتماد کے ذریعہ ہی عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے اور آج مقام معظم رہبری آیت اللہ خامنہ ای نائب امام زمانہ عج ہیں۔

انہوں نے لبنانی مجاہد سید عباس موسوی کی شہادت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "آخر ایک با احساس وبا ایمان سید عالم دین سے دشمن اتنا خوفزدہ کیوں ہے کہ اسے جان سے ختم کر دینے پر مجبور ہو گیا صرف یہی نہیں بلکہ وہ مرد مجاہد کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن فوجی وسائل وامکانات کا استعمال کرتا ہے کیونکہ عوام کے درمیان اس کا ایک الگ مقام ہے۔

# ایکو سربراہان کا تہران میں اجلاس

"تنظیم تعاون اقتصادی" (ECO) کے دو روزہ اجلاس اولین مرتبہ تہران میں منعقد ہوا۔ جس میں صدر جمہوریہ اسلامی ایران ہاشمی رفسنجانی، عزت مآب تورگوت اوزال صدر جمہوریہ ترکی، عزت مآب نواز شریف وزیر اعظم پاکستان، عزت مآب ایاز نوف صدر جمہوریہ آذربائیجان، عزت مآب سفر مراد آنا یوسیچ نیازروف صدر جمہوریہ ترکمنستان، عزت مآب بولد اشف شوکت محی الدین۔ ویح صدر جمہوریہ ازبکستان، عزت مآب ارکس بایف نائب وزیر اعظم قرقیزستان اور عزت مآب لوکم قیوم اوف وزیر خارجہ جمہوریہ تاجکستان نے شرکت فرمائی۔ یہ اجلاس دو روز (۱۶ ر ۱۷ ر فروری) تک جاری رہا جس میں جمہوری ریاستوں کے سربراہان نے محبت اور اخوت کے ماحول میں تبادلۂ خیال کیا۔ اس اجلاس میں نائب وزیر اعظم جمہوریہ قزاقستان خصوصی مہمان تھے۔

سربراہان ممالک اور اراکین تنظیم نے منطقے میں سیاسی اقتصادی تبدیلی بالخصوص اس اشتراکی نظام کی شکست وریخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہے اقتصادی اغراض ومقاصد اور مذکورہ تنظیم کی زریں بنیادوں کو روز افزوں باہمی اقتصادی تعاون کے ذریعے عالمی سیاست کے پس منظر میں محکم بنانے کی جانب زور دیا۔ اراکین جلسہ نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور امید ظاہر کی کہ وہ ممالک جو تنظیم تعاون اقتصادی کے رکن ہیں اس تنظیم کو محکم بنانے کی جانب مؤثر اقدامات کریں گے۔

ان ممالک کے سربراہان نے جو تنظیم تعاون اقتصادی کے رکن ہیں جماہیر آذربائیجان ترکمنستان، ازبکستان، تاجکستان اور قرقیزستان کی رکنیت قبول کرنے پر اظہار مسرت کیا۔

اس موقع پر قبرص میں مقیم ترک مسلمانوں کا مسئلہ بھی سربراہان جماہیر کے سامنے پیش کیا گیا۔ تمام حاضرین نے اس امر پر اتفاق کیا کہ قبرص کے ترک مسلمانوں کے ساتھ اقتصادی، فنی اور ثقافتی امور میں وہ تمام حکومتیں مدد کریں جو اس اقتصادی تنظیم کی رکن ہیں۔ سب ہی اراکین اس پر متفق تھے کہ مسئلہ قبرص کو اقوام متحدہ کی کونسل کے منشور کے مطابق حل کیا جانا چاہیے اور قبرص کی مسلم برادری کو بھی تنظیم تعاون اقتصادی میں شرکت کا

موقع دیا جانا چاہیئے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مذکورہ تنظیم کی باقی تین حکومتیں ہیں۔ کسی نئے ملک کی شرکت کے لئے ضروری ہے کہ تنظیم تعاون اقتصادی کے دبیرخانہ کل کے ذریعہ ان ممالک کے ماہرین کا تعاون حاصل کیا جائے۔

سربراہان ممالک نے اس بات سے بھی اتفاق رائے کیا کہ اقتصادی ترقی کے لئے پُرامن ماحول کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ مسئلہ جموں وکشمیر کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا گیا کہ اس خطے میں انسانی حقوق کی پاسداری کرتے ہوئے اس مسئلہ کا حل کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق گذشتہ معاہدوں کی روشنی میں جلد از جلد تلاش کیا جائے۔

افغانستان کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سربراہان ممالک نے کہا کہ وہاں بھی جس قدر جلد ممکن ہوسکے امن بحال ہونا چاہیئے۔ اور اعلان کیا کہ جلد ہی کوئی ایسا سیاسی حل تلاش کریں جو افغانستان کے عوام کو بھی پسند ہو اس تنظیم کے اراکین مکمل طور پر مدد و تعاون کریں گے۔

اس اجلاس میں مسئلہ فلسطین بھی سربراہان مملکت کے پیش نظر رہا جس کے متعلق اراکین نے اس رائے کا اظہار کیا کہ اس مسئلے کا مستقل حل عادلانہ طور پر فلسطینی عوام کے انسانی حقوق کی روشنی میں تلاش کیا جانا چاہیئے۔ اور ان کے بنیادی حقوق کو کسی طرح بھی پامال نہ کیا جائے۔

اس اجلاس میں سربراہان ممالک نے اس بات سے اتفاق کیا کہ اقتصادی تعاون سے متعلق معاہدات کی تکمیل کے بعد ضروری ہے کہ وہ تمام موانع جو محصول کے باعث پیدا ہوتے ہیں دور کئے جائیں۔ اور جس قدر جلد ممکن ہوسکے باہمی اقتصادی تعاون کے لئے راہیں ہموار کی جائیں۔

سربراہان ممالک اور اراکین تنظیم تعاون اقتصادی کے سامنے مذکورہ تنظیم کی گذشتہ کارکردگی وکارگزاری بھی پیش کی گئی۔ اراکین نے کام کی پیش رفت سے اظہار اطمینان کیا اور کہا کہ اراکین ممالک کی مشترک کوشش کے باعث ان پر ترقی کے مزید نئے دروازے کھلیں گے۔ اس موقع پر اس بات پر زور دیا گیا کہ اقتصادی توسیع و ترقی کے وسائل ممالک کے درمیان ارتباط کیلئے وسائل نقل وحمل توانائی، صنعت اور کاشتکاری جیسے امور میں باہمی تعاون نہایت اہم اور ضروری ہیں۔ تنظیم تعاون اقتصادی کے جو ممالک رکن ہیں ان کے وزرا کی شوریٰ کو اس امر کی تاکید کی گئی کہ وہ ان مسائل کو حل کرنے میں ضروری اقدام کریں۔

سربراہان ممالک نے یہ امید ظاہر کی کہ اگر اراکین حکومتیں ایسے مواقع فراہم کریں کہ مذکورہ تنظیم کی ترویج بنیاد جدید اصول اور مؤثر قواعد پر استوار ہو تو نہ صرف اس تنظیم کے اراکین ممالک کے درمیان خوشگوار روابط برقرار رہیں گے بلکہ ان کا تعاون دنیا کے دیگر ممالک تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ اور اس طرح یہ تنظیم اس قابل ہو سکے گی کہ اراکین ممالک کے درمیان خوشگوار اقتصادی و تجارتی تعلقات استوار کرنے کے علاوہ دیگر ممالک کے ساتھ بھی ہم آہنگی پیدا کر سکتی ہے جس کا لازمی نتیجہ اراکین ممالک کے لئے سودمند ہوگا۔

اجلاس کے اختتام پر سربراہان ممالک اور اراکین تنظیم نے صدر جمہوریہ ایران عزت مآب ہاشمی رفسنجانی کے پرجوش استقبال اور اجلاس کے دوران مہمان نوازی کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے موصوف کا تہ دل سے اظہار تشکر کیا۔

# صدام۔ سی۔ آئی۔ اے کا ایجنٹ ہے

انٹرنیشنل کیبل نیوز

جرمنی:- ۲۸ رجنوری ۱۹۹۳ء روزنامہ اخبار "کیہان ہوائی" کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ ماہرین عالم سیاست کے دماغوں میں اس وقت یہ سوال گردش کر رہا ہے کہ کیا صدام حسین سی۔ آئی۔ اے جماعت کا رکن ہے؟ اور اس شک وشبہ نے ہی عالمی ذرائع ابلاغ کو مجبور کیا ہے کہ وہ اس کے بارے میں تحقیق کریں اس مقصد کے تحت انٹرنیشنل کیبل نیوز سے وابستہ ٹیلی ویژن عملے نے چند نامہ نگار مختلف ممالک کی جانب روانہ کئے تاکہ وہ باخبر افراد اور سی۔ آئی۔ اے جماعت کے سابق عہدیداران سے باہمی گفتگو کرنے کے بعد صحیح واقعات کی اطلاع دیں۔ مذکورہ بالا خبر اسی تحقیق کا حاصل و نتیجہ ہے۔

انٹرنیشنل کیبل نیوز کی اطلاع کے مطابق صدام ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۳ء تک قاہرہ میں بظاہر ایک طالب علم تھا۔ اسی اثنا میں وہ سی۔ آئی۔ اے کی سازش کا شکار ہو گیا جس کا نتیجہ عراق میں ناقابل یقین تیزی کے ساتھ اس کے مدارج میں ترقی تھی اور ایک دن وہ آیا کہ وہ عراق کے سیاہ و سفید کا مالک بن گیا۔ قاہرہ کے دوران قیام اسے سی۔ آئی۔ اے کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کا کافی موقع ملا چنانچہ یہاں وہ کر اس نے امریکی عہدیداروں کی سرپرستی و نگرانی

صدام کو ۱۹۵۹ء میں بمقام قاہرہ سی۔ آئی۔ اے کا رکن بنایا گیا تھا اور مذکورہ سال سے وہ اس جماعت کا مسلسل رکن تھا۔

میں تعلیم و تربیت حاصل کی اور جاسوسی کے تمام رموز سے واقف و باخبر ہوگیا۔

چشم دید گواہوں کا کہنا ہے کہ قاہرہ میں قیام کے دوران صدام اپنا بیشتر وقت عیش و نوش میں صرف کیا کرتا تھا۔ قاہرہ کے جس ریستوران میں صدام اکثر و بیشتر داد عیش دینے کی غرض سے جایا کرتا تھا اور مے نوشی کے ساتھ ڈومنی بازی (DOMINOES) کیا کرتا تھا اس ریستوران کے مالک نے باہمی گفتگو کے دوران امریکی نامہ نگار کو بتایا کہ صدام ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۳ء تک یہاں آیا کرتا تھا۔ یہ اس کے عہد شباب کا زمانہ تھا۔ اگرچہ اس کا کوئی معقول ذریعہ آمدنی نہ تھا مگر اس کے پاس دولت کی کوئی کمی نہ تھی۔ وہ اس قدر فضول خرچ واقع ہوا تھا کہ لوگوں کو اس کے پیسہ لٹانے پر حیرت ہوتی تھی۔

صدام قاہرہ میں جس جگہ مقیم تھا وہاں اس کے ایک ہمسایہ نے بتایا کہ وہ بڑا ہی لاپرواہ اور بدمزاج شخص تھا۔ اس کی شر پسندی سے تمام ہی ہمسایہ لوگ عاجز و پریشان تھے۔ اسی ہمسایہ نے یہ بھی بتایا کہ دوسرا شخص جو صدام کے ساتھ رہتا تھا اس کا نام پروفیسر حلیم تھا۔ اگرچہ آجکل وہ امریکہ میں مقیم ہے۔ مگر کیبل نیوز کا نامہ نگار اس سے گفتگو کرنے میں ناکام رہا۔

عراق میں صدام جب برسر اقتدار آگیا تو وہ سی۔ آئی۔ اے۔ کے عہدیداران سے اکثر و بیشتر ملاقاتیں بیروت جا کر کیا کرتا تھا۔ چنانچہ بیروت کی پرواز گاہ کے عہدیداران نے اس امر کی تائید کی کہ وہ اس شہر میں کتنی ہی مرتبہ آیا اور اس کا ہر سفر خصوصی (PRIVATE) ہوا کرتا تھا۔ بیروت کی ایک رقص گاہ (CABARET) کے مالک نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ صدام اس کی رقص گاہ کا مستقل گاہک تھا۔ اس کا پسندیدہ ناچ "رقص شکم" (BELLY DANCE) تھا جسے دیکھنے کے لئے وہ بعض امریکی دوستوں کے ساتھ آیا کرتا تھا۔

صدام کی خصوصی مترجم ایک نہایت ہی حسین و جمیل عورت تھی اس وقت وہ پیرس میں رہتی ہے۔ اس خاتون نے بھی اس امر کی تائید کی کہ صدام کا سی۔ آئی۔ اے کے عہدیداروں سے تعلق تھا۔ اس خاتون نے بتایا کہ سی آئی۔ اے کے عہدیداران صدام کو بعض کام انجام دینے کا حکم دیا کرتے تھے اور کبھی کبھی تو وہ اس کے ساتھ بدسلوکی کے ساتھ پیش آتے تھے۔

سی۔ آئی۔ اے کے سابق عہدیدار اعلیٰ نے اگرچہ اس جماعت سے صدام کی وابستگی کا اعتراف کرنے سے گریز کیا مگر اس نے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ ایران و عراق جنگ کے دوران سی۔ آئی۔ اے کے عہدیداروں نے بہت سی حساس خبریں ایران سے متعلق عراق کو فراہم کی تھیں۔

اس اعلیٰ عہدیدار نے اس امر کا بھی اعتراف کیا کہ دوران جنگ ایرانی فوج کی حرکات و سکنات نیز ایرانی افواج کی فوجی مستقروں کی تصاویر بھی سی۔ آئی۔ اے نے عراق کو فراہم کی تھیں۔

صدام کے ایک ساتھی نے کہا کہ اسے عراق کی اقتصادی حالت کا بخوبی علم ہے اس شخص نے باہمی گفتگو تو کی مگر چہرہ نمائی سے گریز کیا۔ مذکورہ شخص نے کہا کہ تیل سے عراق کو جو آمدنی ہوتی ہے وہ صدام کے ذاتی خزانے میں جاتی ہے اور یہ رقم سوئیٹزرلینڈ کے بینک میں محفوظ رہتی ہے۔ اس کے علاوہ اسلحہ کی خرید میں دلالی کی پانچ فی صد صدام کے لئے مخصوص ہوتی ہے۔ اس کا شمار دنیا کے دولت مند ترین افراد میں ہوتا ہے۔ اس کی دولت کے بارے میں تخمینہ لگایا گیا ہے کہ وہ کئی لاکھ ڈالر کی ملکیت کا واحد مالک ہے۔ اسی اثناء میں جرمنی سے کوئیک نامی رسالے نے یہ خبر شایع کی ہے کہ صدام کی آٹھ سو ملین مارک کے مساوی رقم سوئیٹزرلینڈ کے بینکوں میں جمع ہے۔ اور اس کا شمار جہان سوم کے چار دولت مند افراد میں ہوتا ہے۔ قیاس ہے کہ اس کی دولت مذکورہ رقم سے کہیں زیادہ ہے۔

انٹرنیشنل کیبل نیوز نے جن حقائق کا انکشاف کیا ہے جب انہیں ٹیلیوژن پر پیش کیا تو بعض افراد نے حفاظتی مصالح کی بنا پر اپنا چہرہ نمایاں کرنے سے گریز کیا مگر باہمی گفتگو کے دوران بتایا کہ خلیج فارس کی جنگ دراصل صدام اور سی۔ آئی۔ اے۔ کے مابین ایک اہم سازش تھی جس کا مقصد امریکہ کو اس کی شکست خوردہ مالی حالت سے نجات دلانا تھا۔ انہی اشخاص نے بتایا کہ امریکہ کے ایماء پر ہی صدام نے کویت پر حملہ کیا اور اسی کی شہ پر اس نے وہاں تیل کے کنوؤں میں آگ لگوائی تاکہ کویت اپنا تیل دنیا کی منڈیوں میں برآمد نہ کر سکے اور امریکی کمپنیاں خود کو مالی بحران اور زبوں حالی سے محفوظ رکھ سکیں۔

امریکی تیل کمپنیوں کے عہدیداروں نے بھی اس حقیقت اعتراف کیا کہ اس سازش میں صدام ان کا شریک کار تھا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کویت کی از سر نو تعمیر کے لئے ضرورت سے زیادہ معاہدے امریکی کمپنیوں کے ساتھ ہی کئے گئے ہیں تاکہ اس صورت میں امریکہ خود کو مالی بحران سے نجات دلا سکے۔

## بمبئی میں دھۂ فجر تقریبات

"خانہ فرہنگ بمبئی میں دھۂ فجر تقریبات" عنوان کے تحت ایک مختصر سی گزارش شمارہ ۹۵ میں شائع کی جا چکی ہے۔ اس میں مذکورہ پروگرام کونسلیٹ جنرل جمہوری اسلامی ایران، بمبئی اور خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران بمبئی کی ہماہنگی سے انجام پذیر ہوئے تھے۔

## حوزۂ علمیہ مظفر نگر میں جشن دہۂ فجر

۱۹ر فروری حوزۂ علمیہ مظفر نگر میں انقلاب اسلامی ایران کی تیرہویں سالگرہ کی مناسبت سے ایک پُر شکوہ جشن منعقد ہوا۔ شہر اور اطراف شہر سے دوستداران انقلاب اسلامی نے اس جشن میں پُرجوش طریقہ سے شرکت فرمائی۔

جلسہ کی صدارت حجت الاسلام والمسلمین السید اسد رضا حسینی پرنسپل حوزۂ علمیہ مظفر نگر نے کی اور بحیثیت مہمان خصوصی جناب محمد کامل سابق کمشنر نے شرکت فرمائی جلسہ کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ شعراء کرام نے انقلاب اسلامی ایران کے متعلق منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا اور مولانا حسن حیدر صاحب استاد حوزۂ علمیہ نے انقلاب اسلامی پر روشنی ڈالتے ہوئے امام خمینی قدس سرہ کی سوانح حیات بیان فرمائی۔ بعدہٗ پرنسپل حوزۂ علمیہ حجت الاسلام والمسلمین سید اسد رضا حسینی نے امام خمینیؒ کی مجاہدانہ زندگی کا اجمالی خاکہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام مسلمانوں کو امام خمینیؒ کی ہدایات عالیہ کی روشنی میں باہمی اختلاف فراموش کر کے متحد ہو جانا چاہئے نیز موصوف نے حاضرین کی خدمت میں انقلابِ اسلامی کی تیرہویں سالگرہ کا ہدیۂ تبریک پیش کیا یہ جلسہ اذان ظہر تک جاری رہا۔

اس کے بعد مہمانوں کی پذیرائی کی گئی۔ ○

## گجرات میں حسینیہ کی جدید عمارت کا افتتاح

تاجپور۔ ۲۷ر رجب آئی۔ ایچ۔ شیخ کی گزارش کے مطابق، عید معراج النبیؐ وبعثت کی مناسبت سے آج یہاں حسینیہ، پانچ بیلی کی جدید عمارت کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر ایک جلسہ بھی منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا ابن حسن املوی واعظ نے کی حجت الاسلام مولانا جناب محمد موسوی اس میں مہمان خصوصی تھے۔

مہمان خصوصی نے امامباڑہ کی عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ "ہندوستان میں ایک مسجد کی حفاظت کے سلسلے میں اب تک کتنے بے خطا مسلمانوں کا خون بہہ گیا ہے مگر صدام ملعون نے سیکڑوں مسجدوں، مدرسوں روضوں اور مقدس عالموں کو شہید کیا تو یہاں کے مسلمانوں میں جس عظیم صدمے اور احتجاج کا مظاہرہ ہونا چاہئے تھا، وہ نہیں ہوا، کیونکہ صدام نے دکھاوے کے لئے اسرائیل کے خلاف کھوکھلے نعرے لگا کر مسلمانوں کو زبردست دھوکے میں رکھا تھا۔"

جلسہ میں سیکڑوں مسلمین وغیر مسلم حاضر تھے۔ اس موقع پر جناب رضا علی مومن ٹرسٹی حسینیہ پانچ بیلی نے امامباڑے کی جدید تعمیر اور قدیم تاریخ پر مبنی جامع رپورٹ بھی پیش کی۔ ○

## شہید عباس موسوی کے لئے تعزیتی مجلس

۱۹ر فروری بعد نماز ظہرین "حسینی بیت الصلوٰۃ" تاجپور مومن واڑہ احمد آباد گجرات میں ایک تعزیتی جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں مشہور و معروف لبنانی عالم دین و مرد مجاہد حجۃ الاسلام سید عباس موسوی ان کی اہلیۂ محترمہ اور کم عمر فرزند نیز چند مومنین کی دشمنِ اسلام و انسانیت صہیونیوں کے ذریعہ دردناک شہادت پر دلی رنج اور صدمے کا اظہار کیا گیا مولانا ابن حسن املوی واعظ نے جلسے سے خطاب کے دوران حضرت امام زمانہ عج کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہوئے دنیا بھر کے مومنین و مومنات کو اس عظیم صدمے پر صبر کرنے کی دعا کی اور دشمنانِ اسلام کی رسوائی و پسپائی کے لئے خدا سے دعا کی۔ ○

## اعلانِ نتیجہ

ماہنامہ "راہِ اسلام" شمارہ ۹۴ کے انعامی مقابلہ میں بہت سے برادران و خواہرانِ اسلام نے شرکت فرمائی۔ مندرجہ ذیل حضرات انعام کے مستحق قرار پائے گئے۔

۱۔ ڈاکٹر ایچ۔ جی۔ احمد نبوی — اوّل
قاضی سعد اللہ پورہ وارانسی۔ (یو۔ پی)

۲۔ سید ذاکر رضا رضوی سبزواری — دوم
محلہ عباس نگر۔ جھولس ضلع غازی آباد (یو۔ پی)

۳۔ سید محمد امام — سوم
حوض سوئیوالان دریا گنج۔ دہلی۔

مندرجہ ذیل کو بھی قرعہ اندازی میں شامل کیا گیا۔

۱۔ صغیر احمد۔ عبداللہ پور۔ فیض آباد
۲۔ نور فاطمہ۔ پنت نگر۔ نینی تال
۳۔ نقی حسن۔ رضا ڈی۔ ایم کالج۔ جونپور۔
۴۔ سید حسن مہدی نقوی۔ امروہہ۔

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

# محفلِ میلاد میں تقسیم انعامات

مدراس :- ۲۴ر فروری یہاں مرکز فیض اسلام کی جانب سے مدرسہ عباسیہ میں تقریری مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ بمناسبت ولادت باسعادت امام مہدی عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف منعقد ہوا۔ اس محفل میں نوجوانوں نے حصہ لیا۔ اوّل، دوم و سوم آنے والے نوجوانوں کو انعامات سے نوازا گیا۔ مومنین کافی تعداد میں شریک تھے۔ بعد محفل تبرک تقسیم کیا گیا۔ اس محفل میں منتظم مرکز فیض اسلام جناب حجۃ الاسلام غلام احمد عسکری نے مرکز کی کارکردگی کی تفصیلی رپورٹ حاضرین جلسہ کے سامنے پڑھ کر سنائی۔

صدر جلسہ حجت الاسلام مولانا محمد تقی خاں صاحب نے ولادت کے سلسلہ میں مبارک باد پیش کرتے ہوئے اہمیت علم دین و اخلاق پر زور دیا۔

مہمانِ خصوصی مولانا علی فطرت صاحب نے امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ فرجہ کے فضائل بیان فرمائے۔ ○

# امروہہ میں یومِ امام حسین (ع)

امروہہ :- ۱۸ر فروری زیر اہتمام انجمن جاں نثارانِ حسینؑ ۳ بجے سہ پہر ایک سیمینار منعقد ہوا۔ تلاوتِ کلام پاک کے بعد ڈاکٹر محمد سیادت نے قربانی حسینؑ کی عظمت بیان کی، مولانا علی حیدر عابدی (امریکہ) نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج یورپ اور امریکہ میں بھی ذکر حسینؑ جگہ جگہ ہوتا ہے، مہمانِ خصوصی سوامی اگنی ویش جی مہاراج نے کہا آج جب ہم حسینؑ ڈے منا رہے ہیں تو اس بات کا عہد کریں کہ ظالم کے خلاف ہمیشہ آواز اٹھائیں گے اور امامؑ کے راستے پر چلیں گے۔ سیمینار کے صدر جناب معراج الاسلام نے کہا حسینؑ مجسّم دین ہیں، انھوں نے تمام انبیاء کی محنت کو بچا لیا۔

دوسرا اجلاس منقبتی مشاعرہ ۸ بجے شروع ہوا۔ جس کا افتتاح مہمانِ خصوصی جناب ظہیر زیدی صاحب بانی شیعہ یونٹ آف انڈیا نے شمع روشن کر کے کیا ملک کے مشہور و معروف شعراء کرام نے بارگاہ امام حسینؑ میں منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ ○

# جلسۂ میلادِ حضرت عباس (ع)

امروہہ: یہاں ۴ر شعبان المعظم کو انجمن باغبان عباس کے زیر اہتمام ایک منقبتی مشاعرہ بسلسلۂ ولادت باسعادت حضرت ابوالفضل العباس حسینیہ دربار شاہ ولایت میں زیر صدارت کرنل علی عباس نقوی اور زیر نظامت عظیم امروہوی منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریر میں مولانا سید انتظار حسین صاحب نے فضائل حضرت عباس بیان فرمائے۔ مقامی و بیرونی شعراء کرام نے بارگاہ حضرت ابوالفضل میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ ○

# مظفر نگر میں جشن مولودین

بمناسبت ولادت باسعادت حضرت امام حسین علیہ السلام و حضرت بقیۃ اللہ الاعظم امام عصرؑ اور انقلاب اسلامی کی کامیابی کی مناسبت سے تیرہویں سالگرہ کے موقع پر بمقام گڑھی پختہ ضلع مظفر نگر ۱۳ر فروری ۱۹۹۲ء مطابق ۸ر شعبان ۱۴۱۲ھ بروز جمعرات ۹ بجے شب ایک عظیم الشان جشن بنام جشن مولودین منایا گیا جس میں ہندستان کے مشہور و معروف علماء و شعراء کرام نے شرکت فرما کر بارگاہِ امامت میں اور انقلاب اسلامی ایران کی مناسبت سے گلہائے عقیدت پیش فرمائے۔ اس محفل میں حجت الاسلام والمسلمین آقائے السید اسد رضا صاحب قبلہ مسئول حوزہ علمیہ مظفر نگر نے شرکت فرما کر عہدۂ صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ محفل کے کنوینر جناب مولانا وزیر عباس حیدری متعلم حوزہ علمیہ قم ایران تھے۔ یہ پروگرام ۹ بجے رات کو تلاوت قرآن کریم سے شروع ہو کر صبح ۴ بجے ختم ہوا۔ اس جلسے میں بھیلیڑہ، کھتولی، کوال، جانسٹھ، تسنہ، جولی، میرانپور، بلی پورہ، محمود پور کے رہنے والے اور ان کے علاوہ دیگر مقامات سے آئے ہوئے حضرات نے بھی شرکت فرمائی۔

نیز اساتید و طلاب حوزہ علمیہ مظفر نگر نے بھی شرکت فرمائی ○

# گجرات میں جشن میلادِ حضرت حجت (ع)

۱۴ر شعبان المعظم بمقام "حسینی امام باڑہ" تاج پورہ مومن واڑہ احمد آباد گجرات مثل سالہائے ماسبق امسال بھی یوم میلاد حضرت بقیۃ اللہ امام زماں عجل اللہ فرجہ الشریف کے موقع پر حسینی کمیٹی کی جانب سے عظیم الشان پیمانہ پر جشن مہدی موعود (عج) کا اہتمام ہوا جس میں اولاد ہی مدرسہ کے طلباء و طالبات نے قصائد پڑھے بعدہٗ جناب مولانا ابن حسن املوی واعظ و پیش نماز تاج پورہ مومن جماعت احمد آباد نے پُرنور اور بصیرت افروز بیان سے سامعین کو محظوظ و مستفیض فرمایا۔ بعد ختم تقریر تمام حاضرین نے بلند آواز سے سب نے مل کر امام عصر (عج) کے ظہور پُرنور کی دعا پڑھی۔ اس موقع پر حسینی امام باڑہ اور حسینی بیت الصلوٰۃ کو رنگ برنگ برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا اور قابل دید چراغاں کیا گیا تھا تمام حاضرین کی لذیذ آئس کریم سے ضیافت بھی کی گئی بعد ختم محفل اعمال شب برات کا اہتمام کیا گیا جس کا سلسلہ نماز فجر تک جاری رہا۔ ○

## بقیہ : امام خمینی اور وحدت اسلامی

امام کے ان ارشادات نے مردہ دلوں میں زندگی کی روح پھونک دی۔ اور پھر سیدھے سادے کمزور عوام کے ساتھ ذات باری پر مکمل یقین اور قلبی عزم کی شمشیروں کو لے کر امام الموسوی نے جہاد کا آغاز کیا۔ یہ جہاد اقتصادی جہاد بھی تھا اور معاشرتی جہاد بھی۔ یہ جہاد سیاسی بھی تھا اور تمدنی بھی اس جہاد کی بنیادیں قرآن کریم کی ان آیات الٰہی میں پوشیدہ تھیں کہ :

"اور خدا کے اس احسان کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر خدا نے اپنی مہربانی سے تم کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ اور پھر تم جہنم کے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ پھر خدا نے تم کو اس سے نجات بخشی۔"

(سورہ آل عمران آیت ۱۰۳)

اور جس جہاد کی بنیادیں تعلیمات اسلامی پر مبنی ہوں، اس کا انجام خیر ہی خیر ہوتا تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ پہلوی نجاست اپنی تمام تر شر انگیزیوں کے ساتھ قصۂ پارینہ کا ایک عبرت انگیز باب بن کر رہ گئی اور امام آیت اللہ روح اللہ خمینی کی قیادت میں ایرانی عوام نے ایک نئے اساسی نظام کی بنیادیں استوار کرنی شروع کردیں۔

حق آیا اور باطل مٹ گیا کیونکہ باطل کو مٹنا ہی تھا۔

(باقی آئندہ)

## کرلا بمبئی میں جشن باقر العلوم

بمبئی۔ طلاب مدرسہ تعلیم القرآن کرلا سے موصولہ اطلاعات کے مطابق حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے انجمن حسینی ٹرسٹ کے زیر نگرانی مدرسہ میں تعلیمی ہفتہ منعقد کیا گیا۔ جس میں بچوں نے مختلف النوع پروگرام پیش کئے۔ اس میں تین سوال ایک جواب، تنہر خموشاں اور فقیری نسخہ ڈرامے بھی شامل تھے۔ اس میں بہلول کے کردار پر سید محمد جعفر کو پہلا انعام حاصل ہوا اور ہارون رشید کے کردار پر سید رضی حسن کو دوسرے انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

اس پروگرام کے بعد شعراء کرام نے بارگاہ امامت میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس جشن باقر العلوم میں مولانا اشفاق حسین صاحب امام جمعہ و جماعت نے نہج البلاغہ کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

## ریڈیو تہران کے اردو پروگرام کی تفصیلات

اسلامی جمہوریۂ ایران کے ریڈیو تہران سے دیگر زبانوں کی مانند اردو زبان میں بھی روزانہ شام کو ایک گھنٹے کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ جس میں تلاوت کلام پاک اور اس کے اردو ترجمہ کے بعد عالمی خبریں اور مختلف موضوعات پر تبصرے نشر کئے جاتے ہیں ان کے علاوہ ہر روز مختلف عنوانات کے تحت ہفتہ وار پروگرام بھی ہوتے ہیں جن کی تفصیلات یہ ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| سنیچر | نظریات | (مذہبی اور علمی پروگرام) |
| اتوار | آئینۂ ادب و ثقافت | (ادبی اور ثقافتی پروگرام) |
| پیر | آپ کے خطوط اور ان کے جوابات | |
| منگل | آزادی کے شگوفے | (علمی ادبی مذہبی اور ثقافتی پروگرام |
| بدھ | اقتصادی روداديں | |
| جمعرات | جھلکیاں | (مختلف سیاسی موضوعات) |
| جمعہ | آپ کے خطوط اور ان کے جوابات | |

یہ پروگرام ہندستانی وقت کے مطابق شام چھ بجے سے سات بجے تک شارٹ ویو ۲۵، ۳۱، ۴۱ میٹر بینڈ اور میڈیم ویو ۷۶۵ اور ۱۲۳۴ کلو ہرٹز پر نشر ہوتا ہے۔ پروگرام سنیں اور پروگرام کو اپنے مفید مشوروں سے نوازیں:

خط و کتابت کا پتہ

اردو پروگرام ریڈیو تہران معرفت سفارتخانہ اسلامی جمہوریۂ ایران

۵۔ بارہ کھمبا روڈ۔ نئی دہلی۔

# ۲۱ بے مثل انعامات کا اعلان

اسلامی جمہوریہ ایران کی تیرھویں سالگرہ کی شروعات کے موقع پر ماہنامہ راہِ اسلام کے خریداروں کے لئے خصوصی امتیازی انعامات کا اعلان کیا گیا تھا۔ مجوزہ قرعہ اندازی کے بموجب درج ذیل حضرات انعام کے مستحق قرار پائے گئے۔ بعض اداری دشواریوں کی وجہ سے اعلان نتیجہ میں تاخیر کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ تائید خداوندی کے سایہ میں باہمی تعاون کے ذریعہ راہ اسلام کا یہ کارواں اپنی منزل مقصود کی طرف گامزن رہے گا۔

آول انعام محمد رضا۔ ۵۴۱۔ الرسویا۔ الہ آباد۔ سفر ایران

دوسرا انعام علی رضا۔ ۶۶۶۔ گلی بیری والی۔ احاطہ کیدارا۔ باڑہ ہندوراؤ۔ دہلی۔ دو ہزار پانچسو روپیہ

| | | |
|---|---|---|
| تیسرا انعام | ــــ نذر حسین صابری۔ محلہ سالاؤنا۔ پونچھ۔ کشمیر۔ | ۱۷۵۰ روپے |
| چوتھا انعام | ــــ اثبت حسین۔ پولیس اسٹیشن۔ جی۔آر۔پی۔ میرٹھ (یو۔پی)۔ | ایک ہزار روپیہ |
| پانچواں انعام | ــــ ناصر علی۔ میڈیکل اسسٹینٹ۔ زنگ پشکم۔ کرگل۔ کشمیر۔ | قرآن مجید، کیسٹ، بریف کیس |
| چھٹا انعام | ــــ ایف۔ایچ۔ زیدی۔ ٹی۔ بی۔ کرج روڈ۔ جبل پور۔ | مشینی قالین |
| ساتواں انعام | ــــ محمد قاسم وانی۔ بلہامہ۔ پنچھا چوک۔ سری نگر۔ کشمیر۔ | حامین گولڈ سیٹ |
| آٹھواں انعام | ــــ غلام مصطفیٰ۔ عالمگیری بازار۔ نوشیرا۔ سری نگر۔ کشمیر۔ | ایرانی کمبل |
| نواں انعام | ــــ مشیر عباس خاں۔ سید خاں پور۔ سلطان پور۔ یو۔پی۔ | آموزش فارسی کی جلدیں اور کیسٹ |
| دسواں انعام | ــــ ایس۔ ایچ۔ جعفری۔ ڈپٹی جیلر۔ ڈسٹرکٹ جیل۔ علیگڑھ۔ یو۔پی۔ | قرآن اور کیسٹ |
| گیارہواں انعام | ــــ حسین میر ولد صادق میر۔ بلہومہ۔ پنچھا چوک۔ سری نگر۔ کشمیر۔ | ایرانی قالیچہ۔ |
| بارہواں انعام | ــــ سید کاظم علی۔ چھوٹا بنگش پورہ۔ فرخ آباد۔ یو۔پی | ڈکشنری۔ |
| تیرہواں انعام | ــــ ظہیر حیدر۔ بروالان۔ بالمقابل یوسف الیکٹرک ورکس۔ مراد آباد۔ یو۔پی | کتاب، نقشہ، ڈاک ٹکٹ |

(مندرجہ ذیل حضرات کو ایک قرآن مجید اور ایک سال تک راہ اسلام مفت)

۱۴۔ ارتضیٰ حسین۔ شاہی مسجد۔ رشید مارکیٹ۔ دہلی

۱۵۔ حاجی عبداللہ اینڈ سنز۔ کریانہ مرچنٹ۔ باگام کشمیر

۱۶۔ نثار عزیزی۔ ٹیچر۔ دار کیٹ۔ کرگل۔ کشمیر

۱۷ - منشی عترت حسین زیدی۔ محلہ مل۔ سیتاپور۔ (یو۔پی)

۱۸ - ارچوناد خاتون بیگم سید حسین۔ گوما۔ کرگل۔ کشمیر

۱۹ - محمد باقر موسوی۔ تمبس۔ کرگل۔ کشمیر

۲۰ - ابراہیم راتھر۔ ٹیکی پورہ۔ بڈگام۔ کشمیر

۲۱ - ام فروہ عرف بی بی۔ مبارک پور۔ اعظم گڑھ (یو۔پی)

انعامات کی تفصیل کے لئے دیکھئے راہ اسلام شمارہ ۷۸ صـ۲۳


## مبلغ اشتراک

ماہنامہ

## راہِ اسلام

شرح خریداری : فی پرچہ ——— مبلغ پانچ روپے

چھ ماہی : ——— مبلغ تیس روپے

سالانہ ——— مبلغ ساٹھ روپے

رقم خریداری : ——— بذریعہ منی آرڈر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

ڈائرکٹر ایران کلچر ہاؤس ۱۸۔ تلک مارگ۔ نئی دہلی ۱

RAH-E-ISLAM URDU MONTHLY REGISTERED - DL — 13005/92 R.No.- 49147/88 MAR./APR. 1992

اَلرَّسُولُ الاَعْظَمؐ:

لاخیر فی السرف
ولاسرف فی الخیر

اسراف میں کوئی نیکی نہیں ملتی اور کوئی اسراف کارِ خیر نہیں ہوتا۔

(حدیث رسول اکرم (ص))

بحار۔ ج ۱۷ ص ۱۶۹۔